هوالمدار

دم مدار　　دم مدار

احوال سرکار مدار عالم کا مکمل اور واحد رسالہ

مدارالمہام

مولانا حافظ سید ازبر علی جعفری المداری

دارالنور مکن پور شریف ضلع کانپور نگر (یوپی)

موبائل نمبر: 9648180965

ناشر: نعیم ساؤنڈ، لائٹ، ٹینٹ، جنرل اسٹور مکن پور شریف

احوال سرکار مدار کا واحد رسالہ

محرر
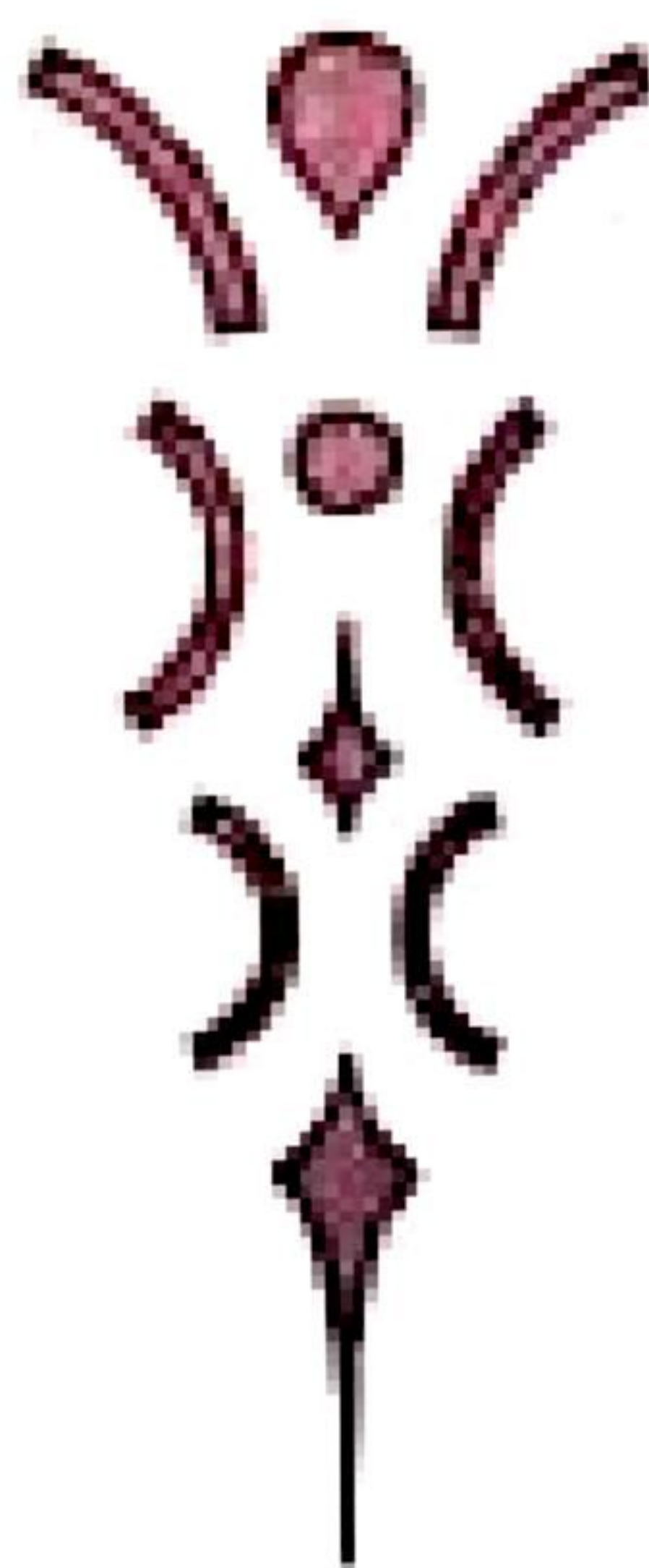
مولانا حافظ سید ازبر علی مداری

دارالنور مکن پور شریف ضلع کانپور

9648180965

تفصیلات

کتاب کا نام : مدار المہام

نام ناشر : ضمیر لائٹ ساؤنڈ ٹینٹ مکن پور شریف

پروف ریڈنگ : سید ازبر علی مداری

تعداد : ۱۰۰۰

سن طباعت : بار اول ۲۰۱۳ء

قیمت : ۵۵ روپیہ

طباعت : المدار آفسیٹ (انشاء پرنٹرس) کانپور
9616584408

کتاب ملنے کا پتہ

★ ضمیر جنرل اسٹور مکن پور شریف

★ مدار بک سیلر مکن پور شریف

★ مدار بک ڈپو مکن پور شریف

فہرست مضامین

تاثرات

از عمدۃ المحققین حضرت علامہ مولانا سید منور علی

جعفری المداری شیخ الحدیث جامعہ عربیہ مدار العلوم

مدینۃ الاولیاء مکن پور شریف، ضلع کانپور

حامداً مصلیاً و مسلماً!

شمس العارفین قطب وحدت حضور مدار العالمین رضی اللہ عنہ کی سوانح مبارکہ لکھنے والوں نے بہت کچھ لکھا سیر و سوانح پر مشتمل سیکڑوں کتابیں صفحۂ دہر پر بکھری ہوئی ہیں جن کو پڑھ کر ارباب حق و یقین اکتساب فیض کرتے ہیں لائق داد و تحسین ہیں وہ تمام ارباب قلم جنھوں نے حضور مدار العالمین کی حیات مقدسہ پر قلم اٹھا کر ملت مرحومہ کی خدمت انجام دی ہے۔ صاحبان قلم کی پاکیزہ اور نفیس جماعت میں ایک ذات کا ذکر کر رہا ہوں جن سے میری مراد برادر عزیز رئیس القلم مولانا حافظ سید ازبر علی جعفری المداری ہیں جن کی کاوش جلیلہ اور سعی جمیلہ سے غیر منقوط صنعت اور طرز پر قطب وحدت حضور مدار العالمین کی سوانح مبارکہ کی شکل میں ایک گرانقدر اور بے بہا خزانہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

برادر موصوف نے عصر حاضر کے تمام تقاضوں کو لبیک کہہ کر کاروباری مصروفیات کے باوجود امامت و خطابت جیسے عظیم منصب کے فریضہ کو پابندی کے ساتھ نبھانے کے باوجود عدیم الفرصتی سے چند لمحات نکال نکال کر بمصداق

مجھ کو شاعر نہ کہو میر کہ صاحب میں نے
درددل کتنے کئے جمع تو دیوان کیا

ایک عظیم ذمہ داری کو پورا کیا اور سلسلہ عالیہ بدیعیہ مداریہ کی خدمت سرانجام دی۔
ارباب علم وفکر بخوبی واقف ہیں کہ اردوئے مہملہ میں چند لفظوں کو جمع کرنا نہایت دشوار کام ہے پھر پوری ذات مقدسہ کی حیات طیبہ کو قلم بند کرنا کتنا دشوار کن ہوگا۔ کیونکہ مضارع مطلق، ماضی استمراری، ماضی بعید کی قید کی پابندی اور نہی یا نفی سے بچ کر واحد جمع کا طرز کے مطابق پوار خیال رکھ کر سخت اور غریب الفاظ کے پیچ وخم سے نکل کر شائستگی اور تسلسل کی زرخیز بہاروں سے مرصع ا، ٹ، ح، د، ڈ، ڑ، ر،س،ص،ط، ع،ک،ل،م،و،ہ،ی،ے، کو احاطہ تحریر میں بار بار لانا تقریباً سولہ حروف منقوط کو قطعی نہ چھونا کسی ہوشمند اہل قلم کا کام ہے۔
اس لئے کہ اتنی قید و بند کے باوجود اردو جیسی غریب زبان میں شائستگی اور سلاست کو مقدم کر کے غیر منقوط طرز پر کتاب لکھ کر اپنے فریضہ منصبی کا حق ادا کیا ہے۔
عزیزی موصوف کی خواہش پر میں نے کتاب کا مطالعہ کیا مگر عدیم الفرصتی کی وجہ سے کہیں کہیں مطالعہ کیا اور کتاب کو اپنی طرز پر خوب پایا اور محسوس کیا کہ اس کی ارباب علم وفکر میں خوب پذیرائی ہوگی۔اور خداوند تعالیٰ سے اسی کی درخواست والتجا ہے دعا ہے کہ کتاب کو بین المسلمین شہرت وقبولیت عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

سید منور علی ارغونی المداری

میری رائے

حضرت علامہ مولانا سید اظہر علی وقاری مداری

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کتاب مدارالمہام جوکہ حالات مدارالعالمین پر اپنے طرز کی واقعی انوکھی اور پہلی کتاب ہے۔ جوکہ مولانا حافظ سید ازبر علی مداری کے یکتائے زمانہ قلم کی بے مثال دلیل ہے۔

مولانا موصوف ویسے بھی اچھا لکھنے میں مہارت تامہ رکھتے ہیں بار ہا ان کے مقالات پڑھنے کا اتفاق ہوتا ہے ماشاء اللہ الفاظ کی بندش ندرت ونکات میں اپنی مثال آپ ہوتے ہیں اور کتاب مدارالمہام غیر منقوط اپنی مثال آپ ہے باری تعالیٰ اس کو بین المسلمین شہرت عطا فرمائے۔آمین۔

سید اظہر علی مداری، مکن پور شریف

تقدیم

عمدۃ المعلمین پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا مفتی سید نثار حسین صاحب جعفری مداری مکن پوری بہٹیری شریف ضلع بریلی شریف

پیش نظر کتاب نے دور حاضر میں صنعت غیر منقوطہ کی خوب یاد تازہ کرائی ہے میرے محدود علم کے مطابق صنعت مذکورہ پر یہ تیسری کتاب ہے اور سرکار سیدنا مدار پاک رضی اللہ تعالی عنہ کے حالات پر اس فن میں پہلی کتاب ہے جو رئیس التحریر حافظ قرآن ماہر معانی و بیان حضرت علامہ سید ازبر علی جعفری مداری ابن شیخ الطریقت ماہر علم الانساب جانشین بارگاہ قطب الاقطاب حضرت علامہ صوفی سید محمد افسر علی جعفری مداری قبلہ مدظلہ النورانی کی بہترین کاوش ہے۔ قطب وحدت حامی

مقام صمدیت حضرت سرکار سرکاراں سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یکم شوال المکرم ۲۴۲ھ کو ملک شام کے شہر حلب کے قصبہ چنار میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی قاضی سید قدوۃ الدین علی حلبی ہے اور والدہ ماجدہ کا نام پاک سید فاطمہ ثانیہ عرف بی بی ہاجرہ ہے۔ سلسلۂ نسب چند واسطوں سے سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار بن سید علی حلبی بن سید بہاء الدین بن سید ظہیر الدین احمد بن سید اسمٰعیل ثانی بن سید محمد بن سید اسمٰعیل بن سید امام جعفر صادق بن سید امام محمد باقر ابن سید امام زین العابدین بن سید امام حسین ابن امام سید علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین۔

والدہ مکرمہ کی طرف سے آپ حسنی ہیں۔

سیدہ بی بی ہاجرہ فاطمہ ثانیہ بنت سید عبداللہ تبریزی بن سید محمد زاہد ابن سید ابو محمد عابد ابن سید ابوصالح محمد ابن سید ابو یوسف عبداللہ بن سید ابوالقاسم نفس زکیہ ابن سید حسن مثنیٰ ابن سید امام حسن بن امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین۔

تحصیل علم:۔ جب سرکار مدار پاک ظاہری طور پر سن شعور کو پہنچے تو حضرت علامہ حذیفہ شامی کی بارگاہِ علمی میں حاضر ہو کر تعلیم حاصل فرمائی۔

بیعت وخلافت:۔ آپ صحنِ بیت المقدس میں ۱۰ ارشوال المکرم ۲۵۹ھ میں حضرت سیدنا بایزید بسطامی طیفور شامی رضی اللہ عنہ سے مرید ہوئے اور خلافت واجازت پائی۔

ہندوستان میں آمد:۔ حضرت سرکار قطب المدار بیعتِ ظاہری حاصل کرنے کے بعد حج وزیارت کے شرف سے مشرف ہوئے اس کے بعد حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا حکم واشارہ پاکر ۲۸۲ھ میں ہندوستان تشریف لائے۔ اور خدمتِ دین

متین فرمائی۔ دنیا کے بیشتر ممالک کا دورہ فرما کر اعلائے کلمۃ الحق فرمایا۔

آپ کے چودہ سو بیالیس خلفاء ہوئے جن سے سلسلہ عالیہ مداریہ سارے جہان میں جاری ہوا۔

۱۷ جمادی الاولیٰ ۸۳۸ھ کو آپ نے رحلت فرمائی آپ کے بعد حضرت خواجہ سید محمد ارغون وخواجہ سید ابوتراب فنصور وخواجہ سید ابوالحسن طیفور رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ کے جانشین ہوئے۔ ان ساری باتوں کی تفصیل زیر نظر کتاب میں موجود ہے اس کتاب کے غیر منقوطہ ہونے کی وجہ سے سرکار مدار پاک رضی اللہ عنہ کی حیات پاک کا بہت مختصر تعارف پیش کیا حالانکہ مصنف موصوف نے ضروری حواشی لگا کر مغلق وادق جملوں کو صاف کر دیا ہے۔ بہر حال مصنف کی یہ پیشکش لائق ستائش ہے اور علم وفن سے محبت کا پتہ دیتی ہے خدا تعالیٰ جناب موصوف کی اس کد وکاوش کا بہترین اجر اور بین المسلمین قبولیت عطا فرمائے۔

دعا گو سید نثار حسین جعفری مداری

دار النور مکن پور شریف

دعوت فکر

ازقلم: حضرت مولانا حکیم الحاج سید محمد مجیب الباقی

صدر سجادہ نشین، مکن پور شریف

عزیزی مولانا حافظ سید از بر علی جعفری مداری سلمہ کی غیر منقوط کتاب احوال مدار المہام نظروں سے گزری مضمون انتہائی اہم ودقیع وتقی ہے مولانا موصوف نے جس طرز تحریر کو پیش کیا ہے وہ یقیناً ان کی روشن خیالی اور اعلیٰ قابلیت کی دلیل ہے نیز اہل علم ودانش علماء ومصنفین کی جماعت ان کی مقالہ نگاری کی ثناخواں پہلے سے ہے۔ مولانا موصوف نے ماہنامہ زندہ شاہ مدار میں بہت سے مضامین لکھے جوارباب علم وفکر میں بہت مقبول ہوئے اس کے بعد ان کی یہ غیر منقوط کتاب توصد ہابار لائق ستائش ہے اس کی یہ اعلائی ہے کہ طرز تحریر شستہ وشگفتہ ہے اسلوب بھی تلخی وجارحیت سے پاک وصاف ہے خوشگوار سنجیدہ اور محققانہ ہے ان کا یہ عظیم کارنامہ جوئے شیر لانے سے کم نہیں ہے ایک ایک جملے کو نوک قلم

پر لانے کیلئے جس محنت ومشقت کا سامنا کرنا پڑا ہوگا اہل علم ودانش ہی اس کو محسوس کر سکتے ہیں مولانا نے عدیم الفرصتی میں روز مرہ کی مصروفیات کو چھوڑ کر اس علمی وفنی حیثیت کی کتاب کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیا یقین ہے ان کے اس علمی کارنامے کی دنیائے علم وفن میں خوب پذیرائی ہوگی آخر میں ہم بارگاہ صمدیت میں عرض گذار ہیں کہ مولی تعالی مولانا موصوف کی فنی صلاحیتوں میں روز افزوں اضافہ فرمائے اور مشن مدار العالمین کو دنیا کے گوشہ گوشہ چپہ چپہ میں پہنچانے کی سعادت عطا فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

دعا گو فقیر مداری محمد مجیب الباقی
صدر سجادہ نشین خانقاہ مداریہ

منارۂ نور

عمدۃ الخطبا وسلطان الواعظین حضرت علامہ مولانا محمد سعید اختر صاحب قبلہ مداری
شیخ الحدیث الجامعۃ العربیہ مدار العلوم مدینۃ الاولیا مکن پور شریف ضلع کانپور

امیر کشور ولایت قطب وحدت حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدار، مدار العالمین، رضی اللہ عنہ خدا کی قدرت کے ان عظیم شاہکاروں میں سے ایک ہیں جن کی شوکت وعظمت قدر ومنزلت اور جلالت شان کا ادراک۔

ہوتے ہیں عارفان حقیقت کے ہوش گم

رشد وہدایت کا آفتاب وماہتاب بنکر دلوں کی سرزمین پر اپنی کرنیں بکھیر نیوالی اور عقیدت کی بنجر زمین کو اپنے خون سے سینچ کر زرخیز بنانے والی شخصیات کی ایک طویل فہرست موجود ہے تاہم اس حقیقت سے انکار کی گنجائش ممکن نہیں کہ ان پاکباز ہستیوں میں اور مبلغین اسلام کے اس کاروان ہدایت میں اگر کسی کو مبلغ اول ہونے کا شرف حاصل ہے تو وہ سرکار مدار العالمین کی مقدس ذات ہے۔ دنیائے اسلام کے عظیم محسن اور روحانی پیشوا کا ذکر یقیناً روح کی پاکیزگی قلب کی طہارت کیلئے کیمیا کی حیثیت رکھتا ہے آج تک سیکڑوں اصحاب قلم اور ارباب فکر ونظر نے اس جان جاناں کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے اپنے تئیں منفرد انداز خطاب اور طرز تحریر اپنایا ہے اس جذبہ کے ساتھ کہ کاش میری ہر ادا محبوب کو پسند ہو اور میرے جذبۂ عشق کو معراج کمال حاصل ہوجائے۔ دیوانے اپنے محبوب کی ایک جھلک پانے کے لئے اور اس کی چشم التفات کی خاطر اپنے جذبہ جنوں کا اظہار کس کس انداز میں کرسکتے ہیں کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ اس وقت ذکر کرنا چاہتا ہوں قلم کے

اس سپاہی کا جس نے سلسلہ عایہ مداریہ کی عظمت وتقدس اوراس کی سرحد وسیما کی حفاظت کے لئے

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے

کے جذبہ سے سرشار ہوکر پرخار راہوں میں قدم رکھا۔سنگلاخ وادیوں سے گزر کر اپنے جنون عقیدت اوروارفتگی شوق کی رہنمائی میں منزل آشنا ہوا۔مبارکباد دیتے ہیں سلسلہ عالیہ مداریہ کے بے باک ترجمان،شہزادہ قطب المدار رئیس القلم حضرت مولانا حافظ سید ازبر علی جعفری المداری کو جنہوں نے حیات مدارالعالمین کے مختلف گوشوں کو ایک نئی فکر اور ایسے طرز تحریر کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے جس کی طرف آج تک شاید دیگر اصحاب قلم کی توجہ مبذول نہ ہوسکی زبان وقلم کی شگفتگی اورلب ولہجہ کی شائستگی کو قائم رکھتے ہوئے غیر منقوط طرز تحریر کو اپنا کر سوانح حیات پیش کرنا قابل قدر بھی ہے اور لائق تحسین بھی۔سادہ تحریر پیش کرنے کیلئے جہاں اہل قلم دم توڑتے ہوں وہاں غیر منقوط کی قید کے ساتھ حیات طیبہ قلم بند کرنا واقعی وعلی بابھا کے ورثہ دار حق ہی ہوگا۔ہمیں یقین ہے عقیدت ومحبت سے لبریز اس طرز تحریر کی اہل علم کی دنیا میں خوب پذیرائی ہوگی۔کتاب کھولے ایک ایک ورق پلٹتے جایئے ایک ایک سطر پڑھئے اوراس دیوانے کی سرفرازی عشق اور جنون شوق کو داد دیجئے۔

محمد سعید اختر مداری

چیلنج

جو مداریت پہ لکھنا توذرا سنبھل کے ورنہ
مرے پاس بھی قلم ہے مرے پاس بھی زباں ہے

دور حاضر میں کچھ شدت پسند عناصر اپنی ہماہمی کا لوہا منوانے کیلئے سورج پر دھول جھونکنے کی بے جا حرکتوں سے ملت اسلامیہ کے دل دکھارہے ہیں ہاتھ زبان، قلم، قدم ہمیشہ احقاق حق وابطال باطل کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔ جواس فریضہ کوانجام دے رہے ہیں لیکن شاذونادر اہل قلم یاارباب فکروفن بچے ہیں جھوٹی تشہیر یاکسی کی تکفیر کے لئے رطب اللسان ہیں حالانکہ ذوق سخن اس کی اجازت نہیں دیتا ہے کہ اہل زبان کسی کوزبان سے اہل قلم کسی کوقلم سے اہل قدم کسی کی شخصیت کوقدم سے روندیں مگر وہ لوگ جواس کام کا بیڑا اٹھائے ہیں وہ ہوش میں آئیں اور سنیں کہ من عادلی ولیا فقد اٰذنتہ بالحرب کے مصداق اپنی رسوائی اور شرمندگی وعار کا انتظام توبہ کے پردہ سے چہرہ چھپا کر کریں نہیں تو یہاں اینٹ کا جواب پتھر سے وہاں اینٹ کا جواب نار سے ہوگا سلسلہ عالیہ بدیعہ مداریہ کے خلاف اٹھنے والے قلم کا جواب قلم سے دیا گیا۔ اور انشاء اللہ جب جب مداریت پر کوئی انگلی اٹھے گی اس کوتوڑا جائے گا قلم اٹھے گا جواب دیا جائے گا کوئی زبان کھلے گی کاٹی جائے گی۔ رئیس التحریر حضرت علامہ حافظ سید ازبر علی مداری کی کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے موصوف گرامی کی یہ تحریر بین ثبوت پیش کررہی ہے کہ جب ہم لامحال کومحال بناسکتے ہیں تو محال کوکیونکر چھوڑیں گے۔

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سوبار کرچکا ہے تو امتحاں ہمارا

مولانا سید فصو مبارک مداری

الموسوم

والداوروالدہ کی آہ سحرگاہی سے موسوم کہ ہراک کی آہ ودعا اس کم علم وعمل کے لئے دعا گوری اوراس گھڑی کی موئل رہی کہ "مدارالمہام" اہل مطالعہ کے گروآئے دعا کو مدعاملا اور مدارالمہام، اہل علم کے لئے لمحہ سحر ہوئی۔

واسطہ حصول دعا

سرکارسرکاراں، سرکار محمد ولی عبد مدار رحم اللہ واسعہ، اور وہ اہل علم وعمل کہ اس کی ساری عمر کا لمحہ لمحہ سرکار مدار کے سلسلہ کے لئے محدود ہوا ہو اور سرکار محمد ولی رحمہم اللہ واسعہ کو حصول دعا کا واسطہ کررہا۔ الٰہ العالم عوام کے دلوں کو اس رسالہ کی سومائل کردے۔

(۱) حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون جانشین قطب المدار رضی اللہ عنہ (۲) حضرت علامہ سید محمد ولی شہود رحمتہ اللہ علیہ۔

لامحدود رحم و کرم والے اللہ کے اسم[1] سے مدد حاصل کر رہا ہوں

سعی اول

اللہ محمد مدار

ہر سہ اسما کا ہر اسم اردوئے مہملہ کی اعلیٰ کاری گری ہے اہل اللہ اور سلسلہ مدار کے لوگوں کا ورد ہے اور ہر دکھ ہر درد کا مداوا ہے۔ ہم کو معلوم ہوا کہ اک رسالہ ہادی عالم اللہ کے رسول صلی اللہ علی و محمد المکرم کے مکمل احوال کا رسالہ اردوئے مہملہ سے لکھا ہے۔

ادراک سے عاری کو اس کمال والے کام سے مطلع ہو کر اس رسالہ کو حاصل کر کے اور مطالعہ کر کے معلوم ہوا کہ اسی سلسلہ کا دوسرا رسالہ سواطع الالہام ہے کلام الہی ملک مامور[1] ارسال وحی کے واسطے سے رسول اکرم صلی اللہ علی محمد المکرم کو ملا۔ اس کلام الہی کے ٹکڑوں، حصوں کو اردوئے مہملہ سے طول کر کے ٹکڑے کھولے گئے ٹکڑوں کو مدکر کے عوام کے آگے رکھا اسی طرح ہادی عالم کا مطالعہ کر کے اللہ محمد دو اسما مہملہ اور مدار مہملہ ،اللہ کے مہملہ اسم سے رسالہ سواطع الالہام رکھا او محمد کے اسم مہملہ سے ہادی عالم رکھا اور یا مدار مہملہ کوئی رسالہ اردوئے مہملہ کا اہل مطالعہ کو کہاں ملا؟ اس لئے اک سرد آہ ابھی! کہ کوئی اہل علم مہملہ اردو کے گل اٹھا اٹھا کر مدار عالم کے مکمل احوال سے لالہ کاری کر دے مکمل احوال مدار المہام لکھ دے، دو اک اہل علم سے کہا مگر لاحاصل کلام لے کر رہ گئے۔ مآل کار ہم ہی اس لاسہل کام کی سعی کے لئے کھڑے ہوئے۔

مصمم ارادہ کر کے اٹھے اور اس اہم مرحلہ کو طے کر کے مہملہ اردو سے مکمل احوال مدار المہام مرصع کر کے اک اہم مسئلہ کو حل کر سکے اور دعا گو ہوئے کہ اس رسالہ کے ہر حصے ہر سطر سے مدار العالم کے گلوں کی مہک اٹھ کر ہمارے اور سارے اہل مطالعہ کے دلوں کو معطر کر دے اور دو عالم کا سرور عطا کر دے۔ رہا مسئلہ کہ رسالہ مدار المہام مہملہ کس لئے لکھا عرصہ سے مؤمل رہا کہ کوئی سرکار مدار کے مکمل احوال کا رسالہ

---

(1) حضرت جبرئیل علیہ السلام

سارے رسائل سے الگ لکھ دے اور اس رسالہ کی اردو عام ہو اس لئے کہ ہر اہل
مطالعہ اس سے الگ طرح سے مواد حاصل کرے۔ اس سے اوائل کہ دل صدموں
کے سہارا اٹھائے۔ احساس دل کو کھائے کہ ہمارے مداری سلسلہ کا کوئی واحد رسالہ
لکھدے اور وہ عام رسائل سے الگ ہو اس احساس کو لے کر اٹھا اور الموسوم
مدار المہام لکھ رہا ہوں مگر اس کام کے لئے علم کا گوہر درکار ہے اور محرر علم سے عاری
کس طرح اس کار محال کو سہل کرے اس لئے اک عرصہ طول رکا رہا اور احساس کے
درماں سے اماں کے سائے دور ہوگئے اور محسوس کر رہا کہ لاحل مسئلہ کس طرح حل
ہوگا اور عالم مرا عالم ہائے وہ عالم کی لاعلمی کا حلہ اوڑھے ہوئے ہوں کس طرح امر
محال سہل ہوگا سارے احساس اس کام سے روک گئے۔ اس لئے کہ احوال
مدار المہام اک کارے وارد ہے اور اس محروم علم سے کس طرح طے ہوگا۔

حراساں ہوا الم وملال دل کو کھا رہا ہے اٹھا سعی کی مگر لڑکھڑا کر گرا ہر کلمہ کے حصول
کی سعی کی کہ ہر سطر مکمل ہی رہے مگر ہر گام رکا ہی رہا اس لئے کہ ہم کو اردو سے کس
طرح مدد ملے گی سرگرداں رہا اس لئے کہ اردو کے مصادر ہی دوسروں کے سہارے
ملے اور ہم اردو کے ہر در سے محروم ہی لوٹے لاکھ سعی کی مگر محرومی کا سکہ ہی ملا ادھر گام
اٹھے ادھر محرومی کے کوہائے گراں حائل ہوئے۔ دل کو ہلکی سی کروٹ ہوئی اور صدا دی
کہ اس کام کو مکمل کرو اللہ مددگار ہے وہ مدد کرے گا۔ اس امر کا مکمل ارادہ کرکے علامہ
ولی مداری کے کرم کا سہارا حاصل کرکے اور مدار دو عالم کے کرم کی ڈھارس لے کر اٹھا
سعی کی دل کا مصمم ارادہ ہوا اگر حکم مدار ہے مدار کا کرم کام آئے گا، سہارا دے
گا، سارے مراحل طے ہوں گے اور مراد حاصل ہوگی اس سے رکاوٹوں کا احساس دور
ہوا ارادہ اور محکم ہوا سرکار مدار کا کرم ہے کہ مراد حاصل ہو رہی ہے اور آگے مدار کا کرم

رہا رسالہ مکمل ہو کے رہے گا۔ حمد لامحدود اللہ واحد کے لئے کہ اس کے کرم کی گھٹا اٹھی اور اک امر محال کو سہل کر گئی۔ لاکھوں کروڑوں درود و سلام ہوں مولائے کل سرکار دو عالم محمد رسول اللہ کے واسطے اس کے ساگر کرم سے عطاؤں کی لہر اٹھی اور اس گدا کے کاسہ دل کو معمور کر گئی۔ لاکھوں سلام ہوں مراد رسول اللہ احمد مدار عالم کے لئے کہ اک لاعلم کو علم و آگہی کی رداؤ ڑھا کر عرصے سے دل کے حوصلے کو مراد عطا کی۔

گل اٹھائے

سلسلہ مدار کے علما اور اہل علم کے رسالوں سے عمدہ سطور و مصادر لے کر لالہ کاری کر رہا ہوں اور اگر اللہ کی مدد حاصل ہوئی اہل علم کو سرکار مدار کے مکمل احوال کا واحد رسالہ دوں گا کہ اس کی ہر سطر ہر کلمہ ہر سطر ہر حصہ ہر درس الگ طرح کا ہوگا اس کم علم و عمل کو مدار کے در محکم و علم و حلم سے گوہر مراد گوہر علم و آگہی حاصل ہو رہا ہے۔ اہل علم کو معلوم ہے کہ اردو کے معلی و معروی کی لامحدود رکاوٹوں کا صدمہ کس طرح سہا ہوگا اس لئے کہ ا، ٹ، ح، د، ڈ، س، ص، ط، ع، ک، ل، م، و، ہ، ی، ے، کا احاطہ کر کے ہی لکھ رہا ہوں۔

سرکار مدار کے سال مولود سے لے کر لمحہ وصال کے سارے احوال علماء کرام کے رسائل سے معلوم کر کے محکم طرح سے لکھ رہا ہوں اس لئے کہ

کسی کا کوئی ہے کسی کا کوئی ہے
ہمارا سہارا مدار دو عالم

مدار المہام کی احاطہ درک سے ماورا ہے گاہ گاہ محال کلمے اور محال اسماء آگئے اور عام اہل مطالعہ کے لئے گراں ہو گئے مگر کم ہی کلمے اس طرح کے آئے ہماری سعی

رہی کہ اس طرح کے محال کلمے اور اسما سے رسالہ دور ہو مگر اہل علم کو معلوم ہے وہ لامعلوم کلمے اردوئے معری و مہملہ کے ہوئے ہی کہاں اس امر محال سے اردو کے محاورے ہٹ گئے ۔اس احساس سے دل ملول ہے مگر اہل مطالعہ اس سے دور کہاں کہ اردوئے مہملہ کی لامحدود رکاوٹوں اور حدود کے محدود ہو کر کسی کسی مرحلہ آ کر عام اردو کے محاورے ادراک و آگہی سے دور ہو گئے مگر اس کمی کو دور اس طرح کر سکے کہ محال کلمے محال اسما کا اک حصہ الگ کر کے ہر کلمہ کو اصح طور سے لکھا۔ کلمہ اعداد لکھدئے کہ اس سے اصل مراد حاصل ہو اور لامعلوم کلموں کے کو ہہائے گراں سر ہوں اہل مطالعہ سے اس امر محال کی دعا درکار ہے کہ مطالعہ کر کے محرر کے لئے دعا گو ہوں اور اگر کوئی سہو ہوا ہو اس کی اطلاع محرر کو کر کے اللہ رسول کے کرم کے حامل ہو کر مدار دو عالم کے در کرم سے اس کو صلہ حاصل ہو اللہ اس کے دل کو معطر کر دے، ہر عالم کی اعلائی عطا کر دے۔

گدائے درگاہ مدار

علی مداری

۱۰/۱۰/۱۰

دوسرا مرحلہ

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْداً سَرْمَداً

کسی کا کوئی ہے کسی کا کوئی ہے

ہمارا سہارا مدار دو عالم

لاکھوں سلام اس مہر علم وعمل کے لئے اس ہادی وسرور کے لئے کہ اس کی ہر ادا ہر اصول ہر عمل اسوہ رسول اکرم صلی اللہ علی محمد المکرم و آلہ وسلم ہے اس کی آمد آمد ہوئی عرصہ کی گھری مٹی مٹی دمرسر کے الدٹوٹے اور عالم کا ہر سو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی صداؤں سے معمور۔

ہر سو دم مدار کا ولولہ اٹھا

عالم کو مدار، مدار عالم دکھا

مدار عالم ہوکر ہر مردہ دل کے واسطے مرہم رحم وکرم ہوئے مدار علم وعمل کا گوہر مدار رحم وکرم کا ساگر مدار ملک ہمک کا سرور مدار اعلیٰ سے اعلیٰ کا سرور علم اس کے مسائل کا حل ہے عمل اس کے مراحل کا حل ہے رسول اکرم کا در اس کا مدرسہ ہے علی کی گود اس کی معلمہ ہے مہدی موعود کی روح سے اسرار الٰہی کھلے۔

اس کے در کی دھول سرمہ ہے اس کے گھر کی مساحر سے اعلیٰ ہے اس کے در کا کوڑا لعل وگوہر سے عمدہ ہے۔ اس کے گھر کا اصول ردا ہے اس کے در کی ہوا مردہ دلوں کا مرہم ہے اس کا عہدہ ادراک سے سوا ہے اس کا درا رم کا حصہ ہے علم اس کی دوا ہے اس کا کرم ہمارے لئے ردا ہے رحم اس کی سدا ہے عدل اس کا حصہ ہے اور اسی کی مساعی سے ہمارے ملک کے لوگوں کو اسلام کا علم ملا۔ وہ مدار کے اس کی

سعی سے گمراہ ہادی ہوئے عاصی اسلام کے حامی ہوئے عامی کوہی ولا کے مالک ہوئے ڈاکو امام ہوئے حامی گمرہی ماہی گمرہی ہوئے مدار سے اس عالم کے صحرا کی وہ لالہ کاری ہوئی کہ موسم گرما اس سے کوسوں دور ہوا اور رحم عامہ کی آمد آمد ہوئی اور اک!! عالم اللہ کے رسول صلی اللہ علی محمد والہ وسلم کے کردار وعمل کا اسوہ ہوا اور سارے عالم کے لئے در مدار ہدی کا کام کر رہا ہے۔

محروم علم وعمل صلح وعدل کے دلدادہ ہوئے رحم وکرم والے ہوئے مدار کا کرم ہر عالم کے لئے ہر لمحہ ہر دم ہے ساحروں، سادھوؤں، اوگھڑوں، گمراہوں کے گروہ در گروہ اس کے در عطا سے اسلام کے گوہر لے گئے۔ ساحر صائم الدہر ہوئے سادھو رہ رو راہ سلوک ہوئے اوگھڑ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم اور دم مدار کے اوراد کے عامل ہوئے۔ اور گمراہ ہادی راہ اسلام ہوئے سارا کرم مدار کا ہے اسی لئے اس ملک کا ہر مصر ہر گاؤں اسلام کی ردا اوڑھے ہوئے ہے اسی لئے ہر سو سے دم مدار دم مدار کی صدا آرہی ہے۔ مرے مدار کے کرم سے عالم کا ٹھراؤ ہے مرے مدار کا کرم ہے کہ لوگوں کو اللہ سے لگاؤ ہے مرا مدار عطا وکرم کا ساگر ہے علم وعمل کا گوہر ہے اک عالم کو اس کے کردار سے درس ملا اور اس کے کرم سے اولاد آدم ملوک ہوئے سرکار مدار کا کرم ہے کہ اک عالم کو ہر طرح کا گوہر ملا۔ گلی گلی، محلے محلے، گاؤں گاؤں، مصر مصر، ملک ملک اسلام کے گل کھلے اور اسلام کے گلوں کی مہک سے عالم کا ہر سو مہک اٹھا اور سارا عالم کہہ اٹھا

السلام اے سرکار ولا السلام اے سردار ولا السلام اے کہسار ولا، السلام اے عالم اسرار ولا، السلام اے گوہر ولا، السلام اے سرور ولا، السلام اے حامی عمل ہادی ا کرم، السلام اے عطائے رسول اکرم، السلام اے علی کے دلارے، السلام ہوا ے

سرور ہمارے، السلام اے سرورِ سروراں مدار، سلام اس سالارِ عسکرِ اسلام کو کہ اس کی آل مدار ہو کر اس ملک کے گمراہوں کے لئے ہادی ہو کر آئے سلام کے گوہر اس کو کہ اس کی اک ادا سے مٹی آلود حاکم موعد ہوئے اور اس کی ردائے کرم کے سائے سے اہل اسلام واسطہ رکھ کر عالم اسلام کے لئے مہر کامل ہو کر ہر کالے کو لمعہ سحر دے گئے سلام اس کو کہ اس کی عمدہ اور طول عمر اسلام کے لئے مرجع ہوئی سلام اس کو ہر مسالط الم کو سر سے ہٹا کر اسلام کی راہ کے لئے ہر آڑ کو ہائے گراں سر کے سلام اے سالار کارواں سلام کے اے ہادی گمراہاں سلام اے دل علی سلام اے صحرائے علم کی کلی۔

عہدہ مدار

اگر مدار عالم کا عہدہ معلوم کرو اصح دلائل سے معلوم ہوگا کہ مدار عالم کا عہدہ ہر ولی سے سوا ہے علماء و صلحا سے مروی ہے کہ مدار سارے عالم کا ٹھہراؤ ہے اگر مدار ارادہ کرے سارا عالم مٹ کر رہے مدار گمراہوں کو راہ ہدی دکھا کر ہادی کر دے مردوں کو روح عطا کر کے حی کر دے مردوں کو روح عطا کر دے۔ مدار لوح کے احکام محو کر دے کرسی کو ادھر سے ادھر کر دے اللہ معمار عالم ہے ساری کاری گری اسی کی ہے اور اس کاری گری کا مدار "سرکار مدار" کو کر کے مدار کے گرد محور کر کے مدار کو عہدہ اعلیٰ دے ڈالا۔ سارا عالم سرکار کے حصار کرم کا محصور ہے، مدار محل ہے ولا اور رسل کے وسط کا مدار ہر ہر عالم کا مدار اور اس کا حاکم ہے مدار کے دم سے عالم کی دم ہے مدار کے دم سے گھاس ہری ہے مدار سارے عالم کا محور ہے سارا عالم مدار کے گرد گھوم رہا ہے اور مدار کو وہ طور کا عکس ہے دار اللہ کی طرح ہے لمعہ طور ہے مدار حی ہے عالم حی ہے، مدار معدوم ہوگا عالم معدوم ہوگا۔ مدار کی مرگ عالم کی مرگ ہے

اور مدار ہی کی مرگ سے ہر کوہ روی کے گالوں کی طرح اڑے گا اس طرح سے مدار ولا کا اعلیٰ عہدہ ہوا اور اس سے اعلیٰ کوئی عہدہ کہاں ہے مدار سارے عالموں کا مدار ہے، احمد المدار وراء الوریٰ کے عہدہ سے آگے ہے اور اگر عہدہ مدار معلوم کرو گے معلوم ہوگا کہ ہر عالم مدار کے گرد گھوم رہا ہے اور اسی کے دم سے ہے عالم کا دم رہا سلسلہ مدار کا مسئلہ وہ مائے رواں کی طرح رواں دواں ہے ہر ولی اسے صدر سے لگائے ہے اس لئے کہ مدار عالم ولا کا کارم اعلیٰ ہے سرکار مدار کا ہم طالع کوئی ولی ہے ہی کہاں اور کوئی ولی مدار کے ہم سال ہم عمر ہے کہاں اور کوئی ولی سرکار مدار کا ہمال ہے کہاں۔ سرکار مدار ہی وہ ولی۔ ہے کہ اس کی حامی ہو کر ہر عمدگی آگے آئی اور اسلام کے کواڑ اور دل کے ہر در کھلے اس کی ہدی سے ہر گمراہ ہر عاصی اہل اسلام سے ہو کر اس عالم سے، وداع ہوا اور دم مدار کی صدا اور ورد سے اس کا دل اور روح مالا مال ہوئی۔

ادھر اور

اللہ محمد مدار

اللہ ملک العلام کے اک کم سو اسما محمد رسول اللہ صلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم کے اک کم سو اسما اور مدار عالم۔ کے اک کم سو اسماء رسالہ کے اصول کے عائد ہو کر کم اسما لکھ رہا ہوں۔

روح، اسم، حسام، مالک، محی، سلام، مسلم، صالح واحد، طاہر، مطہر، عادل، ہاد، مدار، صدر، امام، د،وام، کمال، سعد، وصلی اللہ علیٰ محمد وآلہ وسلم۔

.مدار کا مادہ مولود　　　　　اسم عالم

مد	۲۴۴
مدار کا مادہ وصال	راہی دارلسلام مداری
	۸۳۸
مدار کی عمر	عمر مدار ما
	۵۹۶

سلسلہ مدار کے داعی اک لاکھ سے صد ہا سوا اور مدار کے سلسلہ کے داعی دو سو کم سولہ سو اور اٹھارہ کم ساٹھ داعی سلسلہ سرکار کے ہمراہ ہر لمحہ رہے۔

کم اسماء اس طرح لکھ رہا ہوں۔

محمد مداری، احمد مداری، حسام مداری، محمد طاہر مداری، محمد مداری، آدم مداری، محمود مداری، مطہر مداری، طٰہٰ مداری، محمود مداری، محمد صدر مداری، احمد مداری، ممدوح مداری، محمد متاور مداری، محمد مٹھے مداری، محمد لاہوری، عادل مداری، احمد مداری، علی مداری، احمد مداری، محمد عطاء اللہ مداری، محمد واصل مداری، محمد کامل مداری، محمد مداری، آدم مداری، عماد الملک مداری، سعد اللہ مداری اول، سعد اللہ مداری دوم، داؤد مداری، محمد سالک مداری، محمد مداری، محمد اکرم مداری، داؤد مداری، محمد طہور مداری، داؤد مداری، کرم اللہ مداری، ہری مداری رحمہم اللہ واسعہ۔ کے علاوہ لاکھوں لوگ حامل سلسلہ ہوئے۔

مدار کی اعلائی

☆ سرکار مدار کو سرور عالم صلی اللہ علیٰ رسولہ و آلہ کی روح طاہرہ مطہرہ سے عدم واسطہ مراد حاصل ہوئی ہے۔

☆ اور اس مراد سے سارے ولی مراد والے ہوئے۔ اک کم آٹھ ولی ہوئے کہ

(۱) اتقیاء کرام

عدم واسطہ سرکار دو عالم سے مراد حاصل کی/اس کے علاوہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیٰ رسولہ المکرم سے کئی سلسلوں سے مراد حاصل کر کے روحی دوا حاصل کی۔

☆سرکار مدار سے اک کم دس گروہوں کا صدور ہوا سلسلے صادر ہوئے اسی لئے عالم ولا کا ہر گل (ولی) مدار سے مہکا اور مدار کی مہک سے عالم کو مہکا رہا ہے ☆طول عمر اور ☆ساری عمر کا صوم ☆ عبدہٗ صمدی ☆ عمدہ دور اور سرکار مدار کی آمد ☆ کلام رسول سے مدار کی اعلائی کا اعلام ☆ عالموں کا مدار ☆ عالم ولا کا اعلیٰ عبدہٗ ☆ رسول اللہ سے کل دو اور دو دو واسطوں سے مراد حاصل کی ☆ دو سو کم سولہ سو اور اٹھارہ کم ساٹھ دائی سلسلہ کا عسکر دائمی ہمراہ رہا ☆ آل رسول ☆ روح مہدی موعود سے مراد حاصل کی۔

سرکار مدار کے گھر کا ماحول

سرکار مدار کے گھر والوں کو دائمی علم و عمل سے لگاؤ رہا علم و عمل اس گھر کا ماحول رہا سرکار مدار کے والد مکرم اور والدہ مکرمہ دادا مرحوم دادی مرحومہ اور سارے گھر والے رسول اکرم صلی اللہ علیٰ رسولہ المکرم کے لائحہ عمل کے عامل ہوئے اور اسوۂ رسول اللہ کے ہمدم، حامی و حامل رہے ہر لمحہ اللہ کی اطاع سے واسطہ رکھا گھر کا ماحول رسول ہی کے ماحول کی طرح رکھا اسی طرح کے حلئے اسی طرح صوم اسی طرح لوگوں کے لئے دعا اسی طرح لوگوں کے لئے صلہ رحمی کا درس وہی اطعم الطعام کی رسم وہی سلام و کلام کا اصول اور وہی سحر سے مسا کا معمول اس گھر کے لوگوں سے عام لوگوں کو اللہ کے ڈر کا درس ملا آل رسول کے وسائل سے لوگ داعی الی اللہ ہوئے۔ اسی لئے اس گھر کا ہر مولود ولی اللہ ہوا۔ اور ہر اللہ کا ولی اللہ کی اماں کی ردا اوڑھے ہوئے ہے اور اللہ کے ولی کا عدو اللہ کا کھلا ہوا عدو ہے اللہ کے ولی سے اللہ کی ڈور ملی ہے اللہ کی درگاہ

کرم کے داعی اللہ کے ولی ہی ہوئے سرکار ولا مدار ہے سردار ولا مدار ہے۔

دارالاسلام سے وداعی

سرکار مدار کے والد گرامی علی کا مصر رسول سے وداعی کا ارادہ ہوا۔ اس لئے کہ اعدائے علی اور آل علی کو آلام حد سے سوا دے رہے اور ہر لمحہ آل رسول کو ملول کر رہے ہر لمحہ علی کی مرگ کا ارادہ رکھے رہے اور معاملہ طے ہوا کہ علی کو مار ڈالو، علی کو ہلاک کردو سارا مال لوٹ لو ادھر سرکار مدار کے والد مکرم کو اس معاملہ کی اطلاع ہوئی کہ ہمارے اعدا ہماری مرگ کی راہ ہموار کر رہے۔ اور ہر عدو کا ارادہ ہے ہمارے گھر کو آگ لگا کر مال لوٹ کر اسلام کی راہ کے ہر راہی کو آلام دے کر حوصلہ آگے رواں کردے سرکار علی کو اس معاملہ کی اطلاع ہوئی کہ مولا علی کے اعدا معاملہ طے کر رہے کہ اولاد علی کو آلام دے کر مال لوٹ کر مرگ کے حوالہ کردو اس اطلاع سے مطلع ہو کر سرکار علی مصر رسول سے وداع ہو کر دوسرے ملک کو رواں ہوئے مصر رسول کو الوداع کہہ کر دوسرے ملک کے راہی ہوئے ادھر ملک کے مصر والوں کو اطلاع ہوئی کہ سرکار علی کی آمد آمد مصر رسول سے ہمارے مصر کو ہے اہل مصر حد سے سوا مسرور ہوئے اور سرور کے گل کھل گئے اور اس اللہ کے ولی کی آمد آمد سے مداح ہو گئے اور دل کی گہرائی سے مدح گو ہو گئے۔ ہال کار صدا اٹھی کہ اٹھو اللہ کا ولی آرہا ہے اٹھو اللہ کے ولی اور آل رسول کی ہمدردی کے لئے گاؤں کے سارے لوگ اکٹھا ہو کر آئے ادھر لوگوں کو علی کی سواری دکھائی دی اک ہما ہمی کا ماحول ہوا اک ولولہ اٹھا لوگوں کے رو مسکراہٹوں سے کھل گئے۔ رسول اکرم ہادی عالم صلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم کے عم گرامی کی اولاد کا دور حکم ہے حاکم مصر کو معلوم ہوا کہ علی ہمارے گاؤں کی سو آرہے

(۱) مدینہ منورہ (۲) تاریخ (۳) سید علی حلبی (۴) ملک شام (۵) شہر حلب (۶) قصبہ چنار (۷) خلافت عباسیہ

اس سے مطلع ہو کر حاکم مصر کی رائے ہوئی کہ علی کے لئے اک الگ گھر ہو۔ حاصل کلام علی حاکم مصر کے دئے ہوئے گھر کو آئے اور اسلام کا دور دورہ ہوا ساری عوام احکام رسول کی سامع ہوئی علی کو حاکم مصر کا عہدہ ملا اک مکمل عرصہ "کامل عرصہ" علی حاکم مصر رہے اور حاکم مصر کے عہدہ سے دور ہو کر مصر کے اک گاؤں آ کر رہے۔ سرکار مدار کے والد گرامی علی اس گاؤں کے اردگرد آ کر اسلام کا کام کر رہے لوگوں کو اللہ الصمد کے اسلام کا عام درس ملا اسلام کے عمدہ اصولوں کی لالہ کاری ہوئی لوگ اسلام کے احکام کے عامل ہوئے ہر سو سے اللہ واحد کی صدا آ رہی ہے ہر سو اسلام کا مہر طلوع ہوا دل مہک گئے، دلوں کو اماں ملی ہوا معطر ہوئی۔

آمد مدار سے اوائل احوال عالم

سرکار مدار کی آمد آمد سے کئی سال اوائل موسم سوکھا رہا لوگ دال روٹی سے محروم ہو گئے گھاس سوکھ گئی، گھوڑے گائے سسک گئے، کوے طوطے مر گئے، حمل گر گئے اک عرصہ طول ہوا رکی رہی موسم سوکھا رہا امرا و روسا کے محل گر گئے ہر در ہر گھر سے آہ آہ کی صدا اٹھی۔ اٹھارہ کم ڈھائی سو[1] کی سال ہے امام ہمام کا ملک اک گرم ہوا سے راکھ ہوا اور اس ہوا سے دوسرے امصار و گاؤں راکھ ہو گئے۔ اک مصر سے دوسرے مصر کی راہ مسدود ہو گئی اک گاؤں سے دوسرے گاؤں کی راہ مٹ گئی اور دوسرا مصر[2] اس ہوا سے راکھ ہوا گرم گرم ہوا دو ماہ رواں رہی اور کئی لاکھ آدمی ہلاک ہو گئے اک اور مصر[3] مکمل راکھ ہوا دس کم ڈھائی سو[4] کی سال حلاط سے اک ہلاک کردہ صدا اٹھی اور اس صدا سے لاکھوں آدمی ہلاک ہو گئے امام ہمام[5] کا ملک ٹماٹر کی طرح اولوں سے گاہ گاہ ہلاک ہوا۔ آٹھ اور اک کم ڈھائی سو[6] کی سال اک مصر سے دوسرے مصر[7] کی

(۱) ۲۳۲ھ (۲) عراق (۳) ہمان (۴) عسقلان (۵) ۲۵۰ھ (۶) ملک عراق (۷) ۲۲۹ھ

مدوں کو ہوا ومطر مٹا گئی صدہا گھر مٹی سے مل گئے صدہا صد آدمی مٹی سے مل کر ہلاک ہوگئے دوسرے ممالک کے حصے اس کے دھکوں سے مٹ گئے ہلاک ہوگئے۔ آٹھ کم ڈھائی سو کی سال رہے اور دوسرے امصار ہوا ومطر کے دھکوں سے اس طرح مٹ گئے گو کہ کالعدم ہوں اور سارے کوہسار ٹوٹ گئے مٹی ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی اور ہوا سے دو دو کلو کے ٹکڑے گرے سرکار مدار کی آمد سے اوائل اک عالم آلام سے گھرا رہا۔

سال مولود

دو سو سال اور اٹھارہ کم ساٹھ سال کا دور ہے ملک کے ہر سو سرود وٹی کا سماں ہے ماہ صوم کی آمد آمد ہوئی سرکار مدار کی مولود کا لمحہ سعد آ رہا ہے ہر آدمی ماہ صوم کی آمد آمد سے مسرور ہے اور دل مدح رسول سے معمور ہے اور روح لمحہ طور ہے مردو دو دور ہے گھر گھر سے کلام الٰہی کی صدا آ رہی ہے ہر آدمی صوم سے ہے ہر آدمی عماد اسلام کھڑا کر رہا ہے ہر آدمی عامل احکام الٰہی ہے ادھر علی کے گھر کا سارا ماحول اسلامی ہوا اللہ کے ڈر سے اسلام کا کام عام ہوا سائلوں کو روٹی حلوے دے رہے اور سائلوں کی ہر طرح سے مدد کر رہے صوم رکھ رہے عماد اسلام کھڑا کر رہے ماہ صوم کی آمد ہوئی ہر مسلم اک سادہ سی کالی کملی والے مولا صلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم کے لائحہ عمل سے مالا مال ہے ہر آدمی مولائے کل کے عمل کا عامل ہے۔

ہلال سرور کی آمد آمد مدار کی آمد کا اعلام دے رہا ہے ہر کوئی اللہ کی اطاع سے واسطہ رکھے ہوئے ہے ماہ صوم کی گرما گرمی ہے اللہ کے رحم کا ولولہ ہے اور اسی کے کرم کی دھوم ہے۔

اللہ کے کرم کی گھٹا اٹھی اور سوکھے کو ہرا کر گئی ہر سو اللہ کے رحم و کرم کی مطر ہو رہی ہے اسی سلسلے کے ہمراہ ہمراہ ماہ صوم کی آمد ہوئی لوگ کوٹھوں کے اعلیٰ حصہ سے ہلال سرور کے لئے کھڑے ہوئے اور اک دوسرے کو ہلال دکھا دکھا کر مسرور ہوئے وہ ہلال، وہ ہلال۔ ادھر ملائے اعلیٰ کی صدا آرہی ہے اے علی ہلال محمد آرہا ہے، کمال محمد آرہا ہے ادھر ہلال سرور دکھا ادھر لوگ مسرور ہوئے عالم کا سارا ماحول اور سارا کارگہ عالم مسکرا اٹھا سحر کی آمد ہوئی دو دو سرور ملے اک سو سرور کی آمد دوسرے سو لمعہ طور کی آمد۔ صلہ رحمی اور علم و آگہی کا دمامہ اٹھا رحم و کرم کی آمد سے علی کے گھر کے در کھل گئے گل و لالہ کھلے ہوا معطر ہوئی ڈالی ڈالی ہوا سے معطر ہوئی آمد گل محمدی سے کارگہ عالم معطر ہوا اس کومل کلی سے کارگہ عالم معطر ہوا۔

آمد سرور عالم صلی اللہ علیٰ محمد المکرّم

مولود مدار کی مسا ہے کہ سحر؟ واللہ اعلم۔

ہلکی ہلکی مہکی مہکی ہوا کی آمد گلوں کی مہک، ڈالی کی لٹک ملائم ملائم ہری ہری گھاس مٹی ہے کہ لعل و گوہر گلوں کا مکھڑا ہے کہ ماہ کامل گلی گلی کلی کھلی ما کی لہر ٹھہری ما کا کلم دودھ، ما کی مٹھاس عسل، کل عالم ارم و ماوئی کا عکس اور وہ اس لئے کہ مدار کی آمد کی مسا ہے اک عالم محو آرام ہے اور ادھر سرکار علی عماد اسلام کھڑا کر کے سو گئے۔ اک دم سارا گھر معطر ہوا سرکار علی کو کسی کی آمد کی آہٹ ہوئی اٹھے اور رسول گرامی صلی اللہ علی محمد و آلہ وسلم کا روئے عالی، مہر کامل دکھا علی عمدہ رسد کے حصے کے در کھل گئے سارا گھر لمعہ الہی سے معمور ہوا کالی کملی اوڑھے مہر مرسلاں ہادی اکرم آئے، سرکار دوعالم کے ہمراہ اول، اول مسلم، اور عمر، اور داماد اول، اور علی کرم اللہ آئے اور کہا

(۱) امام کا چہرہ (۲) حضرت سیدنا صدیق اکبر (۳) حضرت عثمان غنی

کہ اے علی علماء صلحاء کا سردار اور سردار ولا آرہا ہے اس لئے مدار کی راہ ہموار کر دو علی کے لاڈلے کا رکھ رکھاؤ عمدہ ہو۔

اے علی مدار کی آمد آمد ہے اس کا اسم ہمارے اسم سے ملا کر رکھو اس لڑکے کا اسم "احمد" رکھو اور اس کو اسلام کی راہ کا راہی کرو وہ عالم ولا کا سردار ہوگا سارے ولی محکوم اور مدار حاکم ہوگا مدار سے ہر ولی درس لے گا اور راہ سلوک طے کرے گا علم حاصل کر کے عالم کو سدھارے گا رسول اکرم صلی اللہ علی محمد و آلہ وسلم ہمراہوں کے ہمراہ لحد عالی کی سوروان ہوئے علی اٹھے لوٹا لے کر ماء طاہر مطہر لے کر طہور حاصل کی۔ ادھر سحر طلوع ہوئی ادھر دار اللہ سے لا الہ الا اللہ کی صدا آکر ٹکرائی علی عماد اسلام کھڑا کر رہے ادھر مدار کی آمد آمد کی صدا آئی آمد مدار۔ آٹھ کم ڈھائی سو سال کا دور ہے سال کا دسواں ماہ اور اس کی اول سحر ہے اور سوموار کی سحر ہے ادھر لا الہ الا اللہ کی صدا آئی ادھر مدار کی آمد آمد ہوئی اور سر اللہ کے آگے رکھا اور کہہ رہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علی محمد و آلہ وسلم۔

اک گل رسول کھلا اور اس کی مہک سے سارا عالم معطر ہوا، ماں کی گود مہک گئی۔ سارا عالم ماہ کامل کے لمعوں سے دمک اٹھا ہر اک کی مرادوں کی کلی کھلی لالہ و گل کھل اٹھے ہر سو سے اللہ احد کی صدا اٹھی۔ ہر سو سرور ہی سرور کا سماں ہوا مٹی کے الٰہ گر گئے مٹی کے الہوں کے گھر مٹی آلود ہو گئے آگ کدے سرد ہو گئے سارا عالم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ اٹھا۔ دھوکا، مکاری، حرام کاری، حسد، ہٹ دھرمی، گمرہی، مکر، لاعلمی، لوٹ کھسوٹ کی ہماہمی مٹی عرصہ سے لوگ اس لمحہ کے لئے موئمل رہے دعا گو رہے، اہل اللہ کو اس مولود مسعود کی آمد سے دلی مراد حاصل ہوئی۔ مدار کی آمد سے لوگوں کو حلال و حرام کا علم ہوا گمرہی کا لاوا مٹا اسلام کا دور دورہ ہوا ہر سو حصول علم و عمل کا محکم ارادہ ہوا۔ سرکار مدار کے والد گرامی حاکم موعدر ہے اس لئے دور دور کی عوام آ آ کر سارے معاملوں کا حل کرا کر

اسرار علم سے مسرور ہوئی سرکار مدار کے والد گرامی کو ولد مسعود کی آمد کا علم ہوا آئے ولد مسعود کو اٹھا کر صدر سے لگا کر دعاؤں سے مالا مال کر کے اللہ کے رسول کے حکم کو عمل کی راہ دکھا کر مدار کا اسم احمد رکھا۔ سرکار مدار کی والدہ سے مروی ہے کہ مراد لال مدار ہر دو عالم مولود ہوا اور اس مہر کامل کی آمد آمد اس طرح ہوئی گو کہ ماہ کامل طلوع ہوا کہ اس کی دمک سے مرا گھر دمک اٹھا اور اس دمک سے دوسرے ممالک کے کوہسار و امصار دکھائی دیئے، اللہ الصمد اور اس مہر ولی کی آمد اس طرح ہوئی کہ سر اللہ کے آگے رکھے اور کہہ رہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علی رسول المکرم اللہ الصمد مدار وہ ولی کامل ہے کہ اس کی آمد سے کوہساروں کے دل دہل گئے مردود درگاہ الہی مر مٹا اس کے سارے معاملے مٹ گئے اور اس کے دمع آ گئے دوڑ دوڑ کر ہمدموں سے سارے احوال کہہ ڈالے اور کہا کہ ہمارا سارا ارادہ ہی مٹی سے ملا کہ لوگ ماسوا اللہ سے رو گھما گھما کر مسلم ہوں گے "ہائے" سارے ارادے مسدود ہو گئے لوگ کھلم کھلا اسلام دھرم کو دل سے لگا کر راہی ملک عدم ہوں گے مسلموں کی حصول مرام ہوئی ہائے ہائے دردا، دردا، احساس محرومی۔

دودھ ہی دودھ

سرکار مدار کی آمد سے اوائل عمل کے گھر اک عمر رسا بوم[1] عرصے سے رہ رہی عمر کی الوداعی گھڑی آ گئی سوکھ سوکھ کے کھال رہ گئی اور عرصہ طول سے دودھ کہاں دے رہی مگر مدار کی آمد آمد سے اوک دودھ ہوا کہ گھر کے لوٹے کاسے گلاس سہم ہو گئے اس طرح کاس دودھ سے مالا مال ہوئے کہ گھر کے اور محلّے کے لوگ اوک مسرور ہو گئے۔ اللہ والے مسرور ہوئے۔

سرکار مدار کی آمد آمد کے آٹھ دس سحر ہوئے ہوں گے کہ اک اہل مکارم مرد کامل کی

(1) ایک بوڑھی بکری

علی کے گھر علی سے سلام دعا ہوئی سرکار مدار کے والد گرامی نے کہا کہ مولود ہوئے لڑکے سے ہم کو ملاؤ مولود مسعود کا درس کر کے دعا گو ہوں اور اس سے اللہ کے ولی سے مل کر مسرور ہوں۔ سرکار مدار کے والد گرامی علی ہم کلام ہوئے کہا سرکار کا اسم عالی ہے وہ مرد کامل کہہ رہے اصطلاحی طور سے معلوم کر وموسیٰ کا ہمراہی ہوں حوالی موالی ہوں۔ سرکار علی مرد کامل کے ہمراہ گھر آئے علی مولود مسعود کو گود سے لگا کر لائے مرد کامل سلام کہہ کر مسکرائے سرکار مدار مسکرا اٹھے وہ مرد کامل کہہ اٹھے کہ مولود مسعود وہ ولی ہوگا کہ اک عالم اس کے آگے گر کر اللہ کی حمد کہے گا مولود مسعود اللہ کے گھر کی طرح اور لمعہ طور ہوگا وہ مرد کامل سرکار مدار کو اٹھا کر صدر سے لگا کر مسرور ہوئے سرکار مدار اور وہ مرد کامل اک دوسرے سے ہم کلام ہوئے اللہ والے اک دوسرے سے مل کر اسرار کے درس کھول رہے سرکار مدار گاہ گاہ مسکرائے گاہ گاہ روئے اور وہ مرد کامل ہم کلام ہو کر وہاں سے رواں ہو گئے۔ سرکار مدار کے والد گرامی سارے احوال کی اطلاع مدار کی والدہ کو دے کر مسکرائے اور دل ہی دل مسرور ہوئے سرکار مدار کی والدہ کہہ اٹھی کہ ہاں ہمارا لڑکا ولی کامل اور مدار عالم ہوگا ہم کو لاڈلے کی آمد سے اوائل ہی آگہی ہو گئی کہ مرا لاڈلا عالم والا کا سردار ہوگا ہر ولی اس کے سلسلہ سے مرام حاصل کرے گا۔

مدار عالم دائی کے دودھ سے دور رہے

ہر دور کی رسم رہی کے لوگ لڑکی، لڑکوں کو ماں کے دودھ کے علاوہ دائی کا دودھ دلوا کر کودک کو مسرور رکھے اس مرام سے سرکار مدار کے والد گرامی اک دائی کو لائے کہ مولود مسعود کو دائی کے حوالہ کر دے اور وہ اس کے دودھ سے موٹا ہو اور طول ہو۔ مگر مدار کے والد کا ارادہ دھرے کا دھرا رہا اور معاملہ اس طرح ہوا کہ وہ دائی سرکار

(۱) حضرت خضر علیہ السلام (۲) کا طرح دیہ

مدار کو گود لے کر رواں ہوئی! سرکار مدار روکر دائی کی گود سے لوٹ آئے عائد ہوگئے۔ مدار کی والدہ دائی کے حوالہ کرے اور مدار دائی کی گود سے لوٹ آئے صدہا سعی کی گئی مگر مدار عالم لوٹ لوٹ آئے مدار کو گوارا کہاں ہوا کہ کسی دائی کا دودھ ملے اس لئے کہ دائی کا دودھ کسی اور کے لئے ہے اس لئے کہ مدار کی آمد مساعد مددگار ہو کر ہوئی ہے اور اس کا مطمع ہی اسی طرح کا ہے کہ دوسرا کھائے اور مدار طوع اور طرح دار رہے اس لئے مدار دائی کی گود سے لوٹ آئے مدار کو والدہ کا ہی دودھ سرس لگا عمدہ لگا۔

مدار کی دودھ سے دوری

مروی ہے کہ سرکار مدار کی والدہ اگر عدم طہور[1] سے ہوں اس موعد اس لمحہ سرکار مدار دودھ سے دور رہے اگر والدہ مکرمہ ارادہ کرے کہ مولود مسعود دودھ لے لے مگر مدار کو گوارا کہاں کہ ماں عدم طہور سے دودھ دے۔ ماں ہر طرح سے سعی کرے مولود مسعود سر ہلا کر ہٹ گئے دودھ سے دور رہے اور مدام معاملہ اسی طرح کا رہا اگر والدہ گرامی عدم طہور سے ہوں اس لمحہ مدار دودھ سے دور ہی رہے۔

ماہ صوم اور مدار

مروی ہے کہ ماہ صوم کی آمد آمد ہوئی ہر کس صوم رہا ادھر سرکار مدار کی عمر اک سال سے اک ماہ کم ہوئی سرکار مدار صوم سے ہو گئے اور ماہ صوم کی ہر سحر سے مسا کے وسط دودھ سے دور رہے مسا آئے دودھ لے لے مکمل اک ماہ اسی عمل کے عامل رہے سرکار مدار کے اس عمل سے معلوم ہو رہا ہے کہ سرکار عالم ولا کے ہر ولی کے عہدہ سے سوا ہوئے۔

(۱) بے وضو

لہو سے کوسوں دور

سرکار مدار اوائل عمر سے ہی الول کلول لہو سے اوک دور ہی رہے عام لڑکوں سے اکدم الگ اور دور رہ کر حصول مرام کر رہے اور مدام سادگی رکھی اللہ سے دل لگا کر مسرور رہے اور اگر کسی لمحہ لڑکوں کے ہمراہ لہو کے لئے رواں ہوئے اکدم صدا آئی اے احمد، اسی لئے مولود ہوئے ہو ہماری سو لوٹو، اے احمد اسی لئے کارگہ عالم کے مدار ہوئے؟

مروی ہے کہ مدار عالم اک سحر گاہ کو لڑکوں کے ہمراہ صحرا گئے راہ طے ہو رہی اک صدا آئی اے مدار اسی لے مولود ہوئے ہو مدار ادھر ادھر مڑے مگر کوئی دکھا ہی کہاں مدار کہہ اٹھے واللہ ہم اس لے کہاں مولود ہوئے مدار دوڑے دوڑے آئے اور والدہ کی گود سے لگ کر کھل کر روئے اور مدام لہو سے دور رہے اللہ سے لگاؤ رکھا اور علم حاصل کر کے علما کے سردار ہوئے۔

عالم مسغر اور سائل

مروی ہے کہ سرکار مدار گھر کے آگے کھڑے ہوئے مسغر کا احساس ہوا اور اوک مسغر لگی اک آدمی کی آمد آمد ہوئی وہ آدمی کرم[3] لئے ہوئے اور کہہ رہا لو مدار سارے کرم کھالو اور مسغر مٹاؤ سرکار مدار کہہ اٹھے کرم ہمارے طالعہ ہمارے حصے کے کہاں؟ کسی اور کا حصہ ہے اس لے کرم اٹھاؤ اور ہمارے سوا کسی اور کو دے دو اس آدمی کا طول اصرا رہوا کہ ہم کرم سرکار کے ہی واسطے لائے اس لے لے ہی لو اس کے حد سے سوا اصرار سے وہ کرم لے کر رکھ لئے اور اک سائل کی آمد ہوئی اس کو وہ سارے کرم دے کر کہا سارے کرم اس کھکھ کے لئے آئے اور ہمارا اللہ مساعد و مددگار ہے ہم اسی کے طوع

(۱) کھیل کود (۲) بھوک (۳) انگور کا گچھا

کے متوسل ہو کر آئے اور مدار عالم اس ہادی اکرم کی اولاد سے ہے کہ اس کی ساری عمر گداگروں عائلوں سائلوں کی امداد کر کے طے ہوئی اور اللہ اللہ، مدار، رسول اکرم، مولی علی کا وہ ولد مسعود ہے کہ اوائل عمر سے ہی سائلوں عائلوں کے لئے در کھول رہا ہے اور اک عالم اس مدار کے آگے کاسائے گدائی لے کھڑا ہے اور مراد حاصل کر رہا ہے۔

حصول علم

علم کا حصول ہر مسلم کے لئے اہم الاہم ہے رسول مکرم ہادی اکرم صلی اللہ علی محمد و آلہ وسلم کا حکم ہے۔ علم حاصل کرو مہد سے الی اللحد اس لئے کہ علم وہ راس المال ہے کہ اس سے ہر آدمی طائل ہوا اور ہر آدمی کو سر آمد کر کے علم کے عَلَم سے گہوارہ عالم سرد ہوا علم سے ہر دور ہر عصر ہر موعد ہر لمحہ کو کام ہے اسی لئے اہل علم اللہ والے ہوئے اور علم سے اللہ ملا، علم اللہ کی رسی ہے علم الاسلام حاصل کر کے عمل کرو وہ علم ماسوا اللہ سے الگ کر کے کامل ولی اللہ کرے گا علم الاسلام سے ہی اللہ کا علم ہوا اور اسی کے واسطے اللہ ملا سرکار مدار کا مدام علمی اور اسلامی ماحول رہا اسی لئے سرکار مدار کی عمر دو اور دو سال[1] دو اور دو ماہ دو اور دو سحر کی ہوئی رسم عاملہ محمدی ادا کی گئی اس سلسلہ کے وسط کے اوائلی حصہ سے لے کر محمد دو حصہ کو علم سے مالا مال کر کے مدار عالم کے والد گرامی مسرور ہوئے اور سحر سے مسا کے ہر لمحہ کو اطعم الطعام کے گوہر سے مراد حاصل کئے اور امام العلماء سردار حکما سرور صلحا عامل علوم محمدی راہ رو احمدی مولوی عصر علامہ[3] دہر کے حوالہ کر کے کہا۔

اے علم و آگہی کے ماہ کامل اس لڑکے کو علم و آگہی کا دلدادہ اور علم محمدی دے کر معلم اسرار الہی کر دو علم اسرار الہی کے سارے علوم سکھادو۔ علامہ دہر کہہ رہے اے مدار پڑھو[4]"

(۱) چار سال، چار ماہ، چار دن (۲) رسم بسم اللہ شریف ادا کی گئی (۳) حضرت علامہ حذیفہ شامی مرحمتی (۴) والف پڑھو جائے

سرکار مدار کے مکمل احوال کھول رہے اور مادی طور سے اک کم آٹھ سحرا کے مادے اور مصادر احاطہ کلام سے ادا کئے علامہ دہر حائر ہو گئے اور ہک دک رہ گئے سرکار مدار سے علم کے کمال اس طرح صادر ہوئے کہ علامہ دہر سرگرداں ہو گئے اور مدار کے سرور علمی سے حواس کھو کر کہہ اٹھے۔ مدار اللہ کا ولی ہے اللہ کا ولی ہے مدار اللہ کا ولی ہے۔ اوائل عمر سے ہی مدار کو عطائی علم ملا علم کے حصول کے لئے دراک رہے اور علامہ دہر سے علم حاصل کر کے دس اور دو سال کی عمر کا عرصہ مکمل کر کے علماء دہر کے امام ہو گئے اور دو کم سولہ سال کی عمر ہوئی علم سہ اساسی اور سارے علوم حاصل کر لئے اور عام علوم کی گرہ کھل گئی مکمل علوم حاصل کر کے اہل علم کے معلم اور علماء و صلحا کے مدرس ہو گئے۔ اس عمر کا کمال کے وحی داؤد وحی موسیٰ وحی روح اللہ وحی محمد رسول اللہ اور سارے طومار کے عالم ہو کر کلام رسول اللہ کے کمال کے عالم ہوئے اور اک عالم سرکار مدار کے علم کے گل سے معطر ہوا سرکار مدار کے اسرار علمی ہر کسی کے ادراک سے ماوریٰ ہوئے۔

احرام اول

سرکار مدار سارے علوم حاصل کر کے گھر لوٹے اور علم و عمل سے دور اور کورے لوگوں کو علم و عمل کا درس دے رہے اس معمول کو عرصہ ہوا سرکار مدار کے کمال علم سے لوگ علم والے ہو کر عامل ہو گئے اسی طرح سحر و مسا رواں رہے کہ اک سحر گاہی کو سرکار مدار کے دل کی سطح سے ہوک اٹھی کہ رسول گرامی صلی اللہ علی رسولہ وآلہ وسلم کی درگاہ عالی کے لمعوں سے روح و دل کو معمور کروں اور دل کا عالم دگرگوں ہوا سارا دلی ارادہ والد گرامی سے کہہ ڈالا والد گرامی مسکرائے والد گرامی کی مسکراہٹ سے درگاہ رسول کی طوع مل گئی در رسول کی مرادوں کے گل کھل اٹھے اور مرام حاصل ہوا صدر

(۱) جب سرکار مدار کی عمر شریف چودہ سال کی ہوئی تو تمام علوم مثلاً علم کیمیا، ریمیا، سیمیا پر دسترس حاصل کی (۲) پیدا ئج

معطر ہوا اور روح و دل کو مراد مل گئی۔ والدہ مکرمہ سے آ کر سارا ارادہ کہہ ڈالا ماں ہم
مکہ مکرمہ احرام کے واسطے رواں ہوں گے اور درگاہ رسول اکرم ہادی عالم صلی اللہ علی
محمد و آلہ وسلم سے روح اور دل کو مرہم ملے گا۔ والدہ کہہ رہی کہ اے لال ماں کو کہاں
کمال حاصل کہ روک سکے اٹھو اور رسول اکرم کے در کی سو رواں ہو والدہ گرامی سے
دعا لے کر اور والد گرامی سے داداکا سلسلہ حاصل کر کے الوداع کہہ کے وداع ہو گئے
واہ طے ہو رہی عالم دگر گوں ہو رہا راہ کے سارے مراحل طے ہو رہے اور درگاہ رسول
اکرم سے دل کو سہارا مل رہا دل کی مرادوں کے گل کھل رہے حساس اور اداس دل کو
مسکراہٹ مل رہی سرکار عالم کی درگاہ کی دوری کا احساس مٹا کے سوئے حرم رواں
دواں ہو گئے کارواں سوئے حرم رواں دواں ہوا راہ کے سارے آلام کو صدر سے لگا کر
ہر الم کا مداوا حاصل کر کے دائمی آرام کے لئے مکہ مکرمہ کی سو رواں ہوئے مصمم اور محکم
ارادہ کو کوئی آڑ کوئی سدِ راہ کوئی کوہ کہاں روک سکا اسی ارادہ رہاؤ کو لے کر رواں دواں
رہے اور راہ کے ہر آدمی کو اللہ کا کلام دے کر رواں ہوئے اور لوگ اس کلام کو مسموع
کر کے راہ ہدی کے راہی ہوئے۔

اللہ کے حکم سے کاسہ سر کو روح عطا کی

سرکار مدار کارواں کے ہمراہ اللہ کے گھر کی سو رواں رہے اور اک وادی ملی
اور اس وادی کے آگے رک گئے اور وادی کی گہرائی کی سطح سے لگ کر درگاہ الٰہی کو امام
کر کے عماد اسلام کھڑا کر کے اللہ کی حمد کہہ کر دائمی اسلام احمد مرسل صلی اللہ علی رسولہ
وسلم کو درود و سلام کی ڈالی دے رہے اک عرصہ اسی معمول سے مکمل کر کے سرکار مدار
وہاں سے اٹھے اک کاسہ سر دکھا آدمی کے سر کی ہڈی دکھائی دی۔ سرکار مدار اس کے

(۱) والد محترم سے دست حق پرست پر سلسلۂ جعفریہ میں بیعت و خلافت حاصل کی (۲) عرش الٰہی پر نظر کرے

گرد آئے اور ہڈی :تھا کر ہم کلام ہوئے سرکار مدار! اے اولاد آدم کے سر کی ہڈی احوال اصلی سے آگاہ کر۔ ہڈی! ہماری اصل ہے کہ ہم اکل حلال کما کر گھر والوں کو کھلا رہے ہے اور اک عرصہ طول اسی طرح سے مکمل ہوا اور اسی طرح اولاد کے لئے کما رہے وہ کھا رہے ہے اور ملک الوصال آگئے اور ہماری مرگ کی اطلاع ہم کو دی حواس کھو گئے اور روح اڑا لے گئے اور مرگ کا عرصہ دس دو دو سال کا ہوا اسی سحر سے طرح طرح کے آلام سہ رہا ہوں۔ درد، دکھ اٹھا رہا ہوں آگ کی رسی گلے کا ہار کر دی گئی اسی سحر سے ملک کے کوڑے کھا رہا ہوں سرکار عالی ہمارے لئے دعا کرو واللہ ہم کو حی کر دے ہم اسلام لا کر مسلم ہوں گے سرکار مدار اس ہڈی کے لئے اس طرح دعا گو ہوئے اے اللہ اس ہڈی کو روح عطا کر دے اور اک کم سو سال کے لئے حی کر دے سرکار مدار ادھر دعا گو ہوئے ادھر اس ہڈی کو روح عطا کر دی گئی اور وہ کہہ اٹھا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم۔ سرکار مدار اس آدمی کو دعا دے کر وہاں سے رواں ہو گئے۔

الہام

سرکار مدار کو الہام ہوا کہ کے وہ احرام سے اوّل حرم مرسلاں کو رواں ہو اور وہاں اک اللہ کے سرآمد اور عاصم ولی سے مل کر اس کا سلسلہ حاصل کرے اور اس کے سلسلہ کے داعی ہو کر مکہ مکرمہ واسطے احرام کے آئے۔ سرکار مدار صدا مسموع کر کے سوئے حرم مرسلاں ہی مڑ گئے راہ طے کر کے سرکار مدار وہاں آگئے اسلامی سال کا دس واں ماہ اور اس ماہ کی دس ہے اور اسلامی سال کے دو سو اور اک کم ساٹھ سال کا دور ہے اسی سحر کو سرکار مدار اس ولی کامل سے ملے وہ سرآمد ولی حاضر ہو گئے اور گا ہے گاہے مدار کا درس

(۱) ملک الموت (۲) بیت المقدس (۳) حضرت سیدنا بایزید پاک بسطامی (۴) سلسلۂ طیفوریہ میں بیعت ہو

کرے گا ہے گا ہے عماد لمعہ کا درس کرے اور وہ عماد لمعہ سرکار مدار ہی دکھا وہ مرد کامل کہنہ
تھے اے مدار اس سے اوائل لمعہ الٰہی کا اک عماد دکھائی دے رہا مگر مدار کی آمد آمد سے وہ عماد
لمعہ الٰہی دکھا ہی کہاں رہا ہے ہم کو معلوم ہو رہا ہے کہ وہ لمعہ الٰہی کا عماد احمد ہی ہے۔ سرکار
مدار اس سے مرد کامل ولی سرآمد امام الصلحاء سے سلسلہ حاصل کر کے اک عرصہ ہادی
کے ہمراہ رہ کر راہ سلوک کے مراحل طے کر کے اللہ کے ادراک کا علم حاصل کر کے اسرار
الٰہی کا علم حاصل کر کے ولی کامل کے سلسلہ کے داعی ہو گئے اور سرکار مدار ولی کامل کی
مراد ہوئے اور وہاں سے مراد حاصل کر کے مکہ مکرمہ آ گئے ارادہ کا موسم ہوا مکہ مکرمہ آ گئے
دار اللہ کے اردگرد گھوم گھوم کر رمل کئے مرمر اسود کو رو سے مس کر کے مسعیٰ آئے سعی کی
ہدی لائے اور مردود کو مرمارے روڑی اٹھا کر ماری ارادہ و عمرہ مکمل کر کے اور اکواہی کر کے
محو حمد الٰہی ہو گئے لمعہ الٰہی کی موسلا دھار مطر ہو رہی اور صدا آ گئی اے مدار عالم احمد رسول
مکرم ہادی عالم صلی اللہ علی رسولہ و آلہ وسلم کے مصر کی سو رواں ہوا اور درگاہ رسول سے لمعہ
حاصل کر کے صدر کو اسرار الٰہی سے معمور کرلو اور دلی مراد حاصل کرلو سرکار مدار صدائے
احدی اسمع کر کے سوئے دار السلام رواں ہو گئے دل اور مسرور ہوا دل کو سرور ہوا علی
ہوائے لالہ و گل سے مہک اٹھا اور درگاہ رسول کے درس سے دل مسرور ہوا۔ سرکار
مدار دار سلام آ گئے اور لحد محمدی کی ہواؤں سے معطر ہو گئے اور درگاہ رسول کی عطر آلود
ہوا سے روح مہک گئی طرز الطراح کی طالعہ طرح دار ہو کر طارم اعلیٰ کے لئے حائل ہو گئی
اور مدار کی۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علی محمد و آلہ وسلم کی لحد عالی کی سو رو کر کے درود و سلام کے
گل لٹائے اور درود و سلام کی لے سے حواس کھو گئے۔ اکدم اک سماں دکھا سارے کے
سارے سار وہ ہٹ گئے سرکار عالم ہادی مکرم کی آمد آمد ہوئی ساری روک ہٹ گئی اور حاکم
و محکوم رو در رار ہو گئے سرکار مدار کی احساس محرومی مٹی حصول مرام ہوئی مطمع ملا سرکار دو عالم

---

(۱) سلسلہ طیفوریہ میں خلافت حاصل کی (۲) موسم حج

دکھائی دئے سارے اسرار کھل گئے سرکار مدار عالم رسول اکرم ہادی دو عالم صلی اللہ علی
رسولہ المکرم کے صدر طاہر ومطہر ومکرم سے لگ گئے صدر اطہر سے لگے ہی رہے اور کل
عالم کے اسرار علوم کھل گئے اور کل عالم کے حصہ کا علم حاصل ہوا اور ہر اک کی اصل سے
مطلع ہوئے آگاہی حاصل ہوئی۔ اور ہر سحر کو مدار اسی طرح سرور عالم کے رودار ہوئے
اسی طرح کا سرکار مدار کا عمل رہا اور مراد حاصل ہوئی۔ اسی طرح اک سحر کو سرکار مدار محو
درود وسلام ہوئے سرکار عالم کی آمد آمد ہوئی مصدر علم وہدیٰ سرور سروراں سرکار عالی عدم
واسطہ سلسلۂ محمدی عطا کر کے حکم ہوا کہ اے مرے لال ساحروں کے ملک کو رواں ہو اس
ملک کے لوگ گمراہ ہو گئے، مکر، حسد، لوٹ کھسوٹ، مکاری، حرام کاری، لاعلمی، ہٹ
دھرمی سر اٹھا رہی ہے اس لئے وہاں رواں ہو کر ملاحدوں کو اسلام کا راس المال عطا کر دو
وہاں کے لوگ ہٹ دھرم ہو کر مٹی ومرمر کو اللہ کہہ رہے اور اسی کے آگے گر رہے اس لئے
مدار سعی مسعود کرو اسلام کا کام عام کرو اللہ مساعد ہوگا رسول مدد کرے اس ملک سے
ہوائے اسلام آ رہی ہے ساحروں اور گھڑوں رمال کو اسلام کا درس دو سرکار مدار حکم رسول
اسمع کر کے رو دئے دل اداس ہوا اور دوریٔ لحد رسول سے دل ٹکڑے ٹکڑے ہوا سرکار
ملول ہوئے اس لئے کہ کوئی دم کا دمامہ ہے کدام لمحہ آئے اور روح الوداع کہہ کر طائر
ہو۔ مولیٰ علی کو حکم رسول ملا کہ اے اسد اللہ احمد ہماری لاڈلی لڑکی کا مولود مسعود ہے اس
کے دل کی آس ہے اس کی عمر کا اک طول عرصہ ساحروں کے ملک کے لئے ہے
اور احمد اس ملک کا ہادی ہے اس لئے اے علی! مدار کو علم اسرار کے راس المال سے مالا
مال کر دو اس لئے کہ ملاحد اس کے کلام کو اس کے سرود کو اسمع کرے اور اسلام کا علم اعلیٰ
کرے سرکار دو عالم صلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم کے حکم عالی سے مولا علی سے مدار کو عدم
واسطہ علم اسرار حاصل ہوا اور وہ علم حاصل ہوا کہ اس علم سے ہر آدمی گمرہی کی راہ سے ہٹا

(۱) نسبت اویسیہ سے فراز فرمایا (۲) ہندوستان

مولاعلی کرم اللہ سے علم اسرار ملا اور مہدی موعود کی روح سے اک اہم عہد حاصل ہوا
اور مہدی موعود کا سلسلہ حاصل ہوا اس طرح مدار عالم ہر طرح سے کامل الاکمل ہو گئے۔
سرکار دو عالم سے مولاعلی ہم کلام ہوئے کہ اے رسول عالم صلی اللہ علی محمد و آلہ وسلم مدار
اللہ کے کرم سے اس امر کا حامل ہوا ہے کہ اسلام کا کام طے کر دے اور لوگوں کو اسلام کا
درس دے کر اعمال صالحہ سکھائے اللہ سے ڈرائے علم اسرار کے گل کھلائے اور مسلموں کو
راہ سلوک طے کرا کے داعی الی اللہ کر دے سارا معاملہ مکمل ہوا اور اکدم کھڑے ہو گئے۔
سرکار عالم کہہ اٹھے کہ اے مدار اٹھو ساری رکاوٹ ساری آڑ اور روک، دور ہو گئی سعی
مسعود کرو مدار کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہوا دل کا عالم دگرگوں ہوا سرکار مدار روا سے ہو کر روداد
الم کہہ رہے سرکار کل، ہم گھر سے ارادہ کر کے آئے کہ ساری عمر سرکار کے در کی محکومی
کر کے اللہ اور اس کے رسول کا لاڈلا رہا ہوں گا مگر سرکار دو عالم کے حکم کی حکم عدولی کس
طرح کروں مدار رسول اللہ کے در کی دوری کا صدمہ لے کر گھر کی سو رواں ہو گئے
گھر آ کر والد مکرم والدہ مکرمہ کو سارے احوال سے مطلع کر کے طوع حاصل کی والد
گرامی دعاؤں سے مرمم کر کے کہہ اٹھے سرکار دو عالم کی حکم عدولی کس طرح ہو اس لئے
کہ سرکار کا حکم اصل الاصول ہے ہم کو اولاد کی دوری کا احساس کہاں! اصدا سے ہمارے
دادا کے داداؤں کا عمل رہا وہاں رواں ہوا اسلام کا کام کرو۔ سرکار مدار گاؤں کے لوگوں
سے اسلام کا کام سرے سے کر رہے گاؤں کے لوگوں سے گمرہی لاعلمی دور کی اور اس
گاؤں کے اردگرد کے گاؤں اور امصار سے ہٹ دھرمی، مکاری دور کی اور ساحروں کے
ملک کو رواں ہو گئے اور ساگری راہ کا ارادہ کر کے ساحل ساگر آ گئے اور ساگری سواری
کے سوار ہو کر سوئے ملک رواں ہو گئے۔

(۱) سرکار سید قطب اللہ کو روح مہدی موعود نے مرتب کر کے نسبت مہدیہ سے ۔۔۔ فرمایا (۲) قصبہ چنار جو کہ مولد مدار ہے وہیں سے تبلیغ شروع کر دی (۳) شی

ساگر کی لہروں سے اللہ احد کی صدا

سرکار مدار حوالی موالی کے لئے داعی الی اللہ ہوئے لوگوں کو اللہ کے کلام سے آگاہ کرر ہے اسلام کے ہر عمل کی راہ دکھار ہے کہہ رہے کہ اے لوگو اسلام ہی وہ دھرم ہے کہ اس کی اعلائی کا اک عالم مدح سرا ہے والٰھکم الہ واحد لاالٰہ الا ھو اور اسلام کے داماں سے اماں حاصل کرو مسلم ہو کر حصول مرام حاصل کرو سرکار کھلم کھلا اسلام کا کام کرر ہے وہ سارے سوار سرکار کے کلام کی کھلی اڑا کر روگرداں ہو گئے دل سے عدو ہو گئے حسد کی آگ سے سلگ گئے اصح کلام سے روٹھما گئے اس سواری کے سواروں کو اور ملاح کو اللہ کی راہ راس کہاں آئی اس لئے ملاح اور سواروں کا مصمم ارادہ ہوا کہ سرکار مدار کو سواری سے دھکا دے دو لہروں کے حوالہ کر دو مار ڈالو وہ لوگ گالی کو سے دے رہے اللہ کو گوارہ کہاں عدو اللہ مدار کو آلام سے ملے کر دے اور مدار کو لہروں کے حوالہ کر دے اللہ کے کرم سے ساگر کی لہروں سے اللہ احد کی صدا اٹھی اور صَر صَر کی آمد ہوئی ہوا و مطر کی دھواں دھار آمد سے سواری ہل گئی ہر سو سے ما اکٹھا ہوا اور سواری الٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی لکڑی لکڑی الگ الگ ہوگئی سارے ہٹ دھرم ملاحدہ مر گئے سرکار مدار دس وا اک لوگوں کے ہمراہ لکڑی کے سہارے سہارے ساحل ساگر سے آ لگے۔

عہدہ صمدی، کرمِ محمدی

سرکار مدار ساگر کے ساحل سے آ لگے اور اک محل دار کی آمد ہوئی اور کہا اسلامی علی الاحمد وہ مرد سرکار کا اسم لے کر سلام کہہ رہا سلمکم اللہ اے مدار، سرکار مدار سرگرداں رہ گئے حائر ہو گئے کہ اس مرد کو ہمارا اسم کہاں سے معلوم ہوا اے مرد صالح ہمارا اسم کس

(۱) کشتی (۲) مقام معصیت

طرح معلوم ہوا کہا سرکار ہم کو ہی کہاں کل عالم مدار کے اسم کا ورد کر رہا مدار ہی کل عالم کا مدار اسی کو محور کر کے عالم اس کے گرد گھوم رہا۔ اے مدار ہمارے ہمراہ آؤ سرکار اس کے ہمراہ رواں ہوئے اک سُدمرا اور طرح المحل دکھا اور وہ دارالسلام اور ارم سے عمدہ لگا اس محل کے ارد گرد ملک گروہ در گروہ گھوم رہے محل داری کر رہے وہاں کا ماحول عطر آلود ہوا عاطر عاطر، طرح دار محل کا سماں لمعہ لمعہ ہے۔ سرکار مدار محل کی سو ہوئے حکم ہوا اے مدار ادھر آؤ سرکار مدار درس کر کے سر گرداں رہ گئے اک طوٗ اس رکھی ہے دو عالم کا حکمراں ہے سرکار مدار کو حکم دے رہے کہ ادھر آؤ سرکار مدار آ گے گئے اور رسول گرامی کے صدر مطہر و مکرم سے لگ گئے صدر عاصم سے لگے رہے۔ اور سارے کے سارے عالم کا علم حاصل ہوا ساوی علوم کے در کھل گئے اور رسول اللہ کے گرد کھڑے رہے طاس ارم لئے ہوئے گردوں سے ملک کی آمد ہوئی اور سرکار دو عالم ہادی اکرم کے رو در کھا ردا سے ڈھکا ہوا طاس سرکار دو عالم صلی اللہ علی محمد و آلہ وسلم کھول کر درع ارم اٹھائے اور سرکار مدار کو اڑھا دئے حلہ دارالسلامی اڑھا کر اک کم دس کول طعام ملکی کے کھلائے سرکار مدار طعام و حلہ ورع سے صمد ہو گئے آلا راسی ہو گئے اور سرکار مدار مسرور ہو کر کہا اٹھے عالم اک سحر کا اور ہم اس کے صائم ہماری عمر اک سحر کی ہم اس کے صائم اس طرح سرکار مدار دائم الصوم ہو گئے سرکار دو عالم صلی اللہ علی محمد و آلہ وسلم روئے مدار سے کر مطہرہ مس کر کے کہہ رہے اے مدار مکمل ہو گئے ادھر مدار کا روئے عالی اس طرح دمک اٹھا گو کہ مہر و مہ ہوا اور اس طرح دمک اٹھا کہ اگر اولاد آدم کو دکھے وہ اللہ کے آگے گر کر حواس کھو دے اسی لئے سرکار روئے عالی کو اک کم آٹھ سارہ سے ڈھکے رہے اور درع مکمل عمر کے لئے ہوا کہاں دھلا؟ کہاں کٹا؟ کہاں گلا؟ سرکار مدار وہاں سے مکمل ہو کر ہمارے ملک کی سو رواں ہو گئے راہ

کے ہرالم ہر دکھ درد کو سہ کر اور اس سے روح و دل کو مرصع کر کے آئے اس لئے کہ اس راہ کا الم آگے کے لئے رکاوٹ اور سدراہ سے الگ رہے اور اس امر مسلم کا ہر ادوار وعہو د حامل و حامی رہے۔

آمد اول

ساری راہ حمد الٰہی اور درود وسلام سے طے ہوئی دو سو اسی کی سال طلسمی ملک آگئے سرکار مدار کی آمد سے اس ملک کا حصہ اماں والا ہوا سرکار کی آمد اول اس ملک کے لئے سر وا علام ہوئی اور اس ملک کے اک مصر سے اول اول ہدیٰ کا کام کر رہے اس ملک کی ہر سو حرص و حسد و طمع لوٹ مار اور ماسوا اللہ کی مدح ہو رہی اس مصر کا ملک گمراہ و بادم اسلام اور مٹی و مرمر کو الٰہ کہہ رہا سرکار مدار اسکی گمراہی سے مطلع ہوئے سرکار مدار اس کو علم و عمل کی راہ دکھا رہے اللہ کی الٰہی کا دعویٰ کر رہے وہ ملک سرکار کے کلام سے اوک مسرور ہوا اور اس امر مسلم کے آگے سر نگا کے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ کر مسلم ہوا سرکار مدار کی درگاہ کرم سے اسے آور کا اسم ملا وہاں اسلام کا کام مکمل کر کے لوگوں کو مسلم کر کے مٹی و مرمر کے الٰہوں کو مٹا کے دو سو اسی اور دو کی سال ملک کی سو رواں ہو گئے اور سارے ملک کے کاول ہو گئے اور اس ملک کے ساحروں، اور گھڑوں سادھوؤں اور رمال کو اسلام کی راہ دکھائی اور لا علم لوگوں کو اسلام کا درس دے کر اللہ واحد کا کلمہ لوگوں کو سکھا کر حامی عمل محمد رسول اللہ ہوئے۔ مصر مصر، گاؤں گاؤں، گلی گلی، گھر گھر اسلام کی راہ لوگوں کو دکھائی لوگوں کو اللہ سے ڈرا کر اسلام کے احکام سکھائے سرور و الم سے سرد و کرم سے ٹکرائے ہر طرح سے سعی کی اور لوگوں کو اسلام والا کر کے سوئے مکہ مکرمہ رواں ہو گئے راہ کے سارے امصار والوں کو مسلک واحد کا راہی کر کے آگے رواں ہوئے۔

---

(۱) ہندوستان (۲) مسند (۳) [illegible] (۴) سرکار مدار نے اس کو مسلمان کر کے [illegible]

احرام دوم

مکہ مکرمہ آئے موسم ارادہ ہے لوگ دار اللہ کی سو آ گئے سرکار مدار احرام اوڑھ کر سر کھول کر دار اللہ کے گرد گھومے اور رمل ادا کئے مصلی معمار دار اللہ کے مکمل احکام ادا کئے مردؤ کو مر مر مارے مرمراسود کو مس کر کے کل عالم کے لئے دعا کی حرم کے سارے احکام ادا کئے اور اک عرصہ وہاں رک کر اللہ سے دعا کر کے ماحصل اور مدعائے دعا حاصل کر کے حصول مرام اور مطمح ملا اور وہاں سے دارالسلام کو رواں ہو گئے ہر مرحلہ سے ٹکرا کر ہر الم کو اٹھا کر راہ کی رکاوٹوں اور روک کو اور ٹھکرا کر معمورہ رسول دارالسلام آ گئے۔

درگاہ رسول اور مدار

سرکار مدار مکہ مکرمہ کے سارے احکام وعمل ادا کر کے دارالسلام آ گئے سرکار دو عالم صلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم کی درگاہ کرم سے کرم کی آس لگا کر احساس محرومی دور کی اور محو درود وسلام ہو گئے لحد رسول کی عطر آلود ہواؤں سے صدر مہک اٹھا روح کو سرور عطا ہوا اور رسول کے لمعوں سے دل دمک اٹھا سارے اسرار کھل گئے ہر لا معلوم علم کا ادراک ہوا اور رسول سے گہر الگاؤ رکھ کر محو درود وسلام ہو گئے۔ اک سحر کو محو درود وسلام ہوئے لحد عالی سے سرور عالم کے روئے عالی کے لمعوں کی آمد ہوئی ہر در ودمسام دمک اٹھے رحم وکرم کے سارے آ گئے عدم واسطہ سرکار دو عالم صلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم کا درس کر کے حواس کھو گئے ساری عمر کا ماحصل ملا ساری دعا مکمل ہوئی اور مراحل طے ہو گئے سرور سروراں سالار عسکر اسلام کا حکم ہوا کہ اے مدار اسی ساحروں کے ملک کو رواں ہو۔ وہاں علم وعمل کے گوہر لٹا ؤ سرکار مدار کا ارادہ ہوا کہ ساری عمر درگاہ

رسول سے مدعا ملے مگر سرکار مدار کے ارادوں سے صدموں کے کوہائے گراں ٹکرا کر ٹوٹ گئے سرکار مدار حکم عدولی کس طرح کرے اس لئے حکم رسول کے محکوم ہو کر صدر کو لمعہ رسول سے معمور کر کے گاؤں کو رواں ہو گئے۔

گاؤں آکر اہل گاؤں سے ملے

دارالسلام سے لوٹ کر دوسرے ممالک کا دورہ کر کے گاؤں آگئے گاؤں والوں کے احوال سے مطلع ہو کر مسرور ہو گئے۔ والدہ اور والد سے مل کر سارے احوال کہے اور احوال والدہ کے سامع ہوئے والدہ گرامی رواسی ہو کر کہہ رہی کہ اے مرے لال کوئی الم مسلط ہو کوئی دکھ ملے کوئی مارے کوئی سرگرداں کرے کوئی کوڑا اڈالے کوئی سدراہ کرے مگر کوہسار کی طرح کھڑے ہو کر اسلام کے حامی و مددگار ہی رہو گے ماں کو گوارہ ہے کہ لاڈلے کی دوری کا صدمہ اٹھا کر اسلام کی مطہرہ وطاہرہ صالحہ ہو کر اسلام کی رگوں کو لاڈلے کے لہو سے مدام اعلائی دے دے اس لئے مدار ہراس وملال کو دور کر کے اسلام کا کام کرو اللہ مدد کرے گا ماں کی دعا ہمراہ لئے رہو اللہ عالم ولا کا اعلیٰ سے اعلیٰ عہدہ عطا کرے رسول گرامی اور اس کی آل کے وسائل کے واسطہ سے۔ سرکار مدار اک عرصہ طول والد اور والدہ کے احکام کے محکوم رہے اور اردگرد کے گاؤں والوں کو راہ ہدیٰ دکھا کر سعودی کے اردگرد ممالک کے دورے کو رواں ہوئے اٹلی، روم، مصر، حمص، حلاط کا دورہ کر کے عوام کو اللہ احد کی راہ دکھائی اور ہر مصر کے گاؤں گاؤں، گلی گلی لوگوں کو اسلام کے امور سے آگاہی کرا کے لوگوں کی گمراہی مٹائی سالار عسکر اسلام کا عسکری کر کے ہر عہد ہر دور کے لئے اسلام کی راہ ہموار کی مردود کی راہ مسدود کی اسلام کا کام اسطور سے ہوا کہ عرصہ ٔ کم ہی مٹی ملاحد مر مٹے لاعلمی مٹی اور عالم کے ہر سو سے اللہ احد اللہ احد کی صدا اٹھی۔

(۱) قصبہ چنار

آمد دوم

مروی ہے کہ سرکار سرکاراں مدار عالم اس ملک کے اردگرد کے ممالک کا دورہ مکمل کر کے طلسمی[1] ملک ساحروں کے ملک آئے اور اس ملک کے اک مصر کے کوہسار کو کلہ کو آرام گاہ کر کے اللہ واحد کی حمد کر رہے اور محو درود وسلام ہوگئے اور کوہ کو کلہ سے ہی اللہ کے دھرم اسلام کا کام عمدہ طور سے آ کر رہے مگر گمراہوں کو حرص و طمع اور حسد کی آگ سلگا گئی اور راکھ کرگئی ہادم اسلام عدو مدار ہوکر مدار سے دور ہو گئے سرکار مدار لوگوں سے معلوم کر رہے کہ لوگ ہم سے دور کس لئے ہو گئے اور اس امر کی مکمل اطلاع کے لئے سرکار مدار کوہ کو کلہ سے صدا دے رہے اے لوگوں ہمارے گرد اکٹھا ہو ہم لوگوں کی اصلاح کے لے آئے لوگو ہم سے مرمم ہو ہم سے دور کس لئے ہوئے اور عدو کس لئے ہو گئے ہم سے سارے معاملہ حل کراؤ ہم اسی لئے ہی آئے لوگ سرکار کے گرد آ آ کر اکٹھا ہو گئے ۔ اے لوگوں اللہ سے ڈرو وہ اک ہی ہے اور ہر اک مدح اسی کو روا ہے وہ دائمی ہے اور مدام رہے گا ماسوا اللہ مٹا ہے اور مٹ کے رہے گا سرکار دوعالم صلی اللہ علی رسولہ وسلم کی اطاع کرو اس لئے کہ اس کی راہ کے راہی سے اداسی اور ہر صدمہ دور رہے گا اور دور سے سلام کرے گا۔

مُردوں[3] سے صدائے اللہ احد

وہ لوگ اکٹھا ہوکر سرکار مدار کے گرد اکٹھا ہوئے اور ہم کلام ہوئے اور کہا کہ سرکار عالی ہم لوگ کس لئے اسلام کے حامی و عامل ہوں اور راہ اسلام کے عامل ہوں اور کس لئے احکام اسلام کے لئے آمادہ ہوں کہ اس سے اوائل ہمارے ہاں مسلموں

(۱) ہندوستان (۲) اجمیر شریف (۳) اس جگہ شبیہ ہے مردہ بوجہ مجبوری تھا ہے ورنہ شہیدوں کو مردہ گمان کرنا بھی حرام ہے نعوذ باللہ من ذالک

کے عساکر آئے اور ہاں کی عوام کے لئے آلام کے کوہسار کھڑے کر گئے اسی طرح
طرح طرح کے آلام سہ رہے اور اکدم کی مرگ سے کمھلا گئے۔ سارا معاملہ سرکار
مدار سے کہا اے مدار اک عرصہ ہوا داعی اسلام کا اک عسکر ہمارے ہاں آ کر رکا وہ
لوگ اسلام کے سارے مکارم اور اس کے عمدہ احکام سے لوگوں کو آگاہ کر رہے لوگ
اس عمل سے گروہ مسلم اور مسلک واحدہ سے ہو رہے ہم لوگ اس عمل سے اور امر مسلم
سے ہراساں اور حرماں ہو گئے کہ اگر مسلموں کا عمل مسلط رہا ساری عوام مسلم ہو گی
ہم لوگ حساد ہو گئے اور مسلموں سے معرکہ آرائی کی اک دوسرے سے ڈٹ کر لڑائی
ہوئی وہ عسکری ہم سے سوا مارے گئے اور ہم کم مارے گئے اور ہم لوگ معرکہ سر کر کے
گھر لوٹ آئے اور مسلموں کو اسی طرح ڈال آئے اس گھڑی سے مسلسل ہر مسا کو
اک صدا آ رہی اور اس ڈروالی صدا سے ہماری ماؤں کے مسلسل حمل گر رہے لوگ
مر رہے مرگ کے حوالہ ہو گئے سائم اور سائمہ مر رہے کم دل کے لوگ مر گئے ہمارا ہر
طرح سے گھاٹا ہوا اس لئے ہمارے مصر سے رواں ہوا اور اس کو وہ کوکلہ سے رواں ہو۔
سرکار مدار لوگوں سے ہم کلام ہوئے کہ اے لوگوں صدا آ رہی ہے اور مدام آئے گی
اور رکے گی کہاں؟ مگر ہاں صدا رکے گی اور وہ اس عہد سے سارے کے سارے
لوگ مسلم ہو گئے اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ دل کے مصمم ارادہ سے کہو گے اور ہادم اسلام
سے حامی اسلام ہو گے وہ لوگ کہہ اٹھے ہاں سرکار ہمارا اٹوٹ ارادہ ہے کہ ہم مسلم
ہوں گے مگر صدا رکے سرکار مدار وہاں سے اٹھے اور ہمدموں کو ہمراہ لے کر کہا کہ
آؤ اٹھو مردوں کے لئے دعائے رحم و کرم کر دو اور دور گور کر دو۔ ہمدم سرکار مدار کے
ہمراہ گئے اور مردوں کے لئے دعائے رحم و کرم کی اور سارے مردوں کو دور گور کر کے
سرکار مدار لوٹ آئے اور اسی مسا سے صدا رک گئی لوگ سحر کو اکٹھا ہو کر اک دوسرے

سے ہم کلام ہوئے کہ صدا آئی ! صدا آئی !! صدا آئی !!! معلوم ہوا کہ صدا رک گئی۔
سرکار مدار کا کرم ہوا کہ ہمارے سر سے آلام کے کہسار ہٹ گئے اور ہم لوگوں کو عمدہ
طرح کی عمر عطا کردی گئی سارے لوگ مسرور ہوئے، مسکرائے، کھل اٹھے۔

دوسری سحر کو سرکار مدار کا حکم ہوا اے لوگوں ! آؤ وعدہ مکمل کرو لوگ اکٹھا ہوئے
اور اکٹھا ہوکر سرکار کے گرد اکٹھا ہوئے سرکار مدار ہم کلام ہوئے اے لوگو وعدہ مکمل کرو
اس کلام سے آدھے لوگ روگرداں ہوگئے ہٹ دھرم ہوئے روٹھ گئے اور وعدہ سے
مکر گئے مگر آدھے لوگ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علی رسلہ الکرام کہہ کر مسلم
ہوگئے اور مسلم ہوکر سرکار مدار کے سلسلہ کے اہم عہد لے کر سرکار کے اہم داعی سلسلہ
ہوگئے اور ملک کے ہر حصہ کو اسلام کے سرمائے سے مالا مال کر رہے سرکار مدار مسلسل
لوگوں کو اسلام کا گوہر عطا کر رہے گھر گھر، گلی گلی، گاؤں گاؤں، مصر مصر، ملک ملک اسلام
کے گل کھلائے مردہ دلوں کو روح عطا کی دردر کے ماروں کو مرہم عطا ہوا سرکار مدار کو ہر
کسوٹی سے کسا، دکھ، درد، لوگوں سے ملے الم اٹھائے اور مسلسل مسکرائے اور مدار کی
مسکراہٹ سے عالم مسکرا اٹھا اور مدار دکھ سے اٹھا کر دعا دے رہے اور کردار رسول امی کو
معمول رکھا اور لوگوں کی اصلاح کو دائمی رکھا اور ملک کے ہر حصہ کو اسلام دے رہے ہر سو
عَلَم اسلام لہرا رہے اکدم سرکار مدار کا دل ہراساں اور اداس ہوا ہمدم اور داعی سلسلہ ہم کلام
ہوئے سرکار عالی کس لئے اداس ہوگئے اور کس لئے رودئے سرکار مدار اس طرح ہم
کلام ہوئے اے ہمدموں ہم اس ملک سے رواں ہوکر سرکار دوعالم صلی اللہ علی محمد و آلہ
وسلم کی درگاہ کرم کی سو رواں ہوں گے اس لئے کہ گھر سے دور والد و والدہ سے دور، درگاہ
رسول سے دکھوں کا مرہم ملے گا اٹھو اور مکہ مکرمہ کی سو رواں ہو۔

احرام سوم

سرکار مدار الگ الگ ممالک کا دورہ مکمل کر کے سوئے مکہ مکرمہ رواں ہو گئے راہ کے سارے ممالک کے ہر ملک اور ہر سرحد سے ہو کر اسلام کی راہ گمراہوں کو دکھا کر گوہر اسلام لٹا لٹا کر مکہ مکرمہ آ کر حرم آ گئے دار اللہ کے گرد گھومے رمل کئے، مسعی گئے سعی کی مردود کو مرمارے سارے احکام دل کی عمدگی سے ادا کئے اور در گاہ رسول اکرم کا وہم کر کے اس طرح کھوئے کہ حواس کھو گئے۔

اک صدائے الہامی اٹھی کہ اے احمد اٹھو احمد دو عالم کے مصر کو رواں ہو اور رو رو کر مدعا حاصل کرو سرکار مدار وہاں سے اٹھے اور دار اسلام کی راہ لی راہ طے ہو رہی ہے اور دل کا احساس کم ہو رہا ہے اور در گاہ رسول آ گئے اور محو درود و سلام ہو گئے سارے سارہ ہٹ گئے اسرار کھل گئے اور حاکم و محکوم رسول اور مدار اک دوسرے کے رو در رو ہو گئے حکم ہوا کہ اے مدار طلسمی ملک کو رواں ہو اس ملک کے لوگوں کو راس المال سے مالا مال کرو اس ملک کے ہر حصہ کو اسلام والا کرو سرکار مدار ہادی دو عالم رسول اکرم صلی اللہ علی محمد و آلہٖ وسلم سے لمعہ حاصل کر کے مولا علی کی لحد کی سو رواں ہو گئے۔ مولا علی کرم اللہ کی لحد عالی اطہر و مطہر کے گرد کھڑے ہو کر گوہر سلام اور گلہائے درود لٹائے مولا علی کے وسائل سے علم اسرار کا کمال حاصل کر کے اور عالم والا کے سردار ہو کر کامل الاکمل ہو گئے اور اک عالم کو ہوائے کوئے علی سے معطر کر ڈالا اور مولا علی کا سارا علم سرکار مدار کے لئے مرہم درد ہوا سرکار مدار اک عرصہ وہاں ٹھہرے رہے اور مولی علی کے لاڈلے ہو گئے۔ اور مولی علی کی لحد آ کر مصرعے کہے'

علی کا ہلال کی طرح رو اللہ کے کلام کا سارہ ہے اور ہمارے لئے علی کا رو کلام الٰہی ہے اگر ہم کو ارم ملے کسی طرح طلوع کہاں ہوں گا مسرور کہاں ہوں گا ہمارے لئے

سرِ قرآن است اے علی ۔۔۔ مصحف رشد مراد ۔۔۔ علی ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ شد مراد کوئے علی

ارم کوئے علی ہے۔ مولا علی کی درگاہ سے علوم اسرار حاصل کر کے اک دوسرے مظہر کو رواں ہو گئے۔

دھوم دھام

اس مصر کی ہر سو سرکار مدار کی آمد آمد کی دھوم دھام ہے لوگ عرصہ سے اس موعد کے مومل رہے اس موعد سعد کی آمد آمد سے لوگ حد سے سوا مسرور ہوئے اور مومل رہے کہ سرکار مدار کی راحلہ ہمارے گھر کے گرد رکے اور سرکار مدار ہمارے گھر کو لمعہ الٰہی سے دمکا دے اور ہماری دعاؤں کو مدعا ملے ہم لوگ دلی مرادوں کے گل حاصل کر کے مکارم حاصل کرے۔ اور ہر اک کے دل سے صدا اٹھی اور وہ دعا گل کھلا گئی اور دلی مرادوں کی سحر ہوئی لوگ سرکار مدار کی آمد کا ولولہ اسمع کر کے دل کی گہرائی سے مسرور ہو گئے۔ سرکار مدار کی آمد ہوئی سارا مصر دمک اٹھا اور آلام کے کوہائے گراں سر ہو گئے ہر محلہ کے لوگ آ آ کر گرد مدار اکٹھا ہو گئے۔

اور سرور حاصل کر رہے لوگوں کو وہ سرور ملا کہ اس سے اول اس طرح کا سرور کہاں ملا ہوگا اس طرح کے سرور سے عرصہ کی حس مٹی اور علم وعمل حلم وعدل کی صدہا سال سے لگی ہوئی گرہ کھلی اور ہر آدمی کا سودہ سرکار مدار کی مدح سے مہک اٹھا اور دل کا دگرگوں عالم عمدہ ہوا سرکار مدار کا ہر گام درد کے ماروں کو آلام سے دور کر رہا آلام سے گھرے ہوئے لوگوں کو آس لگ گئی کہ سرکار مدار کے کلام ودعا سے ہماری احساس محرومی مٹے گی سرکار مدار کی آمد سے اوائل لوگوں کو آس لگی کہ کدھر سے ماہ کامل طلوع ہوگا اور کدھر ٹھہرے گا کس کا گھر کرم الٰہی سے مکرم ہوگا سرکار مدار کی راحلہ، سواری کدھر رکے گی اور کس کا حصہ صعود ہوگا اور اسی سرور کے لوگ مومل رہے مال کار سرکار مدار کی سواری آ گئی لوگ آ آ کر سرکار مدار کے

(۱) بغداد شریف

گرد اکٹھا ہوئے سارے مصر کو دمکا کر سرکار مدار ٹھہر گئے لوگ کارواں در کارواں آ ئے
اور سلسلہ مدار کے داعی ہوئے سرکار مدار سلسلہ وار لوگوں کو عہدے عطا کر رہے اہل اسلام
کا معاملہ کئی سحر اسی طرح رواں رہا۔ لوگ ساری عمر کے دکھوں دردوں کا مداوا حاصل
کر رہے سرکار مدار لوگوں کی مرادوں کے سامع ہو کر مدعا عطا کر رہے لوگ مدعا حاصل
کر رہے ہر سو صدا ہے کہ مدار سائل کے سوال سے سوا عطا کر رہے۔

لاولد کو اولاد عطا کی

ادھر ولی کامل سردار ولا محی الملل والاسلام[1] کے والد گرامی کی لڑکی[2] لاولد ہے اس
لاولد کو اطلاع ملی کہ سرکار مدار کا در عطا کھلا ہوا ہے لوگ مرادوں کو حاصل کر رہے
اور اس حد سے کوئی سائل محروم کہاں لوٹ رہا؟ ہر سائل کو اس کے سوال سے سوا مل
رہا وہ لاولد سرکار مدار کی درگاہ آئی اور کہا سرکار! ہماری گود اولاد سے معمور کر دو سرکار
ہماری گود کو ہرا کر دو ہم آس لگا کر آئے ہماری روداد الم اسمع کر کے ہماری گود کو لعل
و گوہر سے مالا مال کر دو۔ سرکار ہماری گود اولاد کی مسکراہٹ سے !!! کہہ کر رو دی
اور سسکی کا کارواں رواں دواں ہوا سرکار مدار کہہ رہے کہ محی الاسلام سے کہو کہ دعا
کر دے۔ کہا سرکار ہم کئی سال سے مسلسل دعا کر رہے مگر دعا ہے کہ مرحلہ عطا سے
ٹکرا کہاں رہی محی الاسلام کی دعا رد ہو رہی عود ہو رہی لوٹ رہی اور مدعا حاصل ہی
کہاں ہوا محی الاسلام کہہ رہے کہ اولاد ہمارے حصہ کی کہاں ہے اگر مدار دعا کر دے
اولاد ملے گی اس لئے احساس محرومی لے کر لوٹ آئی معلوم ہوا کہ سرکار مدار لوح
و کرسی کو محو کر دے اور حکم الٰہی سے لکھا مٹا دے اس لئے اے مدار ہر دو عالم لاولد
کھڑی ہے اس کی گود اولاد کی کاوئی ہے سرکار مدار لوح کی سو سر اٹھا کر کہہ رہے اے

(۱) حضرت سیدنا غوث الاعظم جیلانی (۲) بی بی نصیبہ جو کے غوث پاک کی بہن تھیں

لاولد نہی ہے کہ اولاد حطفہ سے وراہے مگر ہماری دعا سے اللہ دولڑکے عطا کرے گا
اول لڑکا ہمارا محکوم ہوگا اور دوسرا لڑکا ہمارا کہاں ہوگا دولڑکوں کی مسکراہٹ سے گھر
کھل اٹھے گا وعدہ کرو کے حکم عدولی سے روگرداں ہوگی وہ لاولد کہہ رہی ولا عاصی
لک امرا سرکار واللہ حکم عدولی سے روگرداں ہوکر وعدہ مکمل کر کے مسرور ہوں گی۔
سرکار مدار اس صالحہ کے لئے دعا کررہے اے اللہ اس لاولد کو اولاد صالح عطا
کردے سرکار مدار کی دعا سے وہ صالحہ کو ہر مراد لے کر گھر لوٹ گئی سرکار مدار اک
عرصہ اور وہاں ٹھہر کر ہدی کا کام مکمل کر کے دوسرے ملک کی سورواں ہو گئے۔

سوکھی لکڑی ہری ہوگئی

سرکار مدار اس مصر سے دوسرے ملک[2] آ گئے سرکار مدار کی آمد سے اہل اسلام مسرور
ہو گئے صدہا صدلوگ اہم عہد لے کر داعی سلسلہ ہو گئے سرکار مدار کے ہر گام کی مٹی اس
ملک کے لوگوں کی دوا ہوئی سسکی ہوئی روح کو ہوائے کوئے مدار ملی اور دم آ گئی اور اس
ملک کے لوگوں کی عوامی گمرہی مٹی رہ رو راہ رسول اکرم ہوئے اور گل ولالہ کی مہک
سے سارا ملک معطر ہوا لاعلمی کی ردا ہٹائی دور علمی کی لہر آئی لوگوں کو گروہ در گروہ اکٹھا
کر کے اسلام کا درس دے رہے مسلموں کو سلوک کے مراحل طے کرائے اور عوام سے
کہہ رہے کہ اے لوگوں اللہ سے ڈرو وہی مرگ کا مالک ہے وہی ہوا کا مالک ہے اور وہ
اک ہے والھکم اله واحد لااله الا هو عماد اسلام کھڑا کرو ماہ کامل کے صوم رکھو
اگر مال ہے اللہ کے لئے لٹاؤ دار اللہ کے گرد گھومو اللہ سے لو لگاؤ اسی سے سارے
مسائل کا حل کراؤ اللہ مددگار ہے اس کے احکام کو کرو اللہ سے مدد حاصل کرو وہی ہر
حال وکمال کا مالک ہے اللہ ہی کے کرم کی گھٹا مراد والا کرے گی دل کا طہر اصل

(۱) اولاد قسمت میں نہیں ہے (۲) ایران

الاصول ہے۔اور اللہ کے رسول صلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم کے احکام مکمل طور سے ادا کرو
وہی رسول مداوائے الم ہے اسی سے مدعا کہو اسی کی راہ لو اسی کی دعا لو اسی رسول کی عطا
سے ولی ہوگے۔اے لوگو والد اور والدہ کو سکھ دو آرام سے رکھو دکھوں سے دور رکھو والد
اور والدہ کے لئے عمل مسعود کرو ہر لمحہ سکھ دو والد اور والدہ کے وسائل سے اللہ عطا
کرے گا کلام مدار سے لوگوں کی مرمم ہوئی۔مروی ہے کہ اسی لمحہ اک آدمی کی آمد
ہوئی کہا کہ کس لئے اکٹھا ہو کوئی مہم ہے؟ لوگ کہہ رہے کہ ہمارے لئے سرور ہی سرور
ہے کہ مدار ہم کو اللہ کی راہ دکھا رہا ہے اس لئے ہم لوگ اکٹھا ہو کر اسمع کر رہے وہ کہہ رہا
کہ مدار ولی ہے؟ اگر ولی ہے سو وہ روکھا روکھ ہرا کردے وہ لکڑی ہری کردے وہ سوکھا
ہوا گری کا عماد ہے اس کو ہرا کر کے دکھائے ہم ولی اللہ کہہ کر اسلام والے ہوں گے
سرکار مدار کہہ اٹھے اے گری کے عماد اللہ کے حکم سے معاً ہرے ہو وہ روکھا روکھا اکدم
ہرا ہوا اور گری کے گولے لٹک آئے۔وہ آدمی اس معاملہ اور امر مسلم سے حائر ہوا کہ
صد ہا سال اوائل آگ سے سلگا ہوا عماد اکدم ہرا ہوا اور گری کے گولے لٹک آئے وہ
آدمی کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ کر مسلم ہوا سرکار مدار اس لکڑی کے امر مسلم سے
لوگوں کو آگاہ کر رہے کہ اے لوگو اگر اس سے گری کے گولے کاٹو گے مرگ کے حوالہ
ہوگے سرکار مدار اس سے ہم کلام ہوئے کہ "ولی" اللہ کی عطا اور رسول کے کرم سے
ہوگا ولا کا دارومدار اعمال صالحہ ہے۔

دعائے مدار سے محی الاسلام عمدہ ہوئے

مروی ہے کہ سرکار مدار دوسرے ممالک کا دورہ مکمل کر کے طے کر کے اسلام کے
گلہائے سلم کھلا کر محی الاسلام کے مصر آگئے سرکار مدار کی دوسری آمد سے ہر گلی، ہر محلہ

(۱) ناریل کا ایک پیڑ جو عرصہ سے بجلی کی زد میں آچکا تھا وہ صرف ایک سوکھا ستون بن گیا تھا جس کے بارے میں کوئی یقین نہیں جانتا تھا کہ یہ پیڑ کس کا

کے لوگ اکٹھا ہوکر سرکار مدار سے اسلام کے احکام اسمع کر کے اس کے عامل ہو رہے ہر گلی، ہر محلہ لمحہ مدار سے دمک اٹھا لوگ آ آ کر مرادوں کے لعل و گوہر حاصل کر رہے دعاؤں کا سلسلہ رواں دواں رہا اسی طرح دوسری آمد دکھوں کے مارے ہوئے لوگوں کے لئے مداوائے الم رہی سرکار مدار کی درگاہ کرم سے ہر سائل مراد لے کر لوٹا اور عمر کی کڑواہٹ دور کی۔ ادھر سردار ولا محی الاسلام کا اسم اللہ کے ورد سے اس طرح حال ہوا کہ اگر سوئے سما سر اٹھا طائر سلگ کر راکھ ہوئے اگر گھاس دکھی سوکھ کر لکڑی ہوگئی اگر ما کی سو سر اٹھا کھول کھول گرم ہوا اگر آدمی دکھا اسی لمحہ مرا سرکار محی الاسلام اس حال سے ہراساں ہوگئے اور عوام سے دوری کی سعی کی اور مدام سر لٹکائے رہے مگر سعی کارگر کہاں ہوئی مسلسل گم ہوگئے محو ہوگئے سرکار مدار کو محی الاسلام کے اس حال کی مکمل اطلاع ملی سرکار مدار وہاں گئے اور کہا کہ اے محی اسطرح کا حال کس لئے ہوا ہم کو مطلع کرو وہ کہہ رہے کہ سرکار عالی ہمارا حال اسم اللہ کے ورد سے ہوا ہم کو اولاً معلوم ہی کہاں ہوا دوم ہماری سعی و کاوش سے ہٹ ہی کہاں رہا سرکار مدار کہہ رہے کہ اے محی رسول اکرم ہادی دو عالم کی اولاد سے ہو اور دائمی اس طرح کے حال سے دور رہو۔ سرکار محی الاسلام کہہ رہے سرکار مدار ہمارا دائمی معاملہ اسی طرح کار رہا کہ ہم مدام اس حال سے دور ہو کر طرح دار ہوں لاکھ سعی کی مگر معاملہ ہٹ ہی کہاں رہا ہے سرکار مدار عالم کرم کر دو ہمارا حال دگرگوں ہے سرکار مدار ہم کلام ہوئے اے محی ہماری سو سر اٹھاؤ سرکار محی کا سر اٹھا سرکار مدار روئے عالی سے سارہ ہٹا کر کہہ رہے اے محی سر اٹھا محی کا سر اٹھا کہ حواس کھو گئے محو ہوگئے سرکار مدار کے روئے عالی ہے لمعے رسول اکرم دکھا سارا معاملہ سدھرا سہی ہوا محی کے حواس لوٹے روداد سہی ہوئی اور اس طرح کہ کالعدم سرکار مدار کے کرم سے محی الاسلام

(۱) حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ پر اسم اعظم کے ورد سے جلالت طاری ہوگئی تھی۔

سدھر گئے سرکار مدار کہہ رہے کہ اے مجی ادھر ادھر سر اٹھاؤ مجی محورائی ہو گئے طائر اسی طرح حی رہے گھاس اسی طرح ہری رہی مااسی طرح سر دربامدار کے کرم سے مجی سدھر گئے اوراس طرح مجی کوروح مدار سے مراد حاصل ہوئی اور سرکار مدار سے روحی دوا حاصل کر کے اس طرح مجی مداری ہوئے اور دائمی عطائے مدار کے مدح گو رہے اور کہہ اٹھے کہ مدار ہی سردار ولا ہے۔

مردہ کو روح عطا کی

ادھر دس سال اوائل سرکار مدار کی دعا کا کمال ہوا کہ وہی لاولد اولاد والی ہوئی اور سرکار مدار کی دولڑکوں والی دعا مکمل ہوئی اس صالحہ کے ہاں دولڑکے ہوئے وہ حد سے سوا مسرور ہوگئی ساری عمر کی مراد اک سرکار مدار کی دعا سے کامل ہوئی اور ہر دکھ کی راہ مسدود ہوگئی اوراس طرح مسرور گوکہ سارے عالم کے لعل وگوہر مل گئے ہوں اور مل ہی گئے اس لئے کہ لاولد کو اولاد مل گئی گوکہ کل عالم کا راس المال ملا ہو اس صالحہ کو وعدہ کی اطلاع دی گئی کہ سرکار مدار سے معاہدہ طے کر کے مکر گئی وعدہ مکمل کرو کہ اول لڑکا دو اس صالحہ کا ارادہ ہوا کہ وعدہ کو کامل کروں اور اول لڑکا سرکار مدار کو دے آؤں دوسرا ہمارا رہے گا اس لئے وہ صالحہ اس لڑکے کا رودھلا کر سردھلا کر عمدہ حلہ اڑھا کر کھل لگا کر سرکار مدار کی سوروال ہوگئی مگر راہ سے ہی حوصلہ ٹوٹا ارادہ مٹی آلود ہوا گھر سے سڑک کی سوآئی کہ لوگ اردگرد اکٹھا ہو گئے محلّہ کے لوگ آگئے اور کہا کہ کہاں؟ اور کدھر کا ارادہ ہے؟" صالحہ کہہ رہی کہ مدار آگئے اور وعدہ مکمل ہوگا اس لئے کہ ہمارے ہاں مولود مسعود لڑکے مدار کی دعا کا صلہ ہوئے اور سرکار مدار نے وعدہ ہوا کہ اول لڑکا دوں گی اور وعدہ مکمل کر کے اللہ کے ہاں کامراں ہی رہوں گی۔ لوگ کہہ رہے کہ اے صالحہ رکو، ٹھہرو، ہمارا

سوال ہے کہ مدار کس مصر کے؟ کہاں گھر؟ کدھر رواں ہوں؟ دس دو دو سال اوائل آ کر آئے، کس کے لڑکے؟ کس کے والد؟ سحر کو ادھر؟ مسا کو ادھر؟ کل اس گاؤں کے ہوئے کل اس گاؤں کے ہوں گے اس مصر سے آئے اس مصر کو گئے ساری عمر گلی گلی، گاؤں گاؤں، محلّہ محلّہ طے ہو رہی اور عمر کا طول حصہ اسی طرح کوہسار و صحرا گلی گلی گھومے اور سمادھی لگائی اور آگے اللہ ہی کو معلوم کہ کہاں کہاں رکے اور کہاں لحد ہو اس لئے اے صالحہ کہاں کہاں لڑکے کو دھکے کھلائے گی عرصہ کی مکمل مراد کو اکدم کھودے گی عرصہ کی دعاؤں کا صلہ ملا ہے کس طرح صدمہ اٹھائے گی ارادہ رد کر دے اور مدار سے کہہ دے کہ اول لڑکا کوٹھے سے گر کر مرگ کے حوالہ ہوا دوسرا ہے وہ ہمارا ہے۔ اس طرح لڑکا دور کہاں ہوگا۔ حاصل کلام وہ صالحہ گمراہ ہوگئی اور ارادہ رد کر کے کسی کے کرم و احساں کو مکر گئی اور اللہ کے رحم و کرم سے دور ہو کر عاصی ہوگئی اور اسی عمل کا صدمہ ملا اس طرح مکر گئی کہ کوئی معاملہ ہوا ہی کہاں ہوا اور سرکار مدار کی درگاہ کرم کی سو رواں ہوگئی سرکار کی درگاہ آ کر اکائی کی اور کہا کہ سرکار کی دعا سے مرادوں کے گل کھلے دو لڑکے مولود ہوئے اور آٹھ دس سال ہوئے اول لڑکا کوٹھے سے گر کر مرگ کے حوالہ ہوا دوسرا ہے سو وہ ہمارا ہے سرکار مدار کہہ اٹھے کہ اول لڑکا گر کر مرگ کے حوالہ ہوا لوگ دوڑے دوڑے آئے اور کہا کہ اے صالحہ اول لڑکے کا کوٹھے سے گر کر وصال ہوا وہ دوڑی گئی اور ولد کو گود سے لگا کر دل کھول کر روئی اور کہا کہ ہاں ہم سے مکر ہوا ہم مدار سے مکر کر گئے ہم کو صلہ ملا ادھر مدار اک داعی سلسلہ سے کہہ رہے اس کے گھر کو رواں ہو اور کہو کہ مدار کہہ رہا اگر مردے سے کوئی واسطہ ہے لے لو اور اگر کوئی واسطہ رہا ہی کہاں ہوا اسی طرح لوٹا دو وہ کہہ رہی کہ ہاں ہم سے مکر ہوا ہے سہو ہوا مردہ اٹھا لو۔ سرکار مدار کے داعی سلسلہ مردہ لے آئے اور گام سے لگا کر رکھ گئے سرکار مدار موئے سر کو ہلا کر کہہ اٹھے کہ اے مردہ اللہ کے حکم

سے اٹھ کھڑے ہو حاکم کھڑا اور محکوم محو آرام اٹھ اللہ کے حکم سے اس مردہ کو روح عطا ہوئی اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ کر کھڑا ہوا سارے لوگ کہہ اٹھے دم مدار وہ صالح آئی اور کہا کہ سرکار مدار اس لڑکے کے علاوہ دوسرا لڑکا لے لو اور اک اک سے اہم عہد لے کر داعی سلسلہ کر لو ہم کو اور ہمارے سارے گھر والوں سے اہم عہد لے کر سلسلہ مدار یہ داعی کر لو سرکار مدار کے ساگر رحم و کرم سے لہرا اٹھی اور اک اک کو اماں دے گئی اول کا نام محمد رکھا دوسرے کا احمد رکھا اور صالحہ کے والد کے لڑکوں کو داعی سلسلہ کر کے ہمراہ لے کر دوسرے ملک[۲] کی سو رواں ہو گئے۔

مکہ مکرمہ آ گئے

اور وہاں کھلم کھلا اسلام کے احکام سکھا کر مکہ مکرمہ کی سو آئے مکہ مکرمہ آ کر حرم آ گئے اور دار اللہ کے گرد گھومے اور حرم و دار اللہ کے سارے احکام ادا کئے سعی کی مردود کے مر مر مارے حرم کی مٹی سے صدر کو معطر کر کے دار اللہ سے کوئے رسول کا ارادہ کر کے اٹھ گئے اور کارواں کے ہمراہ معمورہ رسول آ گئے درگاہ رسول اکرم کی مٹھاس حاصل کی اور لمحہ رسول اکرم صلی اللہ علی رسولہ و آلہ وسلم حاصل کر کے مکرم ہوئے اک سحر کو گوہر مراد ملا اور رسول اکرم کا لمعہ دکھا دل و روح دمک اٹھی حکم ہوا اے مدار طلسم ملک کو رواں ہو سرکار مدار حکم رسول کے آگے سر نگا کر ساحروں کے ملک کو رواں ہو گئے۔

مولا علی کی درگاہ سے وراء الوراء کا عہدہ ملا

در رسول سے سرکار مولا علی کی درگاہ کی سو رواں ہو گئے اہل اسلام کو مراحل سلوک طے کرارہے اور اہل مردود کو اسلام والا کر کے مولا علی کی درگاہ آ گئے مولی علی کی لحد

(۱) محمد علاء الدین ... [illegible] ... (۲) سید احمد ... [illegible] ... (۳) خراسان ... [illegible] ... سید رکن الدین حسن عرب - سید شمس الدین حسن عرب

سے مس ہوکر دل اور روح کو معطر کر کے اسرار علوم علی حاصل کئے اور مولا علی کی لحد عالی کے گرد محمد کو راہ سلوک طے کرا رہے اور دم روک کر (سمادھ) اللہ کی حمد کا درس دے رہے اور اس کی (کپلسرس) کے لئے وہاں روک کر اور سارے ہمدموں کو ہمراہ لے کر ساحروں کے ملک کی سو رواں ہو گئے۔ راہ کی رکاوٹوں کا صدمہ اٹھا کر مسدود راہوں کو کھول کر ملک آ گئے اور عوام کو گروہ در گروہ اکٹھا کر کے درس الٰہی دے رہے لوگوں کو اللہ کی رسی، کلمہ، احکام اسلام، اعمال صالحہ، صلہ رحمی، والد و والدہ سے عمدہ سلوک، رحم و کرم، گھر والوں کی مدد، گمراہوں کو اسلام والا کر رہے لوگ آ آ کر اسوہ رسول اکرم کے عامل ہو رہے عمل کر رہے۔ سرکار مدار گاؤں گاؤں، مصر مصر کے لوگوں کو احکام اسلام سکھا رہے اور مصر رسول لحد رسول سے اک لمحہ دوری کہاں رکھی ہر ہر آہ لحد رسول کے لئے اٹھی اس لئے اس ملک کی ہوا راس ہی کہاں آئی اک مسا کو لوگ محو آرام ہوئے سارے ہمدم و داعی سلسلہ سو گئے سرکار مدار کو دار اللہ و دار الاسلام کی دوری کا احساس ہوا اور رود ئے سحر کو مکمل ارادہ کر کے رواں ہو گئے راہوں کے سارے مراحل عمدطور سے طے ہوئے اور اہل اسلام سرکار مدار کی کھلم کھلا ادعٰی سے ولی اور ولی گر ہوئے کوئی عالم ہوا کوئی اللہ کے ارسال کردہ سارے علوم و مسائل کا مدرس ہوا سرکار مدار کی روح مطہرہ سے ہر ولی حصول سلوک کر رہا۔

اک مرد کامل کی مراد کا مدعا مدار

سرکار مدار وہاں سے اک مصرآئے سرکار کی آمد کی اطلاع سے مطلع ہو کر سرکار مدار کے گرد اک ولی کامل آئے اور سرکار مدار کی روح ولا سے لمعے حاصل کئے اور کہہ رہے کہ اے سرکار مدار عالموں کے مدار ہم کو حکم رسول ہوا کے طلسمی ملک کو رواں ہو

(۱) حضرت خواجہ سید معین الدین غریب نوازؒ (۲) کرمان)

وہاں کے احوال سے ہم کو مطلع کرو ڈر ہے وہاں کے لوگ اعدائے اسلام و مسلم ہو کر ہماری روح طائر کر کے ہم کو ملک عدم کا راہی کر کے اسلام کے سارے امور کو مٹا کر مسرور ہوں گے اور اسلام کا کارر کے گا اس لئے ہم کو اس ملک کے کل احوال سے مطلع کردو سرکار مدار کہہ رہے کہ اے ہم کرم'' ہم رحم'' ہم دم'' وہاں سادھوؤں، ساحروں، اوگھڑوں، گمراہوں، رمال کی ہماہمی ہے ساحروں کا ملک ہے ساحری اساس سے ٹکراؤ ہوگا ساحروں کی ہماہمی اور گمراہوں کا ولولہ ہے اس لئے دائمی عمل رسول کو ہی روا رکھو اور ہر الم کو اٹھا کر کوہسار کی طرح ڈٹ کر رہو گے اماں ملے گی ہر الم سے دور رہو گے اللہ مددگار عالم ہے وہی مدد کرے گا۔ سرکار مدار اس ولی کامل کو صدر سے لگا کر دعا دے کر علم اسرار سکھا کر سوئے مکہ مکرمہ رواں ہو گئے اور راہ کی ساری رکاوٹوں کو مسدود کر کے مکہ مکرمہ آ گئے۔

آمد مکہ مکرمہ

ادھر وہ ولی کامل طلسمی ملک کی سو رواں ہو گئے سرکار مدار حرم آ کر دار اللہ کے گرد گھومے اور مکمل احکام ادا کر کے مصر رسول آ گئے محو درود و سلام ہو گئے حکم ہوا کہ اے مدار طلسمی ملک کی سو رواں ہو سرکار مدار حکم رسول کے آگے مسلم ہو گئے اور ارادہ کر کے مولی علی کی درگاہ کی راہ لی اور اردگرد کے امصار والوں کو گاؤں والوں کو ہادی و مہدی کر کے آگے آگے رواں رہے۔ راہ طے کر کے سرکار مولا علی کی درگاہ آ گئے لحد عالی سے صدر لگا کر صدر کو مصدر لمعہ علی کر کے عطائے مصدر ولا حاصل کر کے وہاں اک عرصہ رہ کر محو درود و سلام رہے اور لحد علی سے روح کو عمدہ کرر ہے اور محمد کو لے کر طلسمی ملک کو رواں ہو گئے راہ کے سارے آلام کو اٹھا کر ملک آ گئے۔ ولی کامل سے

(۱) حضرت جمال الدین جانمن جنتی۔

کئے ہوئے وعدے کے اکمال کے لئے مصر آ گئے اور مصر کے کوہ کو کلہ کو سمادھ کر کے
ٹھہر گئے ادھر ولی کامل کو مدار کی آمد کی اطلاع ہوئی اور وہ وہاں گئے اور سرکار مدار
سے مل کر اک مسرور ہوئے سرکار مدار سے علم علی حاصل کر رہے اور اسرار علی کے
سارے دھاگے ٹوٹ گئے اور دو ولی اک دوسرے سے مل کر مسرور ہوئے سحر
ومسا سر لٹکائے عدم کلام کے رہے اور کوئی اک دوسرے سے ہمکلام ہی کہاں ہوا دل
ہی دل اک دوسرے سے روداد کہہ لی سحر اسی طرح سر لٹکائے رہے اور کلام مکمل
کر کے وہ ولی کامل وہاں سے لوٹ گئے اور سرکار مدار وہاں ٹھہرے رہے لوگ آ آ کر
مدار سے عمدہ کلام کے سامع ہو کر اسلام کی عمدگی کو صدر سے لگا رہے سرکار مدار کے
ہر مرد سے ہر ولی سے الگ حال وکمال دیکھے لوگ لامعدود ہو کر آ آ کر عمر کے ہر
حصہ کو اللہ ورسول کے واسطہ کر کے اک اہم عہد کی گرہ لگا کر اللہ والے ہوئے
اور ماحصل عمر کو اللہ کے لئے کر کے الا راسی ہوئے۔

سرکار مدار کے داعی سلسلہ لوہا کھا گئے

سرکار مدار اسی کوکلہ کو ہسار سے ہدی کا کام کر رہے حساد حرص وحسد کی آگ سے
سلگ رہے اور اک سادھو اور رمال سادھو حاسد وحارص سرکار مدار سے آ کر ملا سرکار
مدار کا ولولہ ولا دکھا محسوس کر رہا کہ مدار وہ مرد کہاں کہ ہر آدمی اس سے ملے ارے
مدار کا روئے عالی لمعوں کا گڑھ ہے الغا وہ روادار ہو کر ٹھہرا اور سرکار مدار سے کہا عرصہ
طول ہوا کہ اطلاع ملی کہ اس مصر کے ہر اہل مصر کو اسلام والا کر رہے لوگ گروہ
در گروہ اسلام کے موئل ہو رہے اور اسلام والے ہوئے اور ہم مدار سے اس لئے ملے
کہ ہمارے حمص کھالو اگر ولی ہو سارے حمص کھالو سرکار مدار کو علم اسرار سے معلوم ہوا

(۱) اجمیر شریف (۲) ادھر ادھر ٹھوکر (۳) لوہے کے چنے۔

کہ سادھو مکار ہے اور لوہے کا ہر حمص ساحری ہے سرکار مدار کہہ رہے ہے کہ ہمارا دائی
صوم ہے ہم حمص کس طرح سے کھا کر طرح دار ہوں مگر ہاں ہم کو سارے حمص دے
دو سرکار مدار وہ ساحری حمص لے کر دائی سلسلہ سے کہہ رہے ہے کہ کھالو سارے دائی
سلسلہ اک اک لے کر کھا گئے سرکار مدار اک حمص کو ہسار کے رودُمر کے وسط گاڑ کر
کہہ اٹھے اللہ کے اسم سے اگو اور طلوع ہو معاً کلا اگا اور اک دم وہ روکھا روکھ ہو کر
طلوع ہوا سادھو سارا معاملہ گھور کر حواس کھو کر گرا اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ
کر اہل اسلام سے ہوا اور اہم عہد لے کر سلسلہ کا دائی ہوا اور حامی اسلام ہوا۔ اور
اک عرصہ طول لوگ اس روکھا روکھ کے حمص کھا کھا کر مسرور رہے اور وہاں کے لوگ
اس حمص کے سوداگر ہو گئے اور وہ حمص کا دودھ سوکھ کر مٹا سرکار مدار اس مصر کی عوام کو
مسلم کر کے ہر سو اسلام کی لالہ کاری کر رہے دوسرے مصر کو رواں ہو گئے

آٹھ کم ساٹھ ڈاکو مسلم ہوئے

سرکار مدار اک مصر کو آئے اور اس مصر کے کوہسار کی اعلائی سطح کو آرامگاہ کر کے
وہاں سادھ لگا کے اللہ واحد کے حکم کو ارسال کر رہے لوگوں کو اکٹھا کر کے کہا کہ اے
لوگوں اللہ اک ہے اسی کی راہ کے راہی رہو وہی اطہر ہے اور آلا را اسی ہے وہی ہوا
اور مٹی کا مالک ہے وہی آگ کا وہی سما کا وہی کل عالم کا مالک ہے اسی کے آگے
گڑگڑاؤ اور دعا کا مدعا اسی سے حاصل کرو اللہ و رسول کے احکام کو مکمل طور سے ادا
کرو وہ داور ہے اس کا رسول سرور ہے سرکار مدار کے اس کلام سے لوگ روگرداں
ہو گئے سرکار مدار اللہ سے لو لگا کر محو دعا ہو گئے۔ اسی طرح سحر و مسا اللہ واحد کے
احکام کو عام کر رہے لوگوں کے لئے دعا گو ہوئے کہ اے اللہ ہر آدمی کو راہ ہدی کا

(۱) سرکار مدار نے ایک [illegible] (۳) [illegible]

راہی کر سارے عالم کی عوام کو مسلم کر دے اور لوگوں کے دل رسول کی اطاع کے لئے کھول دے۔ سرکار کی دعا درگاہ الہی سے ٹکرائی لوگ آئے اور کہا ہم کو رحم و کرم کی آس ہے گدا گر ہوں ٹکڑا عطا ہو سرکار مدار ہمارے حال دگرگوں کو رحم و کرم سے دھو کر ہم کو اہل اسلام سے کرلو ہم لوگ مسلم ہوں گے سرکار مدار گمراہ لوگوں کے دلوں کے حال سے مطلع ہو کر رحم و کرم کے گل عطا کر کے اہل لمعہ کر کے اور سارے کے سارے لوگوں کو مسلم کر کے دوسرے مصر کے راہی ہو گئے اور راہ کے سارے گراؤ اٹھاؤ مدار کے لئے ہموار ہو گئے الم اٹھے لادم ہو کر بڑے لوگ مدار کے در رحم و کرم کے عکس سے لمعہ حاصل کر رہے اور اہل اسلام کے کارواں کے ہمراہ مراحل سلوک طے کر کے عمر کا مطمح حاصل کر رہے۔ سرکار مدار کو وارا ولی سے اسلام کی کارکردگی کر رہے۔ اک مسا کو سرکار مدار اور سرکار مدار کے سارے ہمدموں کی لوٹ مار کے ارادہ سے آٹھ کم ساٹھ ڈاکو وارا ولی آ گئے ڈاکوؤں کا گروہ سرکار مدار کی سو ہوا۔ اکدم سارے ڈاکو اگمی ہو گئے، روئے گڑگڑائے گڑ ڑا کر کہا کہ سرکار ہم عاصی ہوئے مگر سرکار سے کرم کی آس لگا کر دعا گو ہوں کہ سرکار ہماری سو کرم کر دو سرکار کا کرم ہو ہمارے دو عالم ٹھاٹ کے ہوں۔ سرکار مدار سارے ڈاکوؤں کے احوال سے مطلع ہوئے اور دعا گو ہوئے الہٰہ العالم سارے ڈاکوؤں کو روائے کرم کی سرد ہوا عطا کر دے سرکار مدار کا کرم اللہ کی عطا سارے ڈاکو اصلی حال کی سو آئے کمی ہوئے اور اکدم کمی ہوئے سرکار مدار کی دعا سے حائز ہو کر کلمہ گو ہوئے اور مداری سلسلہ والے ہوئے اور ساری عمر سرکار مدار کے ہمراہ رہ کر راہ سلوک کے مراحل طے کئے۔ سرکار مدار کی درگاہ کرم سے الگ الگ اسما ملے سارے کے سارے لوگ الگ اسم سے موسوم ہوئے۔ اور اک: سعد ہوئے سرکار مدار کی درگاہ سے المسمّٰی "اسلام[2]" رکھا اسلام اہل ولا سے

---

(۱) [illegible] کے اسم سے مشہور ہوئے (۲) [illegible]

ہوئے۔ سدھ کا ترس دھوم دھام سے اسی مصر کے لوگ کرر ہے کوئی محرر اس کو کوہ کو کلہ کوئی کوہ اراولی لکھ رہا ہے۔ واللہ اعلم۔

محمد لاہوری کا احرام اور گرد مدار رمل کیے

راہ کے ہر آلام سے ٹکرا کر دکھوں کو سہہ کر اماں کے گوہر لٹا کر روداد الم ہٹا کر ہر دکھ کو صدر سے لگا کر اللہ احد کا اسلام عام کر کے اس مصر سے دوسرے مصر آ گئے مصر آ کر اہل مصر سے ہم کلام ہوئے لوگوں اک سحر آئے گی عالم مٹے گا کوہسار روئی کے دھاگوں کی طرح اڑ کر مٹے گا مہر کامل الٹا طلوع ہوگا صرصر آئے گا اور مر مر اڑے گا کوئی ہم دم ہوگا کہاں؟ کوئی حامی ہوگا کہاں اس لئے لوگوں کوئی دم کا دمامہ ہے اللہ کی رسی کو حاصل کرو اسی کے اسلام کے سارے احکام کے عامل ہو اسی سے گڑ گڑاؤ ساحروں، سادھوؤں سے دور رہو سرکار مدار رحم و کرم کا ساگر ہو کر عوام سے الم دور کرر ہے اس عالم کی عوام کی اصلاح کا کام کرر ہے لوگ گروہ در گروہ آئے اور اسلام کے گوہروں سے مالا مال ہو گئے اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ کر اہل اسلام ہوئے لوگ کھلے داماں لائے اور ڈھک ڈھک کر لے گئے۔ ادھر محمد لاہوری گھر سے مکہ مکرمہ کے لئے کارواں کے ہمراہ سوئے مکہ مکرمہ رواں ہو گئے اور سرکار مدار کی آمد کی اطلاع ملی اور اس مصر کے گرد آ گئے معلوم ہوا کہ سرکار مدار ہاں ٹھہرے ہوئے ہر سو مدار عالم کی ولا کا ولولہ اٹھ رہا ہے ہر سو مدار عالم کی ولا کی دھوم دھام ہے معلوم ہو رہی ہے سرکار مدار کی ہر سو دعا کو حصول مل رہا ہے اور لوگوں کو مدعا مل رہا ہے اور ہر آلودگی سے لوگ دور ہو رہے محمدی لاہوری کو معلوم ہوا کہ سرکار مدار عالم ولا کا حاکم ہے اور کوہسار ولا ہے ہر سائل اس کے در سے مراد لے کر لوٹ رہا ہے اور مدار کا

(۱) اسلام ہی (۲) میواے

عہدہ ہر عہدہ ولا سے اعلیٰ ہے مدار کے گرد ہر عالم محو ہے گھوم رہا ہے ہر حاکم سر نکائے کھڑا ہے اور کاسہ گدائی لے کر مدار کی عطا کا سائل ہے۔ محمد لاہوری کی آمد ہوئی سلام کر کے آگے آگئے اور سارا حال دل کہہ ڈالا کہا سرکار گھر سے مکہ مکرمہ کا ارادہ کر کے سوئے مکہ مکرمہ رواں ہوا ہوں ہر سو سرکار مدار کی دھوم دھام ملی اس لئے ہمارا ارادہ ہوا کہ سرکار سے مل کر مکارم حاصل کروں اور اہم عہد لے کر سلسلہ مدار کا داعی ہو کر ارادہ کے لئے رواں ہوں اہل کارواں سوئے مکہ رواں ہوئے اور ہم ادھر آگئے اور آئے ہی اس لئے کہ اس در کی دھول ملے اور اس دھول سے آلام عمر دور ہوں اور سلوک کی راہ طے ہو۔ سرکار کے سلسلہ کا مؤمّل ہوں سرکار مدار محمد لاہوری کے دل کے مصمم ارادہ سے مطلع ہو گئے اس لئے سرکار مدار کہہ اٹھے کہ اے محمد لاہوری رسول اکرم صلی اللہ علی رسولہ وآلہ وسلم کے لائحہ عمل کے عامل ہو کر اس راہ کے ہر عمل کو صدر سے لگا کر عالم کی ہر سو سے دل ہٹاؤ اور داعی سلسلہ ہو کر سلوک کی راہ طے کرو اور ہر داعی سلسلہ کے ہمراہ رہ کر مکارم حاصل کرو محمد لاہوری سلسلہ مدار کا اہم عہدہ حاصل کر کے داعی سلسلہ ہو کر سلوک کے سارے مراحل طے کر رہے ہیں اسی طرح سحر و مسا کا عمل رہا اور دس ماہ کے آدھے ماہ ہوئے دل کو احساس ہوا کہ ہم ارادہ کے لئے رواں ہوئے اور آ کر کہاں رک گئے کارواں دور ہوا اور احرام کے ماہ حرام کی آمد ہو گئی وہم کر کے رو دئے روح مردہ ہو گئی سارے حوصلے ٹوٹ گئے گھر سے مکہ مکرمہ کے لئے آئے دردا! دردا! ہائے لوگ دار اللہ کے گرد گھوم رہے ہوں گے اور ہم کہاں رہ گئے کہاں سے کہاں آگئے ہائے مٹ گئے کدھر کے لئے رواں ہوئے کدھر آگئے اس احساس سے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے سر لٹکائے رو رہے ہیں سرکار مدار کو محمد لاہوری کے احوال دل کی اطلاع ہو گئی۔ سارے احوال کا الہام ہوا کہ محمد لاہوری

گھر واسطے احرام کے رواں ہوئے اور ہاں آ کر سارے سحر ومسا کے لئے رک گئے
موعد لٹا سرکار مدار کہہ اٹھے کہ اے محمد لاہوری دل کو احساس محرومی سے روکو دمع ہٹاؤ
دل کو محسوس کراؤ کہ دار اللہ کے گرد گھوم رہا ہے اور ہمارے گرد گھوم گھوم کر رمل کرو
اور روح کے سلسلہ کا واسطہ اللہ سے رکھو آل کار محمد لاہوری سرکار مدار کے حکم کو روئے کار
سے لائے اور دل کا اکدم سہی واسطہ اللہ سے رکھا اور دار اللہ کا وہم کر کے دار اللہ آ گئے
دار اللہ کے گرد گھومے رمل کئے سعی کی مردود کو مر مر مارے اک کوہسار سے دوسرے
کہسار کی سودوڑ کی اور مصر رسول آئے درگاہ رسول صلی اللہ علی رسولہ وآلہ وسلم آ کر
درود وسلام کہ گل لٹائے سرکار مدار کہہ اٹھے اے محمد لاہوری سر اٹھا کر سارے احوال
کہہ محمد لاہوری کہہ اٹھے ہاں سرکار ہمارا عمرہ احرام وارادہ دار اللہ کے گرد کے رمل ادا
ہو گے ہم مسرور ہو گئے اور وسوسہ دور ہوا سرکار مدار کہہ رہے کہ محمد لاہوری ہمارے
ہمراہ رہا کرو اور عالم کے لگاؤ کو دور کر دو اور سلوک کی راہ طے کر لو اللہ ولا عطا کر دے
گا اسی طرح محمد لاہوری کے سحر ومسا سرکار مدار کے ہمراہ مکمل ہو رہے مگر مردود کا
وسوسہ ہوا اے محمد عمرہ، احرام، سعی ارادہ کس طرح ہوگئی ارے ہم اس مصر سے اس
مصر کو گئے ہی کہاں اس طرح عمرہ، احرام، ارادہ کس طرح سے ادا ہو گئے اگر اسی
طرح کسی ولی کے گرد گھوم کر ارادہ مکمل ہو ہر کس ادا کرے اور مکہ مکرمہ کو کس لئے
رواں ہوں، ارے اس طرح کا عمرہ، احرام ارادہ ادراک سے ماورئی ہے اور اسلام
کے احکام کی رو سے ادھورے کا ادھورا رہا ہائے دردا ہم مٹ گئے ساری حد ٹوٹ گئی
عمرہ احرام ادا ہوا ہی کہاں اٹھو اور اگلی سال کے لئے مکہ مکرمہ رواں ہو مکمل ارادہ کر لو
کہ ہم مکہ مکرمہ رواں ہوں گے محمد لاہوری اک سحر گاہی کو مکمل ارادہ کر کے
دری، گدا ردا، لوٹا مصلی لے کر اٹھے اور رواں ہو ہی رہے کہ سرکار مدار کی صدا اٹھی کہ

اے محمد لاہوری کہاں؟ اور کدھر کا ارادہ ہے۔

محمد لاہوری کہہ رہے ہے کہ سرکار ہم عالم کے عہدہ دار اسلام کی رو سے کہہ رہا ہوں کہ اس طرح کے رمل، سعی ارادے عمرے ادا ہوئے ہی کہاں ہم سرکار مدار کے گرد گھومے دار اللہ کے گرد کہاں گھومے ہم مکہ مکرمہ کہاں گئے، ہمارا ارادہ کہاں ہوا ہمارا احرام ادھورا رہا ہم کو درس محمدی ملا کہ مکہ مکرمہ آکر اللہ کے گھر کے گرد گھومو اور ہم مکہ مکرمہ کہاں گئے اس طرح سے ہماری سعی، رمل عمرہ احرام کہاں ہوا سرکار مدار کہہ رہے کہ اے محمد لاہوری ادھر اور ہماری سو سر اٹھاؤ اللہ سے دل لگاؤ آؤ محمدی عطر سے معطر ہو اور ہمارے ہی آگے کھڑے رہو محمد لاہوری تھم مدار کے آگے گر گئے اور مکہ مکرمہ آگئے۔ سرکار مدار کہہ رہے کہ اے محمد لاہوری موسم احرام دور ہے اس لئے وہاں ہی رکے رہو محمد لاہوری معا مکہ مکرمہ آگئے اور حال ہے کہ سرکار کے آگے کھڑے رہے اور دو کم آٹھ ماہ مکہ مکرمہ رکے رہے۔ موسم احرام کی آمد ہوئی دار اللہ کے گرد گھوم گھوم کر رمل کئے، سعی کی، ہدی کے احکام ادا کئے، مصر رسول گئے درگاہ محمدی سے گل مراد حاصل کئے لحد اطہر سے مس ہوئے دل وروح معطر ہوا سارے احکام ادا کئے اور کھڑے سرکار مدار کے آگے رہے سرکار مدار کہہ رہے سر اٹھاؤ محمد لاہوری سر اٹھا کر کہہ رہے سرکار والا ہمارا سارا وہم دور ہوا اور سارے وسوسہ دور ہو گئے اور دل کو آرام ملا اور ساری عمر سرکار مدار کے ہمراہ رہے اور دائی سلسلہ ہوئے۔

سرکار مدار مالوہ گئے

اس مصر سے سرکار مدار مالوہ گئے لوگوں کو اکٹھا کر کے دار اسلام کی سود مدغو کر کے کہا اے لوگو! اسلام عمدہ دھرم ہے اس دھرم کے علاوہ اور کہاں دوسرا دھرم ہے اسلام کا ہر حکم محکم ہے

اہل نیپال سے اللہ رسول کی اطاعت حاصل ہوگئی۔ سرکار مدار سادگی سے اسلام کا علم لہرا رہے ہیں لوگ آ آ کر اہل اسلام سے ہوئے سرکار مدار لوگوں کو حضور روح سرور دل دے کر آگے رواں ہو گئے۔ سرکار مدار ملک ملک، مصر مصر، گاؤں گاؤں، محلہ محلہ، گلی گلی، سرحد سرحد، الگ الگ حصوں کو اسلام کے راس المال سے مالا مال کر کے اہل ملک کو اللہ واحد کی راہ دکھائی اور لائحہ رسول اکرم کی راہ دکھائی اور لوگ گروہ در گروہ آ کر اسلام والے ہوئے اسلام کے حامی ہوئے سارے ملک کو اسلام دھرم کی ملک عطا ہوئی اور وہ سرکار مدار کے درس کے حصے سے عطا ہوئی اسی طرح سرکار مدار لوگوں کو علم عطا کر کے دوسرے مصر رواں ہو گئے۔

سرکار مدار وہاں سے دوسرے مصر آئے

سرکار مدار مصر آئے لوگوں کو معلوم ہوا کہ سرکار مدار ہمارے مصر آ گئے لوگ کارواں در کارواں آ گئے اردگرد اکٹھا ہوئے اور روداد الم کہی دعاؤں کو مدعا ل رہا کوئی اولاد کا سوالی ہوا ہے اولاد ملی گداگر ملے روسا ہوئے محکوم، حاکم ہوئے گمراہ اہل اسلام سے ہوئے لاولد آ ہے اولاد والے ہوئے اہل مصر کی ساری دعاؤں کو مراد عطا ہو رہی لوگ آ آ کر مسلسل مراد حاصل کر رہے کسی کو ہادی کا عہدہ ملا کسی کو ملک ملا ہر سو اسلام کے گل کھلے اللہ الصمد کی صدا کا ولولہ اٹھا ہر سو احکام اسلام ادا ہو رہے مٹی دھرم کے الہ مٹی آلود ہو گئے گمرہی لاعلمی مٹ کر رہی سارے احکام اسلام کی کارکردگی کر کے دوسرے مصر کی سو رواں ہو گئے۔

سرکار مدار دوسرے مصر کی سو

وہاں سے سرکار مدار دوسرے مصر کو آئے راہ کے سارے آلام کو طرح داری سے

(۱) ۲۷ پلی (۲) کام کم ہر

صدر سے لگا کر مصر آئے اہل مصر کو سرکار مدار کی آمد کی اطلاع ملی لوگ اکٹھا ہو کر سرکار کے گرد آئے اور ہادی ہو گئے سرکار مدار گمراہوں کو ہادی عاصی کو حامی کر رہے ماحول عصری رہا کہ سرکار مدار ہر مصر و گاؤں والوں کو اہل اسلام سے کر رہے اور حرص و طمع مٹی اور مسلط ادوار و معبود کے مراسم دور ہوئے اولاد آدم کی مسکراہٹ کی گرہ کھلی آلام دور ہوئے دکھوں کے سائے ہٹے۔ رحم و کرم کی ہوا آگئی ہر سو رحم و کرم کھلے عام لٹ رہا۔ دم مدار کی صدا گردوں کی سطح سے ٹکرائی مرادوں کی گرہ کھل رہی۔

لاولد ملک اولاد والا ہوا

سرکار مدار کی درگاہ سے اس ملک کا ملک، حاکم لاولد آ گیا اس کو لوگوں سے معلوم ہوا کہ اس مصر کو سرکار مدار دارالسلام کی ہوا عطا کر رہے اور سارا ماحول عاطر ہوا ہے وہاں رواں ہو کر اولاد کی دعا کراؤ اس لئے وہ ملک سرکار مدار کی درگاہ سے آ گرا اور رو رو کر سارا معاملہ کہہ ڈالا سرکار مدار ہم لاولد ہمارے لئے اللہ سے دعا کرو کہ اللہ ہم کو اولاد عطا کر دے ہم کلمہ گو ہو کر اہل اسلام سے ہوں گے اسلام لا کر مسلم ہوں گے۔ سرکار مدار اس ملک کے لئے دعا گو ہوئے اے اللہ اس لاولد کو اولاد عطا کر دے سرکار مدار کی دعا سے اک سال کامل ہوئی اور وہ لاولد اولاد والا ہوا سرکار مدار کی دعا سے ادا سی مٹی اور کلمہ گو ہو کر اہل اسلام سے ہوا سرکار مدار اس ملک سے اہم عہد لے کر سلسلہ مدار کا داعی کر کے اس مصر سے دوسرے مصر کی سو رواں ہو گئے۔

ملک العلماء سرکار مدار کے حاسد ہو کر مداری ہوئے

ملک العلماء اس مصر کے ملک[3] کے درگاہی عالم ہوئے اور اہل علم کے مہر و مہ

(۱) ... (۲) ملک العلماء قاضی شہاب الدین ... (۳) بادشاہ ابراہیم شرقی ...

ہوئے ملک مصر ملک العلماء کا دل کی گہرائی سے موئل رہا۔ ملک مصر ملک العلماء کی حد سے سوا اعلائی کا حامل ہوا۔ ملک مصر کے حکم سے ملک العلماء کی کرسی ملک مصر کی کرسی کے مساوی رکھی گئی۔ ملک العلماء سے ملک مصر کے لگاؤ کا عالم اس طرح رہا ہے کہ اک سحر کو ملک العلماء کا حال دگرگوں ہوا دکھ درد سے ٹوٹ گئے ملک کو اطلاع ملی ملک، ملک العلماء کے گھر آئے کہ ملک العلماء کے احوال معلوم ہوں مال کار احوال سے آگاہی ہوئی اور ملک مصر اک کٹورا مالے کر ملک العلماء کے گرد گھوم کر دعا گو ہوئے الٰہہ العالم ملک العلماء کے سارے دکھ درد ہم کو دے دے اور ملک العلماء کو دکھوں سے دور کر۔

سرکار مدار کی آمد کی دھوم

سرکار مدار کی آمد آمد اسی مصر کو ہوئی عوام دور، دور، سے آ کر گرد مدار اکٹھا ہوئی اور مرادوں کا مدعا حاصل کر رہی ادھر ملک العلماء کو سرکار مدار کی اعلائی سے حسد ہوا سرکار مدار کے حاسد ہو گئے۔ گاہے گاہے ملک مصر سے سرکار مدار کے احوال کے وصل سے گراں کلام کہہ کہہ کر ملک مصر کی سرکار مدار سے دوری کرار ہے کہ کوئی لمحہ عمل رسول سے ہٹ کر ہو ملک مصر سے سرکار کی دوری کرا دے۔ مگر سرکار مدار کی درگاہ کرم سے ہر اک سوال کا حل اس طرح اعلیٰ اور عمدہ ملا کہ وہ احساس محرومی سے سرکار مدار کی درگاہ آئے اور کئے ہوئے سوالوں کے حل سے حائز ہوئے اور مسرور ہو کر کہا و لاعاصی لک امرا۔

ملک العلماء کے سوالوں کا حل لکھ رہا ہوں اس سے سوالوں کا حال معلوم ہوگا کہ کس طرح عمدہ حل سرکار مدار سے ملا۔

سوالوں کا حل ''سرکار مدار عالم''

هو الله الاحد الملک العلام صل وسلم علی محمد الکرام

موصولہ سے معلوم ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علی رسول المکرم سے اک وصل اہم الاہم مدار دو عالم کو عدم واسطہ حاصل ہے وہ کس طرح سے؟ اس طرح کا وصل امر محال معلوم ہو رہا ہے کوئی مرد اس در کو کہاں کھول رہا ہے کہ وصل کس طرح ہوا۔ دوسرا سوال کہ علماء رسولوں کے ولی عہد کے عہدوں سے مامور کئے گئے اس سے مراد کوئی اور علم ہے کہ وہ علم کہ ہم کو حاصل ہے۔ اور کوئی دوسرا علم ہے؟

حل:۔ اے لاڈلے عوام کے لئے اسرار الٰہی سے آگاہی امر محال ہے آگاہ ہو کہ وہ لوگ درگاہ عدم کے عہدہ دار اور اولاد آدم کی کھلی روح کے صحرا کے سوار ہوئے لوگوں کو اہل اللہ کے ڈھکے اسرار و امور کے معاملوں کی آگاہی کے حصوں کا ادراک ہی کہاں۔ اس لئے کہ گرو درگاہ ماحصل عہدہ دوری کا حصول محسوس ہوا اہل اللہ، مرگ وحی سے دور، وعاری ہو کر لامعلوم محدود رکاوٹوں کی گرہ کاٹ کر حامی کلام الٰہی کے موئل کہاں رہے اور ملک المطر کو کوئی حد عطا کہاں کرے اک ہی گام سے دو عالموں کی راہ طے کر کے صحرا سے لامحدود و لامکاں کی حدوں کو حاصل کر کے سحر و مسا کو اسی طرح مکمل کر کے اللہ کی مدد حاصل کر کے لوگوں کے ادراک سے ماورئی ہوئے اللہ اس گروہ کی اعلائی لوگوں کی رسائی سے دور کر کے اس کو اماں عطا کرے اور سارے عالم کے اسرار اس کے لئے کھولے گئے اور وہ اسی گروہ کے لئے اہم ہے مدار اس امر سے آگاہی کرا رہا ہے اور اللہ کے حکم سے مامور ہے اللہ ہر معاملہ کا حاکم و مالک ہے آدمی ہو کر عوام کے ارد گرد آ کر اللہ کے حکم کا محکوم ہوں۔

اے لاڈلے معلوم ہوگا؟ کہ مولا علی اللہ کے حکم سے مولود سے دو سو سال اوائل
روح اسدی ہو کر اہل اللہ کا وہ گروہ سرکار موسیٰ صلی اللہ علی موسیٰ کا کلام اسمع کر رہا
اور اسری کی مسا کو محمد رسول اللہ کے ہمراہ اللہ کے گرد ہوا رسول کے سارے ہمدموں
اور سارے اہل اللہ سے دائمی ملے مرگ وحی کے معاملے سراسر کھلے رہے وہ مکمل کو
حاصل کر کے ادھورے کو کس لئے حاصل کرے۔ رہا دوسرا سوال العلماء ......
.... کی مراد کس علم کے علماء سے ہے۔ آگاہ ہو کے اہل اللہ عدم کی راہوں سے
مولود کی گود کے محاصل ہوئے اور سحر اول کو ہی اللہ کی سو سے صدا کو مسموع کر کے
اور اس کی امداد کو صدر اہل اللہ سے کہاں محو ہوئی اور وہی صدا اور وہی حال اس لمحہ
طاری ہے اہل اللہ کے گھر گئے ادوار آئے ادوار کہاں کوئی ورد حاصل کئے، سارے
علوم عالم اول سے اکمال کا علم اہل اللہ کے دلوں کی مٹھاس ہے اور آدھے سحر کے مہر
کا سالمہ ہے رسولوں کا ولی عہدی ہے اور اسرار الٰہی سے ہے کمائی اور حصوں سے
کہاں ہے۔ اہل اللہ لوح کے لکھے کا ادراک کر کے عالم ہوئے اور لوح اللہ والوں
کے گرد ہے اس کے سارے لکھے کی اطلاع ہے، سحر اول سے عالم کا علم حاصل ہوا سحر
و مسا کا علم گئے کل کا علم کل کی آمد کا علم گئے دور کا علم، آئے دور کا علم اگلے دور کی آمد
کے علم کی اطلاع ہے اس طرح کے اس سحر کو الگ الگ ہوا۔ اے حکم عدو لی والوں،
آگ والوں، ارم والوں کو اک دوسرے کے لگاؤ کے سلسلے سے مسلسل کر دو اس لئے
کہ اللہ والوں اور رام والوں کا علم ہو۔ آگاہ! کہ اسی طرح کے اللہ والے اسی علم کو
حاصل کر کے رسولوں کے ولی عہد ہوئے اس لئے کہ وہی لوگ کم علم سے آسودہ کم
عمل سے مسرور اور کم سے کم عطا سے محدود ہوئے اس کی دوا کس طرح کروں عموماً
لوگوں کا حال اسی طرح کا ہے! اے لاڈلے اس علم کو حاصل کر کے اور اس کے واسطے

(۱) العلماء ورثۃ الانبیاء۔

سے ڈھکے ہوئے علم کا حصول امر محال ہے اور اس سر کا حصول اور اس کا کلام طول ہے اور امر مسلم ہے۔ کہ علماء عالم کو اس علم کے حصول کا حوصلہ کہاں سے حاصل ہوا اسی لئے معاملہ الگ ہوا اور کم ہی ولی اس راہ محال کے راہی ہو کر مرگ کے حوالہ ہوئے اور ماحصل کی سو کہاں آئے اس لئے کہ رسولوں کی ولی عہدی حاصل ہی کہاں ہوئی۔ اگر اس علم کے حصوں کو الگ الگ لکھوں رسالوں کے رسالے مکمل ہو کر علم رہے گا اور سارے عالم کا حاصل اللہ ہی ہے کم علماء عالم کو عمدہ طرح سے ادراک ہوا کہ کسی کو اس طرح کا علم وحی کامل کے عدم واسطہ حاصل ہی کہاں ہوا اور دل کے طہر کے لئے عدم واسطہ در علم کہاں کھلا اور راہ سلوک، اہل سلوک کے علاوہ سے کہاں حاصل ہوا۔ اور لوگ سادہ علوم کے حصول کے لئے رواں دواں ہو گئے اس لئے الم سے دل ملول ہو گئے۔ مال کار اس علم کو کسی طرح عمدہ کہاں کہا اور رسولوں کے ولی عہد کا اہل ہے اے لاڈلے لوگ اسی علم کو کمائی سے حاصل کر کے ملول ہوئے لگاؤ سے سعی سے اس کا حصول ہوا۔ رسول کی ولی عہدی عطائی ہے لگاؤ اور سعی سے حاصل کہاں اللہ کی سو سے عطا ہوا مگر اہل علم کے لئے گراں معلوم ہو رہا ہے مگر اصلی علم اللہ کی عطا سے ہے۔ علم عطائی کے حصول سے ہر عالم کا علم رائی کی طرح سے ہے درگاہ الٰہی سے ارم عطا ہوئی اور آگ سے دوری ہوئی والد سے رحم مادر کو اس حصہ کا حصہ ملا رحم مادر سے مولود ہوا اور اللہ کا کلام وَعَلَّمَ آدَمَ الاسماء كلها .... کے حصہ دار سے مراد ہو کر درگاہ الٰہی کے گرد ہوئے سرکار دو عالم صلی اللہ علی رسولہ المکرّم کے ہمدموں کا اک گروہ[1] رہا اور اس گروہ کا اعلیٰ عہدہ سرکار دو عالم صلی اللہ علی محمد المکرّم کو دکھا وہ سارے کے سارے رہ سلوک کے راہی ہوئے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علی رسولہ المکرّم دعا گو ہوئے[2] اے اللہ ہم کو اس گروہ سے کر اس

(۱) اصحاب صفہ (۲) اللهم احيني مسكينا وامتني مسكينا واحشرني في زمرة المساكين برحمتك ياارحم الراحمين

گروہ کے ہمراہ مرگ ہوااوراسی گروہ کے ہمراہ حی ہواورہم کواس گروہ کے ہمراہ کر اہل علم سے اس سرالہی کوکوئی کہاں حاصل کرسکااوراس کاعلم ہرکسی کوکہاں حاصل ہوا۔ ملک العلماء مرسلہ کے حل سے حائر ہوئے اورحد سے سوا حائر ہوئے اوراحساس سے حراساں ہوئے سرگرداں ہوئے مگراعلائی کواس دم دورکہاں کرسکے اس لئے ملک العلماء کاارادہ ہواکہ سرکار مدارکوگھرلاکر مدارکا سلسلہ حاصل کروں اوراس سلسلہ کے واسطہ سے راہ سلوک حاصل کروں اوراس معاصی وحکم عدولی سے اماں حاصل کروں اس لئے کلام لکھ کرارسال کرکے مسرورہوئے اے مہرولا عالم کو لمعہ الٰہی سے لمعہ کراے مہرولااک لمعہ ہمارے گھرکی سوکردے کہ اس سے دل کے درلمعہ ہوں۔ سرکار مدار عالم علوم اسرارالٰہی کے عالم ہوئے اس لئے ملک العلماء کے دل کا حال معلوم ہوااوراک کلام ارسال کرکے کہامہرولا کے لمعہ سے مٹی گوہر ہوئی ہے اگرمہرولا کے لمعہ کے موئل ہودلکی کھڑکی کھولواورلمعہ حاصل کرو۔ ملک العلماء ہول کرولی کامل کے گردآئے اورسارے احوال کی اطلاع دی ولی کامل سرکارمدار کے دل کھول کرمدح گوہوئے اورکمال صوری کے مدح گوہوئے اورامر محکم ومسلم سے آگاہ کرکے کہاملک العلماءاگرمدار کے موئل ہوسرکارمدارکی سورواں ہواورکی ہوئی معاصی اورحکم عدولی کے لئے اماں حاصل کرواوراسی کے موئل رہواور سرکارمدارکومعلوم ہوگاکہ ملک العلماءاول اول ولی کامل سے مل کرآئے اہم کرم ہوگا ولی کامل کھلے ڈھکے احوال دل کوولی کامل کے اہم کرم سے لگاؤلگاکراوراس سے دل کے عالم کوسہی کرکے گردمدارآئے حسداوراعلائی سے دل کودورکرکے سرکارمدار سے کہا سرکار کے سلسلہ کا موئل ہوں۔ سرکار مدار ادک رحم والے ہوکر کرم کی رداوڑھائی اورمداری کرکے، داعی سلسلہ کرکے راہ سلوک طے کرائی۔

(۱) اے نظر آفتاب پیچ زماں دارت۔ کیس دردو بیمار ماز منور شود (۲) پرتو عشق خورشید بر صحہ ناپود لے۔ سنگ بیک تو سے نیست تا ہمہ گوہر شود۔

علامہ محمودؒ

سرکار مدار اس ملک کو مسلم کر کے دوسرے مشرکی سو آگئے لوگوں کو ہر معاملہ کا ما حصل ملا ہر کسی کی دعا مکمل ہوئی کوئی ولی ہوا کوئی صالح ہوا کوئی امام ہوا کوئی درد دل کی دوا لے رہا کوئی دائمی دکھوں کا مداوا حاصل کر رہا سرکار مدار کی آمد آمد کا حال علامہ محمود مداری کو ہوا علامہ محمود مداری کمال کے عالم ہوئے اور عامل ہوئے سرکار مدار کی آمد کے حال سے مطلع ہو کر سرکار مدار کے گرد آئے اور ہم کلام ہوئے اور معاملہ صمدی، آلا راسی اور راہ محمدی کے ہر مسئلہ سے آگاہی حاصل کی گا ہے گا ہے حائز ہو گئے گا ہے گا ہے لاکلام ہوئے گا ہے گا ہے لاسوال ہوئے۔ علامہ محمود مداری سرکار مدار کے گرد گھومے اور سلسلہ مدار کے داعی ہوئے اور اہم عہد حاصل کر کے داعی سلسلہ ہو گئے علامہ محمود مداری سرکار مدار سے طرح طرح کے سوال کر کے علمی دھاک سے لوگوں کو آسودہ کر رہے مگر مدار ہے کہ ہر سوال کا حل۔ علامہ محمود مداری اس طرح لاسوال ہوئے کہ آگے سوال کے موقع کہاں رہے۔ رحم و کرم کی گھٹا اٹھی اور اس کی ہوا سے احساس محرومی مٹی دم مدار کی صدا گردوں کی سطح سے ٹکرائی اور مرادوں کی گرہ کھلی دوسری سو اسی مصر کا ملک لا ولد ملا عرصہ طول سے اولاد سے محرومی کے کوہ ہائے گراں سر سے اٹھائے احساس محرومی اس کا حصہ ہو گئی۔ اس کو لوگوں سے معلوم ہوا کہ سرکار مدار کی درگاہ کرم سے مدعا ملے گا اولاد کا سرور ملے گا اور گھر اداسی سے دور رہے گا اور گھر اولاد سے معمور رہے گا اس لئے اٹھو اور سرکار مدار سے دعا کرا کے مدعا حاصل کر دوہ ملک سرکار مدار کی درگاہ کرم سے آلگا اور سارا معاملہ رو رو کر کہہ ڈالا سرکار مدار ہم کو ملک و مال ملا علم و کمال ملا ہر محال و لا محال ملا مگر اولاد کے الم سے دل ٹکڑے ٹکڑے ہے سرکار روالا

(۱) علامہ محمود الدین کنتوری (۲) کنتور۔

کرم ہو ہم کو اولادِ صالح عطا ہو سرکار مدار دعا گو ہوئے اللہ کے کرم کے سائے ہر سو سے گھر گئے اور کرم وعطا کی ہوا آئی اور ہر سو مرادوں کی کلی کھل گئی اداسی کی گرہ کھلی اور احساس دور ہوا سرور و دل لگی کا سماں ہر سو ہوا اس ملک کو اولاد عطا ہوئی وہ حد سے سوا مسرور ہوا اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ کر مسلم ہوا اسلام کے عسکر کا مرد ہوا عسکری ہوا اور سرکار مدار کے سلسلہ کا داعی ہو کر ہمراہ ہوا۔

علامہ محمود کا مکالمہ

سرکار مدار علامہ محمود کے مصر آئے مصر محمود آ کر دار اللہ کو آرام گاہ کر کے محو درود و سلام ہو گئے۔ عماد اسلام کے موعد کے لمحوں کی آمد ہوئی وہاں کے امام علامہ محمود کے موحل کہاں ہوئے اور سرکار مدار ہمراہوں کے ہمراہ کھڑے ہو کر عماد اسلام کھرا کر کے محو ہو گئے۔ سرکار مدار عماد اسلام مکمل کر کے محو دعا ہوئے کہ علامہ محمود کی آمد ہوگئی علامہ محمود کے دل کا عالم دگرگوں ہوا کڑک صدا سے کہہ رہے اے مرد ہماری آمد سے اوائل ہی عماد اسلام کھڑا کر کے محو دعا ہو گئے ہمارا عماد اسلام مکروہ کر کے مسرور ہو (اس لئے کہ علامہ محمود کے ہاں دوسرا گروہ[1] عماد اسلام مکروہ ہے)۔

سرکار مدار کہہ رہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علی محمد المکرم کا حکم ہے کہ عماد اسلام اول، اول ادا کرلو، اور اول لمحہ کہاں رہے؟ سرکار مدار سے وہ ہمکلام ہوئے کلام اور طول سے طول ہوا محمود کے مکرر کلام سے سرکار مدار کو محسوس ہوا کہ محمود لڑائی کو آمادہ ہے اس لئے محمود سے کہا کہ کلام اللہ اٹھا کر لاؤ۔ محمود کہہ رہے کہ ہمارا ہر کلام کلام اللہ سے الگ کہاں ہے۔ سرکار مدار کہہ رہے کہ کلام اللہ لاؤ محمود کلام اللہ لے آئے۔ سرکار مدار کہہ رہے کہ کلام اللہ کھولو! کلام اللہ کھولا! کلام اللہ سادہ ملا محمود اوک حائر ہوئے

(۱) جماعت ثانی۔

حراساں وسرگرداں ہوکر کہا کہ سرکار کا اسم گرامی:

سرکار مدار کہہ رہے کہ ''احمد'' اکدم محمود کو اک مردِ صالح کا اک کلام معلوم ہوا وہ اک سحر کو مدعو سلسلہ ہوئے اس لحہ معلوم ہوا کہ محمود اصح اور عمدہ حصہ والا ہے اس کو مدار دو عالم سے روحی دوا معلوم ہوگی۔ اس اہم معاملہ سے مطلع ہوکر علامہ محمود مداری سرکار مدار سے کہہ رہے کہ ہم کو مداری سلسلہ کی اک محکم کڑی کرلو۔

سرکار مدار سرکار محمود کو مداری کرکے کہہ رہے کہ اے محمود حسد والے علم کو مٹادو وہ کہہ رہے کہ سرکار مدار ہماری دم سے سوا ہے سعی صد کی مگر محروم ہی رہا۔ سرکار مدار کہہ رہے کہ روا تھا وہ روا ٹھار ہے سرکار مدار کا کرم ہوا سارے احوال دور ہوگئے اور علم اسرار عطا ہوا اور اس علم سے ڈھکے کھلے کا علم ہوا اور دائمی معاملہ اسی طرح کار ہا ساری عمر اسرار الٰہی سے آگاہی رہی۔

''علامہ محمود'' مداری ہوئے

سرکار مدار وہاں ٹھہرے عوام کو صدر سے لگا لگا کر داعی اسلام کے ہوکر اللہ ورسول کی درگاہ کرم کے سوالی ہوئے اور اسلام کا کارِ عام کرکے کھلے عام اسلام کے داعی ہوکر لوگوں کو گروہ در گروہ اکٹھا کرکے اسلام کے کارواں کے سالار ہوکر علم اسلام لے کر کارکردگی کی اور اسلام کا اصلی درس لوگوں کو عام طرح سے دے کر اور اسلام کا درس کھلم کھلا دے کر اللہ کے اعلیٰ اور اولی رسول کے لائحہ عمل کے مسودہ اور درس سے لوگوں کو معمور کر رہے کوئی مسلم ہوا کوئی ہادی ہوا کوئی ولی ہوا کوئی عالم ہوا کوئی مردِ کامل اور کوئی صالح اور مصلح ہوا کوئی عامل اور کامل ہوا کوئی دکھوں کا مداوا لے رہا کوئی دردِ دل کی دوا لے کر علامہ محمود سرکار مدار کے ہاں آئے اور علم وکمال کے اس عالم

(۱) شیخ ابوالفتح شطاری۔

کوسرکار مدار کے طرۂ علمی کے مدح گو ہو کر سرکار مدار سے کہا کہ سرکار عالی علم حاصل کر کے ہم کورے رہ گئے ہمارا علم ادھورا ہے سرکار راہ سلوک کے مراحل طے کرا کے اسوہ محمدی کا اصلی عامل کرو اور سرکار مدار آگاہی کردو کے راہ سلوک کے مراحل کس طرح طے کروں۔ اول اول سرکار مدار سے اک اہم عہد لے کر مداری ہوئے اور داعی سلسلہ ہو گئے اور راہ سلوک کے مراحل طے کئے علامہ محمود مداری ہوئے اور سرکار مدار کے ہمراہ رہ کر عمر و سال مکمل کی اور سرکار مدار سے وہ اہم علوم حاصل کئے کہ ہمارے احاطۂ علمی سے دور اور کمال علم سے عاری معلوم ہو رہے۔

کور مادری درگاہ مدار کا سوالی

سرکار مدار اس مصر سے دوسرے مصر[1] کو رواں ہو گئے راہ کے سارے اتھاؤ گراؤ سرد و گرم، کو صدر سے لگا کر اسلام کا کام مکمل کر رہے اور اس ارادہ کو محکم طرح سے ادا کر رہے اور اس مصر سے آگئے مصر کے ہر سو کے لوگ اول ہی سے سرکار مدار کے لئے دل کا عالم ہموار کئے ملے اور اہلاً و سہلاً کی صدا اٹھی سرکار مدار کی آمد سے ہر سائل کا کاسائے گدائی معمور ہوا اور علم و عمل کے کوہائے گراں لئے کسی کو عمل کسی کو ملک و مال اور کسی کو اولاد اور ہر سسکے ہوئے آدمی کو مرہم ملا ہر دکھ کی دوا اور ہر درد سے اماں ملی لوگ اسلام کے لعل و گوہر لوٹ رہے اور لوگوں کے دل کا ہر حصہ سرکار مدار کی آمد کے سرور سے لمعہ الٰہی کا مصدر ہوا اک مادری اعمی سرکار مدار کے کرم کا سائل ہوا اور رو رو کر کہا کہ سرکار مدار ہم کو اصح اطوار سے معلوم ہوا کہ سرکار روالا ہر سائل کے سوال سے سوا اس کو عطا کر رہے اگر ہماری سوا اک کرم کی گھٹا اٹھے اور ہمارے دل کا دگرگوں عالم صحاح ہو۔ سرکار مدار اس کی گڑگڑاہٹ کو سمع کر کے سارے احوال سے مطلع ہو کر رحم

(۱) سورت۔

کھا کر طہور حاصل کر کے لوٹے کا مالے کر اس کی صاؤ سے ڈالا وہ اکدم سہی ہو گئی
سرکار مدار اک عرصہ طول وہاں ٹھہرے رہے وہاں سرکار دو عالم صلی اللہ علی رسولہ و آلہ
وسلم کی درگاہ کرم کی دوری اور احساس حرم رہ رہ کر ہو رہا اور سارے داعی سلسلہ کو اکٹھا
کر کے کہا کہ اس مصر سے مکہ مکرمہ رواں ہو کر سرکار دو عالم صلی اللہ علی رسولہ و آلہ وسلم
کی درگاہ کرم ہی کو حصول مسعود کر کے دائمی گھر وہاں ہی کروں گا اور لحد رسول کے
لمعوں سے دل کو لمعہ کروں گا اور دل کے حوصلے ارادہ مکمل کروں گا اور وہاں ہی لحد کی
وصی کر رہا ہوں۔

احرام کا ارادہ

سرکار مدار مکمل حوصلوں کے کارواں کے ہمراہ وہاں سے مکہ مکرمہ کی سو رواں
ہو گئے اس ارادہ حرم کا معاملہ الگ رہا ساری راہ ارادوں حوصلوں کا کارواں کسی کے
کرم کی آس لگائے حصول امر کی کارکردگی کے لئے رواں دواں ہوا۔ دل اور روح کی
ہر موڑ کو اللہ کے رسول صلی اللہ علی محمد و آلہ وسلم کے لائحہ عمل سے معمور کر کے آگے رواں
رہے۔ سرکار مدار مکہ مکرمہ آئے اور دار اللہ کے گرد گھوم گھوم کر رمل کئے، مسعیٰ گئے سعی کی
مصلیٰ معمار حرم کے احکام ادا کئے مردود کو مرمر مارے اور وہاں عرصہ طول ٹھہرے رہے
اور حکم الٰہی ہوا کہ مدار اٹھو اور سرکار دو عالم کی درگاہ کرم کے سوالی ہو کر دلی مرادوں کا مدعا
حاصل کرو سرکار مدار علوم اسرار الٰہی اور درگاہ رسول اکرم کے لمعوں سے دل کے ہر
حصہ کو لمعہ محمدی سے عمدہ اور دل کی ہر سطح سے لالہ کاری کر کے مسرور ہوئے۔ حاصل
کلمہ، سرور عالم صلی اللہ علی رسولہ و آلہ وسلم کی درگاہ کی سو رواں ہو گئے ہر ہر گام
درود و سلام کے گلوں کی مہک سے معطر ہوئے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علی رسولہ و آلہ

(۱) طہور کے (۲) آنکھوں۔

وسلم کی درگاہ سے آ لگے ارادوں اور مرادوں کے حوصلے ٹوٹ گئے سارا معاملہ دھرے کا دھرا رہا وہاں سے ارادہ کر کے آئے کہ ساری عمر سرکار دو عالم کے در رحم و کرم سے آس لگا کر عمر کو الوداع کہہ کر سرکار دو عالم کے در کو حاصل عمر کر کے مسرور ہوں گے۔ مگر معاملہ الٹا ہوا رسول اکرم صلی اللہ علی رسولہ وآلہ وسلم مدار عالم کو دیکھے سرکار کے در سے ہوئے رسول اللہ کا حکم ہوا کہ اے مدار طلسمی ملک کو رواں ہو وہاں علم کے گوہر لٹاؤ کے لوگ علم کے گرد ہو کر اللہ سے آگاہ ہوں وہاں لمعہ الٰہی لٹاؤ اس لئے کہ راہوں کے اٹھاؤ گراؤ سے لوگ مطلع ہوں مردود کی راہوں کو مسدود کر دو کہ وہاں کے لوگ مردود کی راہ کے راہی ہو گئے۔ وہاں اسلام عام کرو کہ ملک کی ہر سو اسلام ہی اسلام ہو۔

لحد کی وصی

اس ملک کے اک مصر کے گرد اک صحرا ہے اور وہ صحرا سارے صحراؤں سے الگ ہے اس صحرا کے وسط اک مڑو ہے ما کا گڑھا اے مدار عمر کا الوداعی حصہ وہاں مکمل کرو اور وہاں ہی لحد ہوگئی۔ اور وہاں وہ لمحہ آئے گا کہ اس صحرا کے مڑو کے گرد ہوگے اس مڑو سے لاڈلے[3] کی صدا اٹھے گی اور وہ ما کا گڑھا مڑو، سو کھے گا وہی مدار کی الوداعی آرامگاہ ہوگی اے مدار اٹھو اور طلسمی ملک کی سو رواں ہو سرکار مدار اٹھے اور گاؤں کی سو رواں ہو گئے۔ گاؤں آ کر گاؤں والوں سے ملے احوال معلوم کئے اور والد مکرم والدہ مکرمہ کی لحد آئے محو درود و سلام ہو گئے والد اور والدہ کی لحد سے علم و آگہی کے گوہر حاصل ہوئے وہاں سے لوٹ کر عوام سے ملے اور اللہ و رسول کی اطاع سے واسطہ رکھوا کر اسرار علوم علی کھول دے سال دو سال وہاں ٹھہرے گاؤں والوں کو سرکار مدار کی طول عمر کا علم ہوا وہ لوگ حائر رہ گئے سرگرداں ہو گئے۔ سرکار مدار والد گرامی علی کے

(۱) قنوج کے جنوبی سمت پر (۲) لالا ب (۳) پیارا بچہ (۴) پتھر

دوسرے لڑکے کی اولاد سے سۂ اولاد کو ہمراہ لے کر اوگھڑوں ساحروں کے ملک کی سورواں ہو گئے اور راہ کی ہر دکھ دہ کو ہٹا کر اسلام کی لالہ کاری کر کے ہر موڑ ہر راہ اللہ کی اطاع کا علم گاڑا ارم گاڑا اور لوگوں کو اللہ احد کی رسی کی گرہ لگا کر اک دوسرے مصر کو رواں ہو گئے۔

مدار کی لکڑی کا کمال

سرکار مدار کی آمد ہوئی اس مصر کو کوردہ کہو اس لئے کہ سرکار مدار کی آمد ہوئی اور وہاں کے لوگ حاسد ہو گئے حرص وطمع سے دل کالے ہو گئے لوگوں کو احساس ہوا کہ اگر سرکار والا رک گئے۔ وہاں کی عوام اہل اسلام سے ہو کر رہے گی اس لئے کسی کو دل کا دورہ کسی کو مرگی کا دورہ کوئی احمر واسود ہوا کسی کی حسد سے مرگ ہوئی مگر سرکار والا لائے ہوئے درس کے مدرس ہی رہے اور ہر حال ہر گھڑی اسلام سے آگاہ کر رہے مدار داعی الی اللہ ہو کر مدعو کر رہے ہٹ دھرم گو کہ مر گئے گمراہ لوگ لٹ گئے مردود والوں کو دکھ ہوا اور کہہ رہے کہ دردا کہاں سے مدار آ گئے ہماری ساری مہم مٹ گئی ہم لوگ اک عرصہ سے اک ہو کر مٹی و مرمر کے الھوں کو گودی گودی لے کر گھومے اور اس مدار کی آمد سے ہمارے گروہ کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے کوئی گمراہ ہے کوئی مسلم ہوا ہماری ساری عمر کی کمائی مٹ گئی اس لئے اے لوگو! اس مرد مسلم کو اس مصر سے دور کر دو اگر اس طرح کی سعی کی کامراں ہو گے اور اگر اس سے دور رہے آٹھ آٹھ دمع روؤ گے اک سادھو کے گمراہ کردہ کلام کا اس طرح گہرا اور اٹوٹ عمل ہوا کہ لوگ اکٹھا ہو کر سرکار مدار کے گرد آئے اور کہا کہ اے مسلم مرد سارے لوگوں کے ہمراہ اس مصر سے دور ہو کسی اور مصر کی سورواں ہو ہمارا مصر ہم سے لوٹو گے۔ آلام کے در کھول کر دکھ اور درد کے ہر عمل کو کارآمد لا کر اس معمر

(۱) اپنے بھائی محمود الدین (۲) حضرت خواجہ ابو محمد ارغون و خواجہ سید ابو تراب فنصور و خواجہ سید ابو الحسن طیفور رضوان اللہ علیہم اجمعین (۳) نیشاپور۔

سے دور کر دوں گا وہ لوگ اس امر سے مطلع کر کے وہاں سے رواں ہو گئے۔ سرکار مدار
سارے لوگوں (ہر داعی سلسلہ) کو لے کر اس مصر سے دور اک صحرا کی سو رواں ہو گئے
اور وہاں ٹھہر گئے۔ ادھر اہل مصر اکٹھا ہو کر صومعہ گئے اور مٹی کے الہوں کے آگے
سرنگار ہے لوگ اکٹھا ہو کر مراسم ادا کر رہے ادھر سرکار مدار کو اطلاع ملی کہ صومعہ کے ہر سو
لوگ اکٹھا ہو کر اک سے دوسرا کہہ رہے لے لو وہاں در کھلا ہے اور مراسم ادا کرو۔ ادھر
سرکار مدار اک داعی سلسلہ سے ہمکلام ہوئے سارا معاملہ ہموار ہے اس سے عمدہ لمحہ
کہاں آئے گا کہ لوگ اکٹھا ہو کر مراسم صومعہ ادا کر رہے اٹھو لکڑی اٹھا کر وہاں رواں ہو
اور اس مٹی کے الہ کے مس کر دو اور لوٹ آؤ مصری وہاں گئے مٹی کا الہ کھڑا تھا لوگ اس
کے آگے گرے ملے وہ داعی سلسلہ مصری اک لکڑی لے کر اس الہ کے مس کر رہے۔
معاً وہ مٹی کا الہ مٹی کے وسط گرا، اور گم ہوا گمراہوں کو مٹی کا الہ کہاں دکھا رو رہے
صدا کر رہے سعی کر رہے کہ الہ ملے مگر کہاں ملا سرگرداں ہوئے کہ مآل کار وہ مٹی کا الہ
مٹی کے وسط گم کس طرح ہوا صد ہا سعی کی معلوم ہوا کہ اک مسلم آدمی کی آمد ہوئی وہ
لکڑی لے کر الہوں کے گرد آئے اور لکڑی اک الہ کے مس کر دی اور وہ الہ مٹی کی سطح
سے مٹی کے وسط گم ہوا اور دکھائی کہاں رہا لوگ کہا تھے کہ اسے حاصل کرو وہ ساحر ہوگا
لوگ دوڑے دوڑے سرکار مدار کے گرد آئے سرکار مدار کو ادھم محسوس ہوا کمرہ سے آئے
اس طرح ادھم کہ سما سر سے اٹھائے رکھا گمراہ کہہ رہے کہ اسی گروہ کا وہ آدمی ہے اسے
حاصل کرو مارو سعی کرو کہ ملے اگر ملا مرگ کی گھاٹ لگا کر دم لوں گا وہ ساحر ہے ہمارا الہ
لے کر رواں ہوا سرکار ہم کلام ہوئے اے لوگوں ٹھہرو رکو ارے مٹی کے مرمر کو الہ کہہ
رہے ارے کس لئے کہہ رہے ارے وہ الہ ہے اک لکڑی کے مساس کو تحمل کہاں کر سکا
اور وسط مٹی گر ارے اس کو الہ کہہ رہے حس و احساس و محسوس سے کوسوں دور آرام وہ دیکھا

(۱) مدار (۲) عبداللہ مصری

احساس اسے کہاں؟ وہ روٹی دے گا وہ آرام دے گا وہ مرگ دے گا وہ وحی کر سکے گا؟ وہ ہوا کا مالک کہاں ہے؟ وہ دعا کا مالک کہاں ہے اس مٹی کے آگے مرمر کے آگے سے سر اٹھاؤ اور اللہ کے آگے سر رکھو وہ ہی اک الہ وہی احد ہے وہی صمد ہے وہی مالک ہے وہی حی ہے اسی سے مراد حاصل کرو اسی کے آگے سر رکھو اسی سے ڈرو کہہ کر سرکار مدار روئے عالی سے سارے ہٹادے وہ لوگ روئے عالی کے لمعوں سے حواس کھو کر گر گئے اللہ والوں سے صدائے اللہ احد اٹھی اور حواس لوٹے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ کر وہ لوگ اہل اسلام سے ہوئے اور مدام سرکار مدار کے ہی گرداگرد رہے راہ سلوک کے راحل ہو کر مطمع سلوک ملا۔

مدار کی مٹھی کی مٹی کا کمال

علما سے مروی ہے کہ سرکار مدار اک ساگر کے ساحلی حصہ سے آلگے اور الحمد للہ کا ورد مسعود کر رہے اک سوداگر ما کی سواری کو مال سے لاد کر رواں ہوا سواری ما کی سطح سے لگ کر رواں دواں ہوئی آگے رواں ہوئی کہ ما کے محور سے ہلگ کر مٹی کی سطح سے لگ گئی گاؤں کا اک آدمی اس امر سے مطلع ہوا سرکار مدار کے گرد آکر رو رو کر سارا معاملہ کہا سرکار ہم اہل و آل والے گھر والے مال کی کمی ہے اک سواری مال سے لاد کر مصر کی سو رواں ہوئے اس لئے کہ مصر کے سوداگروں سے اس مال کے درہم لے کر سوداگری عمدہ طور سے کروں مگر مال سارا ما کے حوالہ ہوا۔ سرکار مدار رحم دل آدمی ہر اک کا درد دل سے لگائے اس لئے اس سوداگر کو اک مٹھی مٹی عطا کی اور ہم کلام ہوئے کہ اس ما کو ہمارا واسطہ دے کر کہو کہ مدار کی مٹھی کی مٹی ہے اور ہر ملک کے لئے اس کی عاصم عمر کا رأس المال ہے۔ اس ساگر کی لہروں سے کہہ دو کہ مدار کی درگاہ کرم

کا عائل اور سائل ہوں اور مٹی ساگر کی لہروں کے حوالہ کر دو وہ آدمی مٹی لے کر ساگر کی سو رواں ہوا ساگر کے ساحل سے آلگا اور مٹی ساگر کی لہروں کے حوالہ کر دی ادھر مٹی ڈالی ادھر ماء کی سطح سے ماء کی سواری اٹھ گئی اور معہ مال کے ساگر کی سطح سے آ گئی وہ سوداگر ادک مسرور ہوا اور معہ ہمراہوں کے سرکار مدار کی درگاہ کرم سے آلگا اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ کر اہل اسلام سے ہوا مسلم ہوا اور سرکار مدار اہم عہد لے کر سارے لوگوں کو مداری سلسلہ سے کر کے لوگوں کی اصلاح کے لئے اک داعی سلسلہ کو ہمراہ کر کے سرکار مدار عالم دعائے کاملہ کے عمل کا ورد کر رہے اس دعا سے سرکار مدار کا عہدہ عالم ولا کے ہر ولی سے سوا ہوا اور ہر ولی اس عہدہ کے سائے سے آلگا سرکار مدار عالم اسی دعا کا ورد کر کے گردوں کے عالم کے راہی ہو کر کمال ولا کے سر آمد ہوئے۔

عمادالملک کا اسلام

سرکار مدار دو عالم روح اللہ کی دعا کاملہ کے عامل ہوئے اور مدام اس دعا کے ورد سے مورود رہے اس دعا کے عمل سے سرکار مدار دائمی ہوا کہ سطح سے اڑا کئے سرکار مدار کو دعائے کاملہ کا عمل حاصل ہوا مروی ہے کہ اس دعا کے عمل سے سرکار مدار دو عالم گردوں کے راحل ہو کر عالم ولا کے اہم عہدہ ور ہوئے سرکار مدار کا مصلیٰ[2] اس دعا کے عمل سے مٹی اور گردوں کے وسط اڑا مروی ہے کہ دعائے کاملہ اللہ کے رسول سرکار روح اللہ کو اللہ سے عطا ہوئی وہ اس دعا کے عامل رہے اور اس دعا کے وسائل سے مردوں کو روح والا کر کے لا الہ الا اللہ کہلا گئے سرکار مدار اس دعا کے عمل سے گردوں کے راحل ہوئے۔ مروی ہے کہ سرکار مدار کا مصلیٰ مٹی کی سطح سے اٹھ کر ہوا کے کھوا سے لگ کر گردوں کی سو رواں ہوا اور مٹی و سما کے وسط آ کر اڑ رہا سماوی عالم

(۱) دعائے سیح (۲) بادشاہ وابنہ (۳) یہ دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

کا عالم کھل رہا سرکار مدار کا مصلی اڑ اڑ کر آگے رواں ہو رہا۔ اور اک سوے عماد الملک ہمراہوں کے ہمراہ اڑ کر آ رہا اور اسے سرکار مدار کا سارا امر مسلم دور سے ہی دکھائی دے رہا اور اس طرح سے دکھائی دے رہا کہ عماد الملک حائر ہوا سرگرداں ہو کر کہہ رہا کہ واللہ ہمارے علاوہ سماوی عالم کا حاکم کوئی اور ہے ہمراہوں سے ہم کلام ہوا کہ وہ مصلی کس طرح اڑ رہا ہے ہم کو معلوم ہو رہا ہے کہ وہ مرد کامل اللہ کا اہم ولی ہے اس طرح کوئی اور کہاں اڑ سکے گا عماد الملک ہمراہوں سے محو کلام ہی رہا کلام ہی کر رہا کہ سرکار مدار مصلے لے کر ادھر آ گئے عماد الملک ہمراہوں سے کہہ اٹھا اس طرح[۱] کا کردار کے ملک اس کے در کے گدا ہوئے، بکمال رحم سے سرکار مدار کہہ اٹھے عالم[۲] سے دل لگا کر لوگ گھاٹے والے ہوئے، عماد الملک سہا اللہ سے ڈرا اور کہہ اٹھا اے مدار اللہ کے اعلیٰ ولی ہو اللہ کا کلام صحاح ہے مگر ہم دل کے ارادوں سے لٹ گئے وسوسے لوٹ لے گئے ہم مٹ گئے سرکار مدار کہہ اٹھے اللہ ہر[۳] معاملہ ہر حاکم کا حاکم ہے "عماد الملک" سرکار ہم سے عمل عمدہ کہاں ہوئے اللہ کے علم سے ہمارا عمل ڈھکا کہاں ہے اسے آگاہی ہے ہمارے ہر علم و عمل کی ہم مٹ گئے ہم مٹ گئے سرکار مدار کہہ اٹھے اللہ کے رحم و کرم سے اداسی کس لئے عماد الملک کہہ رہا کہ ملک و حکم مالداری کی حرص و طمع مسلط ہے اسی سے گھراہوں سرکار مدار کہہ اٹھے دل کے ارادہ سے دور رہے اور دل کو وسواس مردود سے دور رکھے اور مسلم کے لئے عمدہ کاری گری دل کی مردگی ہے ہر ارادہ سے دل کو مردہ کر دے سرکار مدار کے کلام کا صلہ ملا کہ عماد الملک مسلم ہوا اور سارے ملک و حکم سے دور ہو کر سرکار مدار کے در کا محل دار ہوا اور حکم مدار کا اس طرح عامل ہوا کہ ساری عمر محکوم مدار اور درگاہ مدار کا محل دار رہے گا۔

---

(۱) شاہا چہ عجب گر بنوازی گدا را (۲) فاصبح الذین شکروا من الخاسرین (۳) واللہ غالب علی کل امرہ۔

رسّی ڈول کے واسطہ کے علاوہ ماء ملا

مروی ہے کہ سرکار مدار وہاں سے اک دوسرے ملک[1] آئے اور اس ملک کے مصر[2]
آئے اس لئے کہ لوگوں کو اللہ و رسول کی راہ دکھائے اور لوگ اس راہ اسلام سے
حاصل عمر کا ماحصل لے کر راہی دارلسلام ہوں سرکار مدار کی آرمگاہ اس مصر کو ہوئی
لوگوں کی آمد آمد گرد مدار ہوئی سرکار مدار لوگوں کو درس دے رہے لوگوں اللہ سے
ڈرو اسی کو الہ کہو اسی سے واسطہ رکھو محمد صلی اللہ علی رسولہ وآلہ وسلم کو اللہ کا رسول کہو
اور اس رسول کے ہر گام کے عامل ہو اور اسوہ رسول اکرم کے عامل ہو کر اللہ والوں
کے سلسلہ کی کڑی ہو سرکار مدار کو اس ملک کی عوام سے اعلیٰ ہمدردی رہی لوگ آئے
اسلام لائے مسلم ہوئے سارا مصر کمال علم کا محل ہوا اک طول کلام سے لوگ مسلم
ہوئے اور لوگ اللہ والے کہلائے حاسد لوگ حسد کی آگ سے دہک اٹھے اک داعی
سلسلہ آئے اور کہا کہ سرکار ہر سو ما کی کمی ہے ہم لوگ سعی کر کے لوٹ آئے اور ماملا ہی
کہاں سرکار مدار کہہ اٹھے کہ گمراہوں کا وہ رگی ہے وہاں رواں ہو کر ما لے آؤ وہ داعی
سلسلہ وہاں گئے اور لوگوں سے رسّی ڈول کا سوال رکھا وہ لوگ کہہ رہے کہ اے آدمی
مسلم ہو؟ کہا ہاں! گمراہ لوگ کہہ رہے ماحاصل کروگے؟ داعی سلسلہ کہہ رہے ہاں
گمراہ لوگ کہہ رہے رگی ہمارا ہے ہٹو ہٹو مسلموں کے لئے ما کہاں رکھا ہے اور رسّی
ڈول کہاں رکھی ہے رسّی ڈول کس لئے ملے وہ داعی سلسلہ احساس لے کر لوٹے
اور کہا کہ سرکار والا ہم اسی طرح لوٹ آئے ہم کو ما کے لئے رسی ڈول سے دور رکھا
اور وہ لوگ کہہ رہے کہ رسی ڈول کہاں رکھا دور ہٹو۔ سرکار مدار کہہ اٹھے کہ اس رگی
کے گرد رواں ہو کر رگی سے کہدو کہ مولیٰ علی کے لڑکے کا ارسال کردہ اساول ہوں ہم

(۱) افغانستان (۲) کابل

کو مادے دو وہ داعی سلسلہ وہاں گئے رکی کے گرد کھڑے ہوکر کہہ رہے مولی علی کے
لڑکے مدار کے درکار عائل اور سائل ہوں اور مدار کا اساول ہوں ہم کو مادے دو۔
داعی سلسلہ کی صداری کی سطح سے ٹکرائی رکی کا دل دہل اٹھا رکی کی لہروں سے موجی ہوا
اٹھی صرصر کا ماحول ہوا۔ اور ماہوا کے ہمراہ ہوا کے کھوا سے ماصعود ہوا اور مٹی کی سطح
سے لگ کر سرکار مدار کی درگاہ کرم سے آلگا اور سلامی دی دودھ کا دودھ ہوا، عطر کا عطر
اللہ ہی حاکم ہے ماء کا اللہ ہی حاکم ہے مٹی کا اللہ ہی حاکم ہے آگ کا اور کل عالم کا
حاکم ہے ساری عوام کلمہ لا الہ الا اللہ کہہ کر مسلم ہوئی اور سرکار مدار عالم کی ولا کو دل کی
گہرائی سے مسلم کر کے ہر الم کے مداوا کے لئے دم مدار کو روا رکھا۔

اور وہ راکھ ہوا

سرکار مدار رحمہم اللہ واسعہ کی آمد آمد اک مصر کے گرد ہوئی ہر سو سے لوگ آ آ کر
اسلام کے دائرے کے محدود ہوئے اور اسلام کے احکام کے عامل ہو رہے سرکار
مدار کی ڈوری سے لوگوں کی اصل گرہ لگ گئی ہر کس کی دعا مکمل ہو رہی اور گلہائے
محمدی کی عطر کاری سے مصر کا ہر حصہ معطر ہو رہا اس گاؤں کی وادی سے اک مہر ولا
طلوع ہوا اور اس طرح طلوع ہوا کہ اس کے سارے کرم سے لوگ مکرم ہو گئے اس
مصر کا ملک ولد محمود ہے اس ملک کو سرکار مدار کے اعمال و کردار کے احوال سے
آگاہی حاصل ہوئی سارا مصر سرکار مدار کے امر سے مطلع ہوا ادھر وہ ملک مؤمل ہوا
کہ سرکار مدار سے مل کر راہ سلوک کے مراحل طے کرے حصول عمل کی حرص درگاہ
مدار کی سو لے کر رواں ہوئی اول اول گرو کے گرد آ کر سارا حال کہا اور کہا کہ سرکار
مدار سے سرار علوم علی کا درس لے کر راہ سلوک کے مراحل طے کروں گا اے سرکار والا

(۱) ماء پانی (۲) ملک بادشاہ، بادشاہ کا بیٹا

اس مصر کے لئے مہر طلوع ہوا ،صد ہا صد لوگ اس سے دل کی لگی کہ کر مدعا حاصل
کرر ہے اور اس کی درگاہ کے سوالی ہو کر مراد حاصل کرر ہے۔ سرکار مدار کی سو رواں
ہو کر مدعا حاصل کروں گا ہمارا اصل مدعا ہے کہ سرکار مدار سے مل کر علم وعمل حاصل
کروں اور راہ سلوک طے کروں اس کا گرو سرکار مدار کی مدح سرائی کا حامل کہاں؟
اس لئے حرص وحسد کی آگ سے کوئلہ ہوا اور کہا کہ اگر مدار سے راہ سلوک طے کی
ہمارا معاملہ ہی سر عام رسوا ہوگا اور لوگ کھلے عام ہم سے روگرداں ہوں گے اور سرد
مہر ہوں گے لوگوں کو کس طرح رو دکھاؤں گا اس لئے رکو ٹھہر و مگر ولد محمود ملک اس کے
کلام سے رو گھما کر وہاں سے رواں ہوا اور اک سحر کو مدار کی سو رواں ہوا اور سرکار مدار
کے کمرہ کے گرد آکر کھڑا ہوا اور سرکار مدار کے در کے کواڑ کو دھکا لگا رہا کہ عماد الملک
محل دارا اور وہاں کے درگاہی کہہ اٹھے اے ولد محمود رکو ٹھہر و اور لوٹو ،سرکار مدار سے ٹھہر
کر ملو، مکروہ لمحہ ہے اس موعد سرکار کسی سے کہاں ملے اور اس موعد کو لی مع اللہ کہا کرو
سرکار مدار کسی سے کہاں ملے اور عماد اسلام کھڑا کر کے ملو مگر وہ ملک اک ہٹی ڈھٹی
کہاں رکا صد ہا سعی کی کہ کسی طرح سرکار مدار دکھائی دے حسد کی آگ سے گرم
ہو کر کہا کہ ہم ملک حاکم مصر اور عمائد اور مدار عائل گدا اور گدا کا عالم کے ملک سے
دور ہی دور رہے اک رسوائی محسوس کی اور کہا کہ گھوڑا لاؤ گھوڑے کو کمرے کی اساس
سے لگا کر کھڑا ہوا کہ سرکار مدار دکھائی دے مگر حائط اور طول ہو کر حائل ہوگئی ولد محمود
رسوا ہوا اور رسوائی محسوس کر کے گھوڑے سے کود کر کہا کہ کوہ رُواں لاؤ مکروہ سواری
لاؤ اس کے حکم سے مکروہ سواری لائی گئی اور مکروہ سواری کو حائطہ سے لگا کر کھڑا کر کے
کھڑا ہوا حائطہ اور طول ہوگئی صد ہا سعی کی مگر سرکار مدار کہاں دکھائی دئے وہ حسد
سے سلگ کر کہہ اٹھا سرکار مدار سے کہو کہ ہمارے ملک کی حد سے دور رواں ہوں ملک

(۱) ہاتھی

ہمارا ہے اور ہم اس کے مالک اس لئے اس ملک سے کوسوں دور ہو سرکار معاملہ سے
مطلع ہوئے دل کو صدمہ ہوا سرکار مدار وہاں سے رواں ہو کر رود کے دوسرے ساحل
کی سو رواں ہو گئے ادھر مصر کے مالک کا سارا صدر سلگ اٹھا اور طرح طرح کے دکھ
درد والم سے گھرا اس کے لئے مرگ آ کر کھڑی ہو گئی سارے سرکاری عمائد و حکما
سرگرداں ہو گئے ہر طرح کی دوا کی گئی مگر صحاح کہاں ملی۔ معاملہ لا دوا معلوم ہوا
حواس کھو گئے احساس محرومی سے آ کر گرو[1] سے کہا سرکار ہم مر گئے اک ولی کو صدمہ
دے کر سرگرداں ہو گئے اور گرد مرگ آئے سرکار عالی کرم ہو ولد محمود کا گرو اٹھا اور حلہ
اڑھا کر دعا کی ولی کے حلہ۔سے وہ ملک سدھر ا مگر سرکار مدار کو الہام ہوا کہ اس کا گرو
اللہ کے ولی سے ٹکرا رہا ہے، سرکار مدار کہہ اٹھے کہ اس سے اوائل کہ ہم سے ٹکرائے
سلگ سلگ کر راکھ ہو کر مرے، سرکار مدار کی دعا سے سلگ سلگ کر راکھ ہوا آٹھ دس سحر
سے سوا ہوا اور اس کا لمحہ وصال آ کر کھڑا ہوا اور کہا کہ ارے گرو اٹھو ہم آ گئے اور دم،
مدار لے گئے وہ گرو لمحہ وصال سے مطلع ہوئے اور سارے ہمدموں کو اکٹھا کر کے کہہ
رہے کہ ہماری وصی سے آگاہ ہو! آگاہ کر رہا ہوں کہ ہم کو مرگ آئے مگر ما[2] دور ہی
رہے، ہم کو عدم ظہور کے گور کے حوالہ کر دو اگر دکھلاؤ گے رؤ گے ہم کو سوکھا ہی گاڑ دو
سارا معاملہ کہہ کر مرگ کے حوالہ ہوا اس کی روح اڑ گئی گرو کے ہمدم اکٹھا ہو کر ہم کلام
ہوئے کہ گرو کی وصی اسلام کے، احکام سے لڑ رہی ہے اسلام کا اصول ہے کہ مُردے کو
طاہر کر کے در گور کرو اور گرو کی، وصی الٹی ہے اور اصول اسلام کی رد ہے۔ ارے ولی
کس طرح کا ہے اک کہہ اٹھا کہ اول اول گرو کی وسطی کو ما سے دھو کر سارا حال معلوم
کرالو کہ اسلام کے اصولوں کی رد کس لئے ہو رہی ہے سارے ہمدم اس رائے سے
مسرور ہوئے ما لے کر وسطی کو دھوڈالا وہ وسطی ما کے ہمراہ رواں ہو گئی اور راکھ الگ

(۱) قادر شاہ کے پیر شیخ سراج الدین سوختہ (۲) پانی

الگ، ہوگئی سارے ہمدم مطلع ہوگئے کہ اگر طہر دے کر در گور کروگے سحر سے راکھ ہی اکٹھا کروگے اس لئے سارے ہمدم عدم طہر کے ہی در گور کرائے۔

مصرمدار

سرکار مدار سے سارا معاملہ لوگوں کو معلوم ہوا سرکار مدار اس ساحل سے ہو کر مصر مدار کی سو رواں ہوگئے اور حکم رسول کے آگے سر لگا کر اس صحرا کی سو رواں ہوگئے سرکار مدار کی اس مصر کی سو دوسری آمد ہے اول اول سرکار مدار اس معمورۂ مدار کو ۸۱۸ کی سال آئے اور وہاں اک عرصہ رک کر اہل اللہ کے گروہ سے گر رہے اول اول آمد کا معاملہ اسطوارہ اس طرح ہے کہ سرکار مدار حکم رسول اکرم کے محکوم ہو کر اس معمورہ مدار سے آگے اک محدود اور معدود داعی سلسلہ کا گروہ سرکار مدار کے ہمراہ ہے صد ہا ہمدموں کا کارواں ہر دم سرکار مدار کے ہمراہ رہا سرکار مدار اردگرد سے گاؤں اور امصار سے ہو کر اس صحرا کے وسط سے آگئے اور حکم رسول اکرم صلی اللہ علی رسولہ المکرم ہوا اے مدار اس صحرا کے وسط اک مڑ دہ ہے ما کا گڑھا ہے وہ اے لاڈلے کی صدا دے کر سوکھے گا وہاں ہی لحد ہوگی اور وہاں ہی گور کرو اس لئے سرکار اس صحرا کے وسط سے آگئے وہی ما کا گڑھا دکھا سرکار مدار وہاں رواں ہی ہوئے کہ صدا اٹھی اے لاڈلے، اے لاڈلے اس صدا سے سارا ما سوکھا اور سرکار مدار وہاں ٹھہر گئے داعی سلسلہ سرکار ظہری کو حکم ہوا کہ اک کمرہ الگ معمر کرو سارے داعی سلسلہ اٹھے ما، لائے مٹی لائے گارا کر کے مٹی کا کمرہ مکمل کر کے سرکار مدار سے کہا کہ کمرہ معمر ہے آرام گاہ مکمل ہوگئی سرکار مدار گئے سارا کمرہ ماہ کامل کی طرح دمک اٹھا سرکار مدار عماد اسلام کھڑا کر کے محو ہوگئے اسی طرح ماہ و سال رواں

(۱) مصر مدار شریف (۲) قاضی ظہری مدار اول شیر خلیفہ قطب المدار

رہے معمورہ مدار کا صحرا ہر سو دارالسلام کی طرح دمک اٹھا اس لئے مدار کے لمحوں سے لمحے گرر رہے اور مصر مدار گلوں کا صحرا ہوا اور گل محمدی کی مہک سے معطر ہوا لوگوں کو اس کا علم ہوا اور گل محمدی کی مہک سے معطر ہوا لوگوں کو اس کا علم ہوا کہ سرکار مدار اس مٹی کو لعل و گوہر کر رہے اور وہ مٹی لعل و گوہر کی طرح دمک رہی اور مدار دو عالم لوگوں کو علم عطا کر رہے لوگ گروہ در گروہ آئے علم کا درس ملا اور علم و عمل کا درس لے گئے اک اللہ کے ولی کے سائے کرم سے لوگ اماں لے رہے اور اس صحرا کی ہر سو ما کی کمی رہی اور اس کا احساس داعی سلسلہ کو رہا اک سحر گاہی کو محمد سرکار مدار کے گرد آئے اور کہا کہ سرکار عالی ہم لوگ لاکھ سعی کر کے لوٹ آئے مگر ما کہاں ملا سرکار سے آس لگا رہا ہوں کہ سرکار کرم ہو ہم لوگوں کو ما ملے اس لئے کہ اس صحرا کا عطر عاطر ہے کہ ما کا دور، دور کوئی گڑھا، مڑو، رود کہاں ہے اس لئے سرکار دعا کر کے ہمارے لئے ما کر دو۔

سرکار مدار کے عصا کا کمال

سرکار مدار سارے احوال سے مطلع ہوئے ما کی کمی کا احساس ہمدموں کو ہوا ہر داعی سلسلہ ہراساں دکھا ما کے حصول کی کاوی کی سعی کی مگر احساس محرومی ملی سرکار مدار اک داعی سلسلہ محمد[1] سے کہہ اٹھے کہ محمد مرا عصا لو اور اس صحر کی سو رواں ہو اور عصا وہاں کی مٹی سے رگڑ دو ما ملے گا مگر ہاں عصا اگر مکہ مکرمہ کی سو رواں ہوگا ما کی رکی رواں ہوگی اور اگر سوئے مکہ مکرمہ رگڑو گے ما کی رکی رواں ہوگی اور اگر سوئے مکہ مکرمہ رگڑو گے دودھ کی رکی رواں ہوگی۔ سرکار مدار کے داعی سلسلہ محمد سرکار مدار ہر دو عالم کا عصا لے کر صحرا کی سو رواں ہو گئے صحرا آ کر سرکار مدار کے داعی سلسلہ محمد مکہ مکرمہ کی سو گزر رہے عصا رگڑا کے معا دودھ کی اک رکی رواں ہو گئی سرکار محمد کو دودھ

(۱) محمد یمین خلیفہ قطب المدار

رواں دکھا حد سے سوا مسرور ہوئے سرکار مدار کی درگاہ آئے سارا حال کہہ ڈالا سرکار
عالی دودھ رواں ہوا ہے اہل مصر کی امداد ہوگئی۔ سرکار مدار سارے معاملہ کی اطلاع
سے مطلع ہوئے اور کہا کہ وہاں رواں ہوکر اس دودھ کی رگی سے عصا مس کر دو دودھ
سوکھے گا اس طرح دوسری طرح سے مکہ مکرمہ کی سو سے عصا رگڑ و مارواں ہوگا۔
سرکار محمد داعی سلسلہ گئے اور عصا مس کر کے اسی عصا کو مکہ مکرمہ کی سو سے رگڑا مارواں
ہوا ماکی اک رودرواں ہوگئی اور سرکار مدار کے اس عصا کے کمال سے سارا عالم مائل
ہوا ور سرکار مدار کا رودکرم اس دور سے لے کر اس دور کی ہر سحر و مسا رواں ہے
اور لوگ دلی مرادوں کا مدعا اس سے لے رہے اس رود کے ما کا کمال ہے کہ لوگ
اس کا ما لے کر کوڑھ، دمہ، حصر، سعالی دل کے ہر دکھ ہر درد کی دوا اس سے کر رہے
اور سال کے اعراس کا حال اس طرح ہے (اک ماگھ کے ماہ کا اور اک مدار کے ماہ کا
) لوگ اکٹھا ہوکر ہر سال ساحل رود سے عمدہ سماں کا درس کر رہے کہ لوگ اس رود کا
مالے لے کر گاؤں گاؤں، مصر مصر لٹار ہے اور لوگ اس سے مدعائے دلی حاصل
کر رہے اور رود داعی سلسلہ محمد کے اسم سے موسوم ہے۔

لوگ مرگ سے دور ہوئے

عطر کا مصر ہر عہد و دوادوار کا عمدہ مصر رہا اللہ کا عطا کردہ مال ہے۔ مروی ہے کہ
سرکار مدار معمورہ مدار ٹھہرے اور اس دور کا اسطوارا ہے اس دور کا حال اسطرح ہے
کہ عطر کے مصر کے ہر سوا اک دوسرے رک کر آٹھ دس لوگ مرگ کے حوالہ ہو رہے ہر گھر
ہر گلی ہر محلے ہر کٹم ہر حصہ سے درد والم کی صدا اٹھ رہی ہر سحر سے مسا آٹھ دس لوگ
مر رہے مرگ کی گھاٹ لوگ لگ گئے اور سعی کر رہے کہ کسی طرح مداوا ملے اور اس

(۱) تنوج

طرح مرگ سے دوری رہے مگر ہر سعی، سعی محال رہی وہاں کے لوگ ہار گئے کسی
طرح معلوم ہوا کہ اس مصر سے دور اک صحرا ہے وہاں اللہ کا ولی ہے اس کی دعاؤں
سے اماں ملے گی۔ وہاں کے لوگ اکٹھا ہو کر معمورہ مدار آگئے اور سرکار مدار سے سارا
معاملہ رو رو کر کہا اور سرکار کے آگے سارے احوال کھول کر رکھے کہا سرکار ہم لوگ
دردرس ہو کر سرکار والا کے گرد آئے سرکار ہم لوگوں سے دکھ سکھ آرام کوسوں دور ہے
دکھ درد سے گھر کر مرگ کے حوالہ ہو رہے ہے۔ سرکار مدار ہمارے مصر کی سو اک ہوا آگئی
اس ہوا سے ہر سحر و مسا آٹھ دس لوگ مرگ کے حوالہ ہو رہے ہے مرگ کی گھات لگ
رہے معاً ہوائے مرگ سے سارا مصر مر رہا ہے صد ہا صد لوگ مر گئے ملک عدم کی
سو رواں ہو گئے ہم اور ہمارے لوگ مردے اٹھا اٹھا کر مرگھٹ لا لا کر ہار گئے ہر
مردے اٹھا اٹھا کر سر گرداں ہو گئے۔ ہر سو ڈر ہے ہراس ہے اگر سرکار مدار کا کرم ہو
ہم سے ہر طرح کے آلام دور ہوں اگر سرکار مدار سرکار دو عالم صلی اللہ علی رسول المکرم
کے رحم و کرم کا اک حصہ ہے سارا معاملہ مسموع کر کے لوگوں کو حوصلہ دے کر سہارا
دے کر کہا ارے ہمارے اللہ کا کرم ہو ہر دکھ درد دور ہوگا مرگ دور ہوگی۔ سرکار مدار
لوگوں سے ہم کلام ہوئے مرگ سے دور ہو گے مگر وعدہ کرو کے سارا مصر کلمہ لا الہ الا
اللہ محمد رسول اللہ کہہ کر مسلم ہوگا۔ کہا سرکار والا اگر آتی کے آدھے سحر و مسا مرگ ہم
سے دور رہی ہم لوگ کلمہ لا الہ الا اللہ کہہ کر مسلم ہوں گے گروہ اہل اسلام سے
ہوں گے۔ سرکار مدار اک دائی سلسلہ کو مدعو کر کے طوعی کر کے کہہ رہے کہ اس مصر کو
رواں ہو اور معاملہ آگے رکھ مرگ کو مرگ کی گھات کر دو دائی سلسلہ وہاں گئے اور دعا
گو ہوئے کہ اے اللہ رسول اکرم ہادی عالم صلی اللہ علی محمد و آلہ وسلم کے واسطے سے
ہماری دعا کو مکمل کر دے ہمارا مدعا ملے اور اہل مصر سے مرگ اکدم دور ہو اور مصر کے

(۱) [illegible]

لوگوں کو اماں ملے سرکار مدار کے دائی سلسلہ دعا کر رہے کہ معاً اک آگ کا گولہ
اٹھا اور مصر کی سو رواں ہوا۔ دائی سلسلہ اس آگ کے گولے کو کھا گئے دائی سلسلہ
آگ کو کھا کر کہہ رہے کہ مرگ اکدم سارے مصر سے دور ہوگئی دائی سلسلہ آگ
کھا کر وہاں سے مصر مدار لوٹ آئے مصر مدار آکر سارا معاملہ کہہ ڈالا سرکار کو مطلع
کر کے راہ سلوک کے راہی ہوئے راحل ہوئے۔ ادھر عطر کے مصر سے مرگ دور
ہوگئی اور اسی کے آدھے سحر و مسا ہو رہے اور مرگ کوسوں دور ہوگئی آئی ہی کہاں سارا
مصر اماں کے سائے سے مسرور ہوا۔ مروی ہے کہ اسی کے آدھے سحر و مسا سے اک
سحر اوائل وہاں کے لوگ اکٹھا ہوئے اور کہا کہ مرگ اگر آگئی ہم کلمہ سے دور
ہوں گے اور ہم لوگوں کو اماں ملے گی اور اگر مرگ وعدہ مکمل کر گئی ہم لوگوں کو وہ مسلم
آکر کلمہ گو کر کے اہل اسلام سے کرے گا اس لئے کہ ہمارا سوال مکمل ہوگا اور ہم لوگ
مسلم ہوں گے اس لئے کوئی راہ ہموار کرو کہ ہم لوگوں کو مسلموں سے اماں ملے اک
آدمی کہہ رہا کہ ہماری رائے ہے کہ مصر کے کسی معمر مرد کسی عمر رسا آدمی کا دم روک کر
مرگ کے حوالہ کر دو اور اس سے اوائل کہ کل آئے کسی کو مار دو سارے کے سارے
لوگ اس کی رائے سے اک ہوگئے اور ارادہ کر کے مصر کے کسی معمر آدمی کی سعی
کر رہے کاوش کر رہے اسی مصر کے اک سادھو کی آمد ہوئی اور کہا اے لوگوں اس
رائے سے دور ہی رہو اس لئے کہ اس اللہ کے ولی کی دعا سے مرگ دور ہوگئی۔ ہم
لوگ مرگ سے دور ہوگئے اگر اس طرح کا عمل کرو گے اس اللہ والے کو اطلاع ہوگی
اور الہام ہوگا کہ اہل مصر سے مرگ دور رہی مگر مصر والے اس کو مار کر لے آئے اس
لئے اس عمل سے دور رہو اور اگر وہ گھوما ہم کو دوسری طرح سے مرگ دے دے
گا اس لئے اس طرح کا عمل اور وہم دل سے دور کرو اس سادھو کے درس سے لوگوں

کا حوصلہ ٹوٹا اور دوسری سحر کو لوگ کلمہ گو ہو کر مسلم ہو گئے اور ہٹ دھرم مکر گئے۔ سرکار مدار کی آرام گاہ معمورۂ مدار ہی ہو گی سرکار مدار اس صحرا کے اردگرد کے لوگوں کو اسلام کا علم دے رہے اور اک عرصہ ہوا علم کا ساگر رواں رہا۔ لوگ اس علم کے ساگر سے علم حاصل کر رہے کوئی لا الہ الا اللہ کا ورد کر رہا کوئی راہ سلوک طے کر رہا لوگ دور دور سے آ آ کر اسلام والے ہو رہے۔ مروی ہے کہ اک سحر کو اک مرد کی آمد ہوئی اور وہ کہہ رہا کہ سرکار والا ہمارے مصر[1] کے مَلِک[2] کا ارادہ ہے کہ وہ سرکار عالی کے مصر آ رہا ہے اور سرکار عالی سے علم و حلم و حکم صلح و عدل عمل و علم آگہی حاصل کر کے اللہ کی درگاہ کے لئے دائمی آرام حاصل کرے گا۔ اگر سرکار والا کا کرم ہو وہ اہل اللہ سے ہو اس لئے سرکار اس کو اس مصر کی آمد کا حکم دے دو۔ سرکار مدار اس اساول سے ہم کلام ہوئے کہ اس والی مصر سے کہو کہ وہاں ہی رہے ہم ہی اس کے مصر آ رہے۔ سرکار مدار اس مَلِک کے ملک کو رواں ہو گئے سرکار مدار کی آمد اس کے مصر کو ہوئی کسی اہم معاملہ کا سر ہے اور سرکار مدار کی آمد سے کوئی معاملہ سر ہی کہاں رہا اور سرکار کی آمد سے سارے اسرار کھل گئے اور سرکار مدار وہاں اس لئے گئے ہر عالی و موالی عالم و حاکم کو علم الاسلام سے اعلیٰ کرے سرکار مدار داعی سلسلہ کے گروہ کو لے اس مصر کی سو رواں ہو گئے راہ طے ہو رہی اور راہ ہی راہ اک مصر ملا اودھ[3] سرکار مدار اودھ رک گئے لوگوں کو معلوم ہوا کہ اللہ کا ولی ہے اور اس ولی کی آمد ہوئی ہے کہ عالم ولا اس کے عہدہ کے گرد محور ہے۔

مصلّی دے کر ولا دی

لوگ گروہ در گروہ آئے اور مرادوں کے گل حاصل کئے اور دائمی آرام کی دعا کے لئے کہا سرکار مدار ہم کلام ہوئے کہ اے لوگو! اس مصر[3] کا اک ولی[4] ہے اس سے دعا

(۱) جونپور (۲) بادشاہ ابراہیم شرقی (۳) لکھنؤ (۴) شاہ مینا لکھنوی۔

کراؤاوردلی مرادوں کا مدعا حاصل کرواوراس کے گرداکٹھا ہوکردعا کراؤاوراک
داعی سلسلہ سے کہا کہ ہمارا مصلی لے کررواں ہو اوراس ولی سے کہو کہ اے محمد
سرکار مدارالمہام کے اس مصلے کوسر سے لگا کرعوام کے لئے اس کے وسائل سے دعا
کراؤ داعی سلسلہ وہاں گئے اور ہمکلام ہوئے کہا کہ اے محمد سرکار مدار کا حکم ہے
ہمارے اس مصلے کوسر سے لگا کرلوگوں کے لئے دعا کردواس لئے کہ اس مصر کے ولی
ہواس مصر کے حاکم ہواس مصر کے مالک ہواس لئے لوگوں کے لئے دعا گو ہووہ ولی
کامل اس مصلے کو لے کراٹھے اوراعلائے سررکھ کرسر سے لگا کردعا گو ہوئے اے الہہ
العالم اس مصلے والے کے واسطے سے ہمارے مصر والوں کی امداد کر ہر دکھ ہر درد سے
دور کرعوام کی مرادوں کو مکمل کر محمد سرکار مدار کا مصلی لے کردعا کررہے سرکار مدار کے
مصلٰے کے وسائل سے محمد کو ولا ملی ولی ہوئے اور عوام کی دعاؤں کو اکمال ملا سرکار مدار
محمد کو ولا عطا کر کے ملکؒ کے مصرؔ آگئے سرکار مدار کی آمد ہوئی کہ عمائد مصر ملک کا مَلِک
اور سارے لوگ اوک مسرور ہوئے لوگوں کو اصل مدعا ملا سرکار مدار کی دعا سے لاولد
اولاد والے ہوئے گداگر کو ملک عطا ہوا عام لوگوں کے لئے مرادوں کا گل کھلا سرکار
مدار اک طول عرصہ وہاں رکے وہاں ٹھہر رہے کہ عوام کو معلوم ہورہا کہ سرکار مدار کی
لحد ہی اس مصر کو ہوگی سرکار مدار اس مصر کی مٹی کو لحد کے لئے رکھ کر ہاں ہی رہ کرمسرور
ہوں گے لحد کے لئے اس مصر کی مٹی کے مولل ہورہے اس لئے لوگ وہم کرے ہم
کلام ہورہے کہ معلوم ہورہا کہ مدار کا ارادہ ہے کہ ہاں ہی رہ کر لحد عالی اور درگاہ معمر
کرائے سرکار مدار اک دو ماہ ٹھہرے اور سوئے مصر مدار رواں ہوگئے راہ کے ہر کس کو
راہ سلوک عطا کرا کے اسلام محمدی کا درس دے کرعوام کو اہل اللہ کے گروہ سے کر کے
معمورہ مدار آگئے۔

(۱) قاضی شہاب الدین (۲) ابراہیم شرقی (۵) جونپور

محمدؐ کی عروسی

سرکار مدار معمورۂ مدار آ کر ٹھہرے اک داعی سلسلہ محمد[2] کی آمد ہوئی اور سرکار سے کہا کہ سرکار والا ہم لوگوں کا دلی ارادہ ہے ارادہ محکم اور رہاو ہے کہ سرکار محمد[3] کی عروسی کر دو اس لئے کہ سرکار عالی! محمد[4] دوم عروسی سے سرکار والا کی اولاد کا سلسلہ آگے آگے رواں ہو اور رہے محمد اول کے اس ارادہ سے سرکار مدار حد سے سوا مسرور ہوئے اے محمد اول ارادہ عمدہ ہے مکمل ہوگا۔ ادھر سرکار محمد[5] دوم سے اک داعی سلسلہ کہہ رہے کہ اے محمد دوم عروسی کرلو کہا کہ عروسی کس لئے کرلوں ہمارے سرکار مدار العالم کی عروسی کہاں ہوئی ہماری عروسی کس لئے؟ ہم کو عروسی سے دور رکھو سرکار مدار کو سارا معاملہ معلوم ہوا احوال سے آگاہی ہوئی اے محمد دوم ادھر آؤ سرکار محمد دوم آئے سرکار مدار ہم کلام ہوئے اے محمد ہر سہ واحدہ کی عروسی کروں گا ہمارا محکم ارادہ ہے اس لئے کہ ہمارا سلسلہ اولاد رواں ہو اور اولاد ہر سہ واحدہ کہلائے۔

سرکار مدار محمد اول سے کہہ اٹھے اے محمد محمد دوم کے لئے عمدہ کردار واطوار اور ہمارے رسول کے گھر کی لڑکی ہو اسکی سعی کرو۔ اک دو سحر ہوئی محمد اول آئے اور کہا کہ سرکار عالی ارئی کے گرد اک مصر ہے اس مصر کے اک مرد کامل احمد[8] کی لڑکی کردار واطوار کی عمدہ ہے اور طرح دار ہے عاملہ ہے عمل اسوہ رسول اکرم کی اور آل رسول ہے۔ سرکار مدار کہہ رہے کہ اے محمد اول اسی لمحہ احمد کے گھر رواں ہو اور احمد سے کہہ دو کہ صالحہ[9] لڑکی کی عروسی محمد دوم سے کر دو محمد اول اس مصر کو آئے اور سارا امر مسلم کہہ ڈالا اللہ کے کرم سے معاملہ اک دم طے ہوا اور محمد دوم کی عروسی اس صالحہ سے آمد سرکار دوعالم کے ماہ[10] کی اول کو ہوگئی سرکار مدار اس عروسی سے اور کے مسرور ہوئے

---

(۱) حضرت خواجہ سید ابو محمد محمد ارغون کا نکاح (۲) محمد جمال الدین جانمن جنتی (۳) ابو محمد ارغون (۴) محمد دوم خواجہ ابو محمد ارغون (۵) محمد اول خواجہ جمال الدین جانمن جنتی (۶) ہر سہ خواہ یکاں (۷) جہانسی (۸) سید احمد جعفر اولی (۹) سیدہ جنت النساء (۱۰) ۱۲ ربیع الاول۔

اور سلسلہ اولاد کے لئے دعا گو ہوئے اللہ کے کرم سے محمد دوم کی اولاد کا سلسلہ اوک رواں ہوا اور معمورہ مدار محمد کی اولاد سے ماہ کامل کی طرح دمک رہا ہے اللہ اس سلسلہ کو دوام عطا کرے محمد رسول اللہ کے وسائل سے۔

مولودال رائے

مصر مدار کے گرد عطر کا مصر ہے اس عطر کے مصر کے گرد اک گاؤں ہے اس گاؤں کا اسم گردامئو ہے گردامئو کی عوام سرکار مدار سے دلی مراد کے لئے معمورہ مدار آ کر مراد کا حصول کر رہی ادھر گردامئو کے اک لا ولا ولدرائے کو معلوم ہوا کہ سرکار مدار کی دعا سے اللہ اولاد عطا کرے گا حد سے سوا مسرور ہو کر دلی مرادوں کا مدعا لے کر مصر مدار کی سو مع عروس کے رواں ہوا سرکار مدار کے مصر آ کر معمورہ مدار سے لگا درگاہ مدار آ کر سرکار مدار سے دلی مراد کہی اور کہا کہ اے سرکار مدار المہام ہم لا ولد ہماری کوئی اولاد کہاں ہم کو دردول کا درماں عطا کر دو ہم کو اولاد عطا کر دو وہ رورو کر روداد الم کہہ رہا کہ سرکار کا دائمی کرم لٹا لا ولد اولاد والے ہو گئے گدا گر ملک ہو گئے گمراہ ہادی ہوئے موالی عالی ہوئے عاصی ، ہادی ہو گئے ، مٹی کے ٹکڑے ماہ کامل ہو گئے مولی ہماری سو کرم ہو ہم کاسائے گدائی لے کر آئے کرم کے ٹکڑے ڈالدو ہمارا کاسہ دل معمور کر دو سرکار ہم کاسائے گدائی لے کر سوالی ہوئے۔ سرکار مدار کو اس کے حال سے آگاہی ہوئی اور رحم و کرم کا ساگر اٹھا اور اس کے کاسائے دل کی سو رواں ہوا اللہ کا کرم مدار کی دعا درگاہ الٰہی سے ٹکرائی اے اللہ اس لا ولد کو محمد رسول اللہ کے واسطہ سے اولاد والا کر دے سرکار مدار کی دعا کرسی الٰہی سے ٹکرائی اور اک لا ولد کا حصہ[1] دمک اٹھا اک سال کے عرصہ سے سوا اس لا ولد کو اولاد مل گئی گھر والے مسرور ہوئے

(۱) قسمت

اوراس لڑکے کا اسم ال رائے رکھا مگر اس لڑکے کی مولود اور اک مرد سے دور معلوم ہوئی اس لئے کہ ال رائے اک لحم کے ٹکڑے کی طرح مولود ہوا سارا گھر ہراساں ہوا کہ اے اللہ عرصہ کی دعا مکمل ہوئی مگر لحم کا ٹکڑا ال رائے کے گھر والے اس لحم کے ٹکڑے کو لے کر سرکار مدار کی درگاہ آئے سرکار مدار سے کہا کہ سرکار عالی اس لڑکے کو صحاح کر دو سدھار دو سرکار مدار اس لحم کے ٹکڑے کے لئے دعا گو ہوئے اے اللہ اس لڑکے کو صحاح عطا کر دے روح عطا کر دے معاً دعا کامل ہوگئی اور وہ مولود لحم کا ٹکڑا ال رائے رو اٹھا اس آدمی کا دل موم ہوا اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ کر مسلم ہوا ۔سرکار مدار کی دعا سے وہ طول ہو کر اک عمدہ رکوئی ہوا اور ال رائے سے رائے کا سلسلہ اولاد آگے رواں ہوا مگر معاملہ اس طرح رہا کہ ہر لڑکے سے اک ہی لڑکا مولود ہوا اس طرح دس اور دو لڑکوں کا سلسلہ رہا اور اس سلسلہ کی الوداعی کڑی دس اور دو ہوئی اور اس لڑکے کا اسم مداری رائے رکھا مداری رائے سے سلسلہ اولاد رکا اور آگے کہاں رواں ہوا آس ہی کہاں رہی مداری رائے لا ولد ہے اس کو لوگوں سے معلوم ہوا (مداری رائے) ال رائے مداری رائے کے داداؤں کے دادا ہوئے اور وہ لا ولد رہے مگر سرکار مدار کی دعا سے اولاد صالح عطا ہوئی اس کا اسم ال رائے رکھا اس لئے درگاہ مدار رواں ہوا اور مدار کی درگاہ سے آس لگاؤ اور کہو کہ سرکار عالی ہمارے دادا کے دادا اس در سے اولاد لے گئے اور ہم اسی لئے درگاہ سے آ لگے رو رو کر دعا کی اے سرکار عالی اے دو عالم کے مدار کل مراد سے ہماری گودی معمور کر دو سرکار کی ہی دعا سے ہمارے دادا ال رائے مولود ہوئے اور دس و دو لڑکوں کا سلسلہ رواں رہا اور ہم سے اولاد کا سلسلہ رک رہا ہم لا ولد ہو کر مرگ کے حوالہ ہوں گے؟ سرکار مدار کی لحد کے گرد کھڑے ہو کر روداد الم کہی اللہ کے کرم رسول کے رحم سے مدار کی دعا سے

مداری رائے کے ہاں اک لڑکا مولود ہوا اہل محلہ گاؤں والے اور گھر والے اوک مسرور ہوئے۔ سرکار مدار کی درگاہ سے حصول دعا کا مطلع ملا اور لوگ اسلام کے اماں والے گروہ سے ہو گئے اللہ اور اس کے رسول کے ہر حکم کے عامل ہوئے اور سارا عالم اس گروہ کے لئے اماں کی دعا کر رہا۔

ملکہ ماحل

سرکار مدار کے عہد کا معاملہ ہے اک ملکہ اسم ماحل سے موسوم اللہ کی عدو ہوئی اللہ والوں سے حسد اور لڑائی معرکہ اس کا اصل الاصول کام رہا اور اک عالم اس سے ہراساں رہا لوگ ہراس والم کے واسطہ اس ملکہ سے دور دور ہو گئے اور اس کا رہاؤ آگے آگے رواں رہا۔ مال کار اک سحر وہ آئی کہ ملکہ ماحل کے حوصلے ٹوٹ گئے، اس کی انا لائی مٹی آلودہ ہوگئی اور اک سحر کو وہ اللہ والی ہوگئی ہوا اس طرح کہ وہ ملکہ ماحل لاولد رہی اور اس کے دھرم کے اصولوں کی ہر رسم ادا کر کے اولاد کی دعا کی گئی مگر حصہ مراد مراد والا کہاں ہوا ہر سعی کی گئی مگر لا حاصل رہی ہر سعی کر کے ہار گئی دوا اور دعا سے کہاں کام ہوا امور ملک کی حرص و طمع سے گھری رہی اور امراؤ عمائد ملک کو مدعو کر کے کہا کہ ہماری کوئی اولاد کہاں ہے ہم کو احساس ہو رہا ہے کہ ہمارا ملک ہماری ملک سے ہٹ کر دوسرے کی ملک ہوگا اس لئے کوئی راہ ہموار کرو کہ اولاد ملے امرائے ملک سے اک آدمی اٹھا اور کہا کہ مصر مدار کو رواں ہو وہاں اللہ کے اک ولی مدار المہام کی آمد ہوئی ہے اس ولی کی دعا سے مدام لاولد کو اولاد ملی ہے اس لئے اک اللہ کے ولی کی درگاہ کرم کو رواں ہوا اور اولاد کی دعا کرو ملکہ ماحل سرکار مدار کے احوال سے مطلع ہوئی اور مصمم ارادہ کر کے سرکار مدار کی درگاہ کو رواں ہوئی سرکار مدار کی درگاہ آ گئی اور روداد الم کہہ ڈالی

دمع آ گئے رواں ہمی سسکی کا کارواں رواں ہوا سرکار مدار اس کے حال سے مطلع ہو کر دعا گو ہو گئے اللہ واحد اور سرکار مدار کی دعا کو رد کرے اس سے اس حاکم واحد کے کرم کا ساگر اٹھا اور لا ولد ملکہ مال کی گود اولاد سے معمور ہو گئی اس کے سرور سے اس طرح معلوم ہوا گو کہ اسے دوسرا ملک ملا ہو اور وہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ کر گروہ مسلم سے ہو کر مسلمہ ہوئی اور اس کا سارا لاؤ عسکر عمائد و امرا اور عوام مسلم ہوئی سرکار مدار کی مساعی اور کاوش سے ہر مصر والوں کی الحادی مٹی اور ہادم اسلام، اسلام کے معمار ہوئے ہادم دار اللہ معمار اسلام ہوئے اور مٹی مٹائی راہوں کو وہ لوگ ہموار کر گئے۔

کوئی مرد کہاں دکھا

سرکار مدار کے معمورہ کے گرداگرد اک عمر رسا معمرہ حلہ سے آلاراسی ہو کر عرصہ سے اس صحرا کے سائے سے عمر مکمل کر رہی عمر کی راہ طے کر رہی گاہ گاہ اگر کسی کو دکھی درع سے صد حلہ سے آلاراسی، لوگ حائر ہوئے سرگرداں ہو گئے کہ اک کاملہ، صالحہ حلہ سے صد کس طرح سے اس کی عمر کی حکی ہے اگر کوئی گرد آ کر کہے کہ اے اماں حلہ کہاں ہے ردا کہاں ہے اور کس لئے حلہ سے آلاراسی ہوئی حلہ لادوں اوڑھ لو وہ کاملہ کہہ رہی حلہ کس کے لئے اوڑھوں کوئی مرد ہی کہاں ہے عرصہ طول اسی طرح عمر طے کر رہی ماحول اسی طرح رہا اسی حال سے وہ رہی کہ سرکار مدار کی آمد آمد اسی صحرا کے وسط ہوئی اس کاملہ کو معلوم ہوا سرکار مدار آرہے اور صحرا مدار کا ہی ہے وہ کاملہ حلہ اوڑھ کر ردا ڈال کر اس صحرا سے گرد کے اک گاؤں[2] کو رواں ہو گئی اور اسی گاؤں کے گرد لحد ہے اک سائل کہہ رہا کہ اے اماں حلہ کس لے اوڑھا کہا کہ اس صحرا کے وسط اک مرد کی آمد ہو گئی ہے۔

(۱) بی بی [illegible] (۲) [illegible] پور شریف سے چار کلومیٹر دور قصبہ [illegible] ہے۔

وصال مدار

سرکار مدار الملہام رسول اکرم ہادی عالم صلی اللہ علی رسولہ المکرم کے حکم سے اس ملک کے مصر مصر، گاؤں گاؤں، محلہ محلہ، گلی گلی، گھر گھر اسلام کا علم عطا کر کے لوگوں کو اللہ کی راہ دکھا کر عوام کو رسول اکرم کے عمدہ اسوہ کا عامل کر کے اس ملک کے علاوہ دوسرے ممالک کا دورہ کر کے عوام کو اللہ والا کر کے معمورہ مدار آگئے اور حکم رسول ہی ہوا کہ وہاں ہی لحد ہوگئی اک طول عمر اسلام کے لئے کاٹی سرکار مدار آٹھ سو اٹھارہ کی سال معمورہ مدار آگئے اور عمر کا الوداع اسی گاؤں سے کہا اور اس گاؤں سے اک مصر کو گئے اور اس مصر سے معمورہ مدار لوٹے اور اسی مٹی کو آرام گاہ کر کے ٹھہر گئے اور دوائی سلسلہ دور دور رواں ہو کر اور اسلام کا علم لہرا کر لوٹ کے سرکار عالی کے گرد آگئے اور اسی طرح معاملہ دائمی رہا اور اس دور سے سلسلہ اسی طرح رواں ہے سرکار مدار لاکھوں لاکھ لوگوں سے اسلام کا کلمہ کہلوا کر مسلم کر گئے سرکار مدار کی الوداعی گھڑی آگئی سرکار مدار کو احساس ہوا کہ اللہ کا حکم آرہا ہے سرکار مدار کو اس کا الہام ماہ مدار کی سولہ کو ہوا سرکار مدار کے وصال کی گھڑی آگئی سرکار مدار کو محسوس ہوا کہ اک طول عمر کی الوداع ہے سارے ہمدموں کو گرد کر کے ہر دوائی سلسلہ کو اور الگ طور سے ہر سہ واحدہ کو حکم ہوا سارے کے سارے ہمراہی اور ہمارے ہم دم اور دوائی سلسلہ ہمارے گرد اکٹھا ہوئے ہر سہ واحدہ، ہمدم، اور دوائی سلسلہ گرد اکٹھا ہو گئے سرکار مدار کہہ اٹھے اے اللہ والوں اس عالم کو سرائے کہو دائمی آرامگاہ دار السلام ہے وہاں سے ہی لگاؤ رکھو مال کار اس عالم سے اک سحر کو رواں ہی ہو گئے اس عالم سے دل ہٹا کر اس عالم سے لگاؤ وہی عالم دائمی ہے اللہ کے ہر حکم کو عمل کی راہ دکھاؤ اور احکام رسول اکرم

(1) ہجری

کے عامل ہوسرکار دوعالم صلی اللہ علی رسولہ المکرّم کے حکم کی عدولی کروگے ہم سے دور رہوگے سرکار دوعالم کے حکم کے عامل ہو گئے ہمارے ہو گئے علم سے واسطہ رکھو علم حاصل کرو علم لوگوں کو عطا کرو۔ ہادی ہو کار ہدیٰ سدھارو اللہ واحد کے اسلام کے علوم کی عکاسی کر کے گھر گھر دے آؤ اللہ کی رسی اور آل رسول مدار اماں ہے اس مدار اماں سے اماں حاصل کرو۔ اک طول وصی کی اور کہا کہ اے ہمدموں کل ہمارا وصال ہوگا ہم دارالسلام کے راہی ہوں گے گرہ لگاؤ کہ اک دوسرے سے لگاؤ رکھو گے اور ہاں ہماری گدی ہمارے مصلے کے محمد صُدر ہوں گے اور ہمارا ولی عہد محمد ہے۔ محمد کو گدی کا مالک کرر ہاہوں اس لئے کہ کسی طرح کا کوئی وہم کر کے وہ کالمعدوم ہو احساس سرداری کا عدم ہوا گر ہم سے ملو اول محمد سے ملو ہم سے مل لوگے ہماری درگاہ کا واسطہ محمد ہے اور ہر سہ واحدہ کو واسطہ کرر ہاہوں ساری مرادوں کی دعا ہر سہ واحدہ سے کراؤ ہر سہ واحدہ ہی ہماری راہ کا واسطہ ہے ہمارے وصال کا لمحہ گرد ہے اس لئے ہر داعی سلسلہ کو اس کی الوداعی آرامگاہ سے مطلع کرر ہاہوں ہر داعی سلسلہ کو اس کی آرامگاہ سے مطلع کر کے کسی کو دہلی، کسی کو مالوہ، کسی کو الور، کسی کو لاہور، کسی کو اٹاوہ، کسی کو دموہ، کسی کو اٹارسی، کسی کو ماور، کسی کو مداری کو ہسار، کسی کو کوہ ہمالہ، کسی کو آگرہ، کسی کو کوٹہ، کسی کو علی گڑھ، کسی کو مدراس، کسی کو منو، کسی کو کوہ کوکلہ، کسی کو اودھ، کسی کو مدار، کسی کو باوڑہ، کسی کو مراٹھا، کسی کو بلسا مگدھ، کسی کو گردا منو۔ کئی داعی سلسلہ کے علاوہ ہر سہ واحدہ کو گرد ہی رکھا سرکار مدار کے الوداعی کلام کا ٹکڑا اس طرح ہے اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور اسی سے مدد حاصل کرو اور اللہ کے رہو اسلام کے احکام ادا کرو اللہ سے روگرّ لڑاؤ اور اسی سے ہر کام کی مدد حاصل کرو اسی کی اماں لو اسی کی راہ کے راہی رہو ہر کام آساں ہوگا ہر داعی سلسلہ سرکار مدار کے عہد کے معاہدہ کی گرہ لگا کر

(۱) خواجہ سید ابو محمد ارغون جانشین ہوں گے۔

کہا اٹھاؤ لاعاصی لَکَ اَمْرًا اے لوگوں ہماری دعائے رحم وکرم عماداسلام[1] حسام[2]
ہی کھڑا کرے ہمارے طہر کے لئے ما کے اٹھارہ گھڑے رکھدواور طہر کا سارا کام
اوراس کے سارے احکام ملائے اعلیٰ سے ادا ہوں گے سرکار مدار کے الوداعی کلام کی
الوداع ہوئی سرکار مدار کمرے کے کواڑ لگا کر محو ہو گئے اسی طرح موسم گرم رہا سرکار
مدار محو ہو گئے رحم وکرم کے سائے آئے اور سرکار مدار کے کمرہ کے محور ہو گئے عدل
وکرم کے ساگر اٹھے سرکار مدار کے کمرہ کے گرد گھومے لمعہ عکس محمدی اس کمرہ کو دمکا
رہا اسی طرح مسا آگئی اور مسا ہے کہ سحر؟ سحر اس کے در کی گدا گر معلوم ہو رہی ہے
آسماں سے ملائے اعلیٰ کی آمد ہوئی اور مدار کے کمرہ کے گرد اکٹھا ہوئے ادھر ملائے
اعلیٰ گروہ در گروہ کھڑے اور کسی کے وصال کے لئے دل کا عالم ہموار کئے سرکار مدار
حد سے سوا مسرور ہوئے اوراس سرور کی حد اللہ ہی کو معلوم رسول اکرم صلی اللہ علی
رسولہ المکرم لحد عالی سے آگے اللہ اللہ وصال ہے کہ آمد اللہ رے مدار کے وصال کا
عالم ہے کہ مدار کی آمد کا؟ اللہ ورسول اعلم ہر سو سے کلام الٰہی کی وہ صدا آرہی کہ سامع
کے حواس کھو گئے ۔ کلام الٰہی کی صدا سرکار مدار کے کمرہ سے اس طرح آرہی کہ کل
عوام محو ہو گئی اس طرح مہک اڑ رہی کہ کل عالم معطر ہو رہا اس طرح کا کالی مسا دمکی
کہ سارا عالم دمک اٹھا ساری مسا اسی طرح ماحول رہا اور سحر آئی اک صدا اٹھی راہی
دارالسلام مداری (۸۳۸) سرکار عالی واصل الی اللہ ہوا (۸۳۸) مدار اللہ کی سو گئے
سارا عالم دکھوں سے معمور ہوا ہمدم مر مٹے ہر سہ واحدہ کے حواس کھو گئے دل آہ والم
سے رو اٹھے ہر سو آہ کراہ کی صدا ہوئی سارے ہم دم دل مسوس کر رہ گئے اداسی اس
طرح آئی کہ حساس دل مٹ گئے داعی سلسلہ کواڑ ہلا ہلا کر ہار گئے مگر کواڑ کہاں کھلے
سارا عالم وصال مدار سے اداس ہوا اور لوگ دور دور سے اکٹھا ہو گئے ادھر علامہ حسام

(۱) نماز جنازہ (۲) حضرت حسام الدین سلامتی جونپوری۔

کو حکم ہوا کہ آؤ آکر ہمارے لئے دعاء رحم کرو علامہ حسام دوسرے مصر سے آگئے
علامہ حسام مدار کے کمرہ کے گرد آئے معا کواڑ کھل گئے لوگ اس کمال سے حائر
ہوگئے مدار کے کمرہ سے مہک آئی سارے لوگوں کو معطر کر گئی علامہ حسام سرکار مدار
کے گرد آئے۔ علامہ حسام کو معلوم ہوا کہ مدار کو ملائے اعلیٰ طہر سے کر گئے مدار طہر
سے ملے حلہ اوڑھے ملے رداء اوڑھے ملے عمامہ اوڑھے ملے گور کے معاً ملے ہموار
ملے گور کھدی ملی علامہ حسام آگے آئے اور امام ہوئے اور سرکار مدار کے لئے اللہ
سے رحم وکرم کی دعا کی عماد اسلام کھڑا کر کے اور صد ہا صد لوگ سرکار کے لئے
دعائے کرم کر رہے دعائے رحم مکمل کر کے سرکار مدار کو گور مطہر کے حوالے کر کے لوگ
روئے اور اللہ کے اس ولی کے وصال کا صدمہ کل عالم کو ہوا سرکار مدار کا وصال مدار
کی سولہ اور اک کو ہوا اس سال سے ہر سال عرس مدار ہو رہا ہے اور لاکھوں لوگ ولی
مرادوں سے مالا مال ہو کر لوٹ رہے اور سارے عالم کی صدا ہے۔

کسی کا کوئی ہے کسی کا کوئی
ہمارا سہارا مدار دو عالم

سرکار مدار کے عمدہ کلمے "اعلیٰ کلام"

☆اک سحر کو اک مرد صالح کا سوال ہوا۔

سرکار دار اللہ اعلیٰ ہے کہ آدمی؟

سرکار مدار کہہ رہے کہ دار اللہ، اللہ کی کارکردگی کا لمعہ ہے اور آدمی للّٰہی کا لمعہ ہے۔

☆اک سحر کو اک مرد کامل کا سوال ہوا کہ سرکار اس کارگہہ عالم کا معاملہ آدمی کے
ادراک سے ماورائی ہے کہ اس عالم کی اصل ہی کہاں معلوم ہو رہی عدم سے مولود ہوا

(۱) ملفوظات (۲) شیخ اور شیخ

اورعدم کی سوہی رواں ہوگا اس عالم کا معمہ معلوم ہی کہاں ہوا؟

سرکار مدار کم لمحوں کے لئے سرلٹکائے رہے اور کہا اللہ کے علم کے آگے عالم کے علم کا دم گھٹ رہا۔

☆ اک سحر کو اک مردِ صالح کا سوال ہوا! سالک کس کو کہوں؟

سرکار مدار کہہ اُٹھے سالک وہ ہے کہ اگر مول ہو سما اس کے گرد ہو اور اک سالک کے لئے ہر لمحہ اللہ ہی اللہ ہے اس کا ہر لمحہ گرد الٰہی کا ہے۔

☆ اسوہ رسول اکرم صلی اللہ علیٰ رسولہ وآلہ وسلم کا عامل ہمارا ہے اور ہم اس کے اگر کوئی لائحہ عمل رسول اکرم کا ماہی ہو کہاں ہم اس کے کہاں وہ ہمارا ہم لوگ اک دوسرے سے الگ ہمارا معاملہ اک دوسرے سے الگ ہمارا ہر معاملہ اک دوسرے سے الگ رہے گا۔

☆ سرکار مدار سے سوال ہوا: سرکار، عماد اسلام اسلامی اور عماد اسلام رہ سلوکی کے وسطا الگ الگ معاملہ کس طرح ہوگا۔

سرکار مدار کہہ رہے کہ عماد اسلام دار اللہ کی سور وکر کے کھڑا کرو! اور عمائد اسلام راہ سلوکی کے لئے اللہ کی کرسی کے گرد ہو عماد اسلام اسلامی کی اور اک موعد وہم عالم ہو عماد اسلام اسلامی کامل ہوگی اور گر عماد اسلام راہ سلوکی کی ادا کے موعد رائی کے صدہا صد حصے کے مساوی اگر وہم کی آمد ہو عماد اسلام رہ سلوکی ادا کہاں ہوگی؟

(۱) شیخ محمد خلیفہ قطب المدار (۲) نماز شریعت (۳) نماز طریقہ

سلسلہ عالیہ مداریہ کی حقانیت وصداقت پر لگے الزامات اوراس کے
تقدس وطہارت پر کئے گئے اعتراضات کا دنداں شکن جواب

''ضرب یداللّٰہی''

حاصل کریں اور پڑھیں

مصنف

عمدۃ المحققین پیرطریقت حضرت علامہ مولانا مفتی **سید منور علی**

جعفری المداری دامت برکاتہم القدسیہ

خادم آستانہ قطب المدار

رابطہ نمبر:9935991140

المعلن: پیرزادہ سید اختر علی جعفری المداری
مکن پور شریف

Scanned by CamScanner

دم مدار
بیڑا پار

اعلان

رئیس القلم حضرت مولانا حافظ **سید ازبر علی مداری** کا دوسرا قلمی شاہکار

قطب وحدت

جو حالات حضرت سیدنا سید بدیع الدین قطب الارشاد پر اپنے طرز کی پہلی اور انوکھی کتاب ہے اس پوری کتاب میں کوئی بھی لفظ بغیر نقطہ کا نہیں ہے
جس طرح کتاب مدار المہام بغیر نقطوں کی ہے ٹھیک اس طرح
قطب وحدت بغیر نقطوں کی نہیں ہے۔
جلد منظر عام پر آرہی ہے دعاؤں کے ساتھ انتظار فرمائیں۔

المعلن:

ضمیر ساؤنڈ لائٹ ٹینٹ جنرل اسٹور مکن پور شریف

Al-Madar Offset Kanpur : 3616554408